صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز جمعۃ المبارک مورخہ 16 ستمبر 2011ء بمطابق 17 شوال 1432 ہجری سہ پہر تین بجکر پچپن منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، کرامت اللہ خان مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِٱللَّهِ مِنَ ٱلشَّيۡطَـٰنِ ٱلرَّجِيمِ۔ بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ

إِنَّ ٱللَّهَ يَأۡمُرُكُمۡ أَن تُؤَدُّواْ ٱلۡأَمَـٰنَـٰتِ إِلَىٰٓ أَهۡلِهَا وَإِذَا حَكَمۡتُم بَيۡنَ ٱلنَّاسِ أَن تَحۡكُمُواْ بِٱلۡعَدۡلِ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ نِعِمَّا يَعِظُكُم بِهِۦٓ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ كَانَ سَمِيعَۢا بَصِيرً۬ا O يَـٰٓأَيُّہَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓاْ أَطِيعُواْ ٱللَّهَ وَأَطِيعُواْ ٱلرَّسُولَ وَأُوْلِى ٱلۡأَمۡرِ مِنكُمۡ ۖ فَإِن تَنَـٰزَعۡتُمۡ فِى شَىۡءٍ۬ فَرُدُّوهُ إِلَى ٱللَّهِ وَٱلرَّسُولِ إِن كُنتُمۡ تُؤۡمِنُونَ بِٱللَّهِ وَٱلۡيَوۡمِ ٱلۡأَخِرِ ۚ ذَٲلِكَ خَيۡرٌ۬ وَأَحۡسَنُ تَأۡوِيلاً۔

(ترجمہ): خدا تم کو حکم دیتا ہے کہ امانت والوں کی امانتیں ان کے حوالے کر دیا کرو اور جب لوگوں میں فیصلہ کرنے لگو تو انصاف سے فیصلہ کیا کرو خدا تمہیں بہت خوب نصیحت کرتا ہے بے شک خدا سنتا اور دیکھتا ہے۔ مومنو! خدا اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرو اور جو تم میں سے صاحب حکومت ہیں ان کی بھی اور اگر کسی بات میں تم میں اختلاف واقع ہو تو اگر خدا اور روز آخرت پر ایمان رکھتے ہو تو اس میں خدا اور اس کے رسول (کے حکم) کی طرف رجوع کرو یہ بہت اچھی بات ہے اور اس کا مآل بھی اچھا ہے۔

و آخِرُ الدَعۡوَانا أَنِ ٱلۡحَمۡدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلۡعَـٰلَمِينَ۔

جناب سپیکر: جزاکم اللہ۔

نشانزدہ سوالات اور انکے جوابات

جناب سپیکر: 'کوئسچنز آور': مفتی کفایت اللہ صاحب۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! میں اس میں ایک بات کرنا چاہتا تھا۔

جناب سپیکر: د 'کوئسچنز آور' نه پس جی، هر څه۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! یہ اسی کے ساتھ Related ہے۔

جناب سپیکر: آپ کا کیا ہے؟

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! یہ Grouping، یہ ایک انتہائی ظالمانہ سکیم۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ سوال؟

جناب عبدالاکبر خان: یہ سوال نمبر جو ہے، 21۔

جناب سپیکر: 21 جی۔

جناب عبدالاکبر خان: جو پہلا سوال ہے، یہ گروپ انشورنس۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی۔

* 21 _ مفتی کفایت اللہ (سوال جناب عبدالاکبر خان نے پیش کیا): کیا وزیر انتظامیہ ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ سرکاری ملازمین کی تنخواہوں سے گروپ انشورنس کی کٹوتی کی جاتی ہے؛

(ب) آیا صوبائی گورنمنٹ ملازمین کو ریٹائرمنٹ پر انشورنس کے قواعد و ضوابط کے مطابق اصل رقم بمعہ منافع واپس نہیں کرتی جبکہ باقی انشورنس سکیمیں اختتام ہونے پر بمعہ منافع رقم واپس کی جاتی ہے؛

(ج) آیا عمومی طور حادثات وغیرہ پر رقم کی ادائیگی کی وجہ سے رقم سے کٹوتی زیادہ کی جاتی ہے؛

(د) مذکورہ فاضل رقم کو کہاں اور کسطرح رکھا جاتا ہے، سال 2005 سے 2009 تک کی فاضل رقم کی تفصیل ایئر وائز فراہم کی جائے؛

(ھ) آیا کوئی ایسا طریقہ کار زیر غور لایا جا سکتا ہے کہ مذکورہ رقم بمعہ منافع ملازمین کو ریٹائرمنٹ کے موقع پر مل سکے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب امیر حیدر خان (وزیر اعلیٰ) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) صوبائی حکومت کے ملازمین کو دی جانے والی سکیم گروپ ٹرم انشورنس ہے۔ ٹرم انشورنس کے تحت آنے والی سکیموں پر دنیا کے کسی بھی ملک میں Mature ہونے پر اصل بمعہ منافع ادا نہیں کیا جاتا کیونکہ اس سکیم کے تحت نہایت ہی کم پریمئیم کے عوض بھاری رقم Claim کی صورت میں ادا کی جاتی ہے، مثال کے طور پر سکیل 1 تا 4 کے ملازمین سے ماہانہ کٹوتی مبلغ -/44 روپے کی جاتی ہے جبکہ ناگہانی موت کی صورت میں مرحوم کے ورثاء کو مبلغ -/150,000 روپے کی ادائیگی کی جاتی ہے جبکہ ایسی سکیم جس میں Maturity پر ملازمین کو ادائیگی کی سہولت میسر کی جائے تو -/150,000 روپے کی رقم کے لئے ملازمین سے ماہانہ مبلغ -/700 روپے کی کٹوتی بیس سال کے عرصے کے لئے کرنے پڑیگی جو کہ ان پر ایک اضافی بوجھ ہوگا۔ موجودہ سکیم کے تحت جہاں ناگہانی موت کی صورت میں ادائیگی کی جاتی ہے، وہیں پر ملازمین کی معذوری پر ادائیگی کی شرط بھی موجود ہے۔

اس کے علاوہ اگر کوئی سرکاری ملازم ریٹائرڈ ہو جائے تو بغیر کسی ماہانہ کٹوتی کے پانچ سال تک مفت انشورنس کی سہولت دی جاتی ہے۔ واضح رہے کہ گروپ انشورنس کا مقصد ہی گروپ کی قلیل شراکت سے موت یا معذوری کا شکار ہونے والوں کا فائدہ ہے۔

(ج) جی نہیں یہ درست نہیں ہے۔

(د) ہر تین سال بعد گورنمنٹ سے گروپ انشورنس کی مد میں موصول رقم اور Claim کی شکل میں مرحومین کے ورثاء کو ادا شدہ رقم کا حساب کیا جاتا ہے۔ اگر پریمئیم کی مد میں موصول رقم ادا شدہ رقم سے زیادہ ہو تو فاضل رقم موجودہ ہوتی ہے بصورت دیگر نہیں۔ فاضل رقم موجود ہونے کی صورت میں یہ رقم صوبائی حکومت کو واپس کر دی جاتی ہے۔ محکمہ انتظامیہ نے صوبائی حکومت میں کام کرنے والے اپنے ملازمین کی ایئر وائز تعداد زونل ہیڈ سٹیٹ لائف انشورنس کارپوریشن پشاور کو مراسلہ نمبر No. SOB (AD) 7(4) State Life/2009-10 مورخہ 05-05-2011 کے تحت فراہم کی ہے جبکہ فاٹا میں تعینات صوبائی حکومت کے ملازمین کی صحیح تعداد جانچنے کے لئے فاٹا سیکرٹریٹ کی انتظامیہ کے ساتھ مختلف اوقات میں اجلاس کئے گئے ہیں (روداد اجلاس کی تفصیل ملاحظہ کی گئی) اس کے علاوہ فاٹا سیکرٹریٹ کو کئی مراسلے بھی ارسال کئے گئے ہیں مگر اب تک کوئی خاطر خواہ کارروائی عمل میں نہیں لائی گئی۔ چونکہ فاٹا میں مختلف کیڈرز کے صوبائی ملازمین جن میں اساتذہ، ڈاکٹرز، نرسز، انجینئرز اور دوسرے صوبائی محکمہ جات کے ملازمین شامل ہیں، فاٹا سیکرٹریٹ کے کنٹرول میں تعینات ہیں اور ان

کے علاوہ فاٹاانتظامیہ کے بھرتی کئے ہوئے ملازمین بھی ہیں۔اس وجہ سے ان صوبائی ملازمین کو دوسرے کیڈرز سے علیحدہ کرنا بہت مشکل ہے۔اب تک فاٹا صوبائی ملازمین کی تقریباً 60% صحیح تعداد کا اندازہ ہو چکا ہے اور 40% پر کام ہو رہا ہے۔ جیسے ہی فاٹا میں تعینات صوبائی ملازمین کی صحیح تعداد معلوم ہو گی تو ان صوبائی ملازمین کی ایئر وائز تعداد زونل ہیڈ، سٹیٹ لائف انشورنس کارپوریشن پشاور کے حوالے کر دی جائیگی جس کے بعد زونل ہیڈ سٹیٹ لائف انشورنس کارپوریشن پشاور، پرافٹ کمیشن کے تحت اضافی رقم محکمہ انتظامیہ کے حوالے کر دیگا۔

(ھ) معاہدہ کے تحت ہر تین سال بعد اگر کوئی فاضل رقم بنتی ہو تو وہ صوبائی حکومت کو ادا کر دی جاتی ہے۔ صوبائی حکومت اس رقم کو ویلیفئر بورڈ جو کہ ملازمین کی فلاح و بہبود کا ادارہ ہے، کی مد میں جمع کر دیتی ہے۔ صوبائی ویلفئیر بورڈ اس رقم کو سرکاری ملازمین کی مالی امداد اور فلاح و بہبود کے پروگراموں پر استعمال کرتا ہے۔

<u>Mr. Speaker</u>: Any supplementary?-----

<u>جناب واجد علی خان (وزیر ماحولیات)</u>: جناب سپیکر! پرون چه په دیر کښے کومه بم دهماکه شوے ده او په هغے کښے کوم کسان شهیدان شوی دی د هغوی د پاره د دعا اوکړے شي۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی حافظ اختر علی صاحب، دا دعا اوکړئ جی۔

(اس مرحلہ پر دعائے مغفرت کی گئی)

<u>جناب عبدالاکبر خان</u>: جناب سپیکر! یہ ظالمانہ قانون ہے جو 1969 میں نافذ کیا گیا تھا جس میں سرکاری ملازمین سے ہر مہینے گروپ انشورنس کی مد میں پیسے کاٹے جاتے ہیں اور وہ پھر انشورنس کمپنی اپنے ساتھ جمع کرتی ہے لیکن صرف اسی وقت اس سرکاری ملازم کو وہ پیسہ ملتا ہے جب During service اسکی Death ہو جاتی ہے، جب سروس ختم ہو جاتی ہے تو اس کو اس کا کچھ بھی نہیں ملتا تو بلوچستان گورنمنٹ نے بھی اس پر لیجسلیشن کی ہے کہ جو پیسہ ان سے کاٹا جاتا ہے، جب اس کی پالیسی Mature ہو جائے تو پھر ریٹائرمنٹ کے بعد وہ پیسہ اس کو دیا جاتا ہے، تو میرے خیال میں جناب سپیکر، میں آپ سے درخواست کرونگا کہ آپ ایک 'پرائیویٹ ممبر ڈے' بھی کبھی رکھیں تاکہ ایسی جو ہماری لیجسلیشن ہے، وہ اس میں آ سکے۔ تھینک یو۔

<u>بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون)</u>: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی۔

(وزیر قانون): د حکومت هغه Point of view د دوئ مخے ته به لږ کیږدو، په دے باندے سوال هم نن راغلے دے، د دغے حوالے سره مفتی کفایت الله صاحب سوال کړے۔چونکه دوئ دا ایشو مخکښے Raise کړه نو د هاؤس د انفارمیشن د پاره داسے دی جی چه یره Term insurance دے دا چه کوم دے وخت کښے کټ کیږی او د یو سرکاری عام ملازم نه پچاس ساٹھ روپے Per month کټ کیږی نو دوئ چه کله بیا فوتګی وغیره اوشی نو بیا څکه یو نیم لاکھ روپئ یا دغه حساب سره ورته ملاویږی یا چرته کښے Disability اوشی During service نو هغه چه کوم نور انشورنسز دی هغه چه کوم دا عام پرائیویٹ کمپنئ کوی، لائف انشورنس یا میډیکل انشورنس نو هغه شان بیا Contribution هم زیات وی۔ دلته کښے صرف پچاس ساٹھ روپئ Contribution دے او بیا مونږه دا Expect کوؤ چه یره، دا هغه شے دے This is term insurance یا Incidental insurance پیسے ډیرے کمے دی، چه پیسے زیاتے شی Contribution زیات شی نو Automatically به دا وی خو په دے باندے زمونږه چه کوم سیکرټری ایډمنسټریشن دے، هغه ناست دے او هغه یو ډیر لوئے سکیم تیار کړے دے-----

جناب سپیکر: نه دا دوئ خو وائی چه تین چار سو هم کټ کیږی او بل د بلوچستان غوندے خوار حکومت ئے کولے شی، زمونږه حکومت-----

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! جب میری لیجسلیشن آجائیگی تو منسٹر صاحب کو بھی دکھا دینگے کہ جب ہم سب-----

جناب سپیکر: عبدالاکبر خان! آپ ایک منٹ صبر کریں پورا جواب وہ دے دیں، پھر آپ بات کریں۔

وزیر قانون: اس کیلئے Comprehensive strategy بن رہی ہے، تھوڑا بہت ہو سکتا ہے، Contribution تھوڑی بہت زیادہ ہو جائے گورنمنٹ کی سائڈ سے، یہ ہم Ensure کر رہے ہیں کہ گورنمنٹ اس میں Contribute کریگی اور ہمارے سیکرٹری ایڈمنسٹریشن جو ہیں، ماشاء اللہ بڑے قابل انسان ہیں تو اکتوبر تک انشاء اللہ انہوں نے مجھے یقین دلایا ہے کہ اکتوبر تک یہ نئی پالیسی یا لیجسلیشن کرنی ہے، پالیسی بنانی ہے، یہ میں تیار کرونگا اور کابینہ کے سامنے اور پھر اسمبلی کے سامنے انشاء اللہ ہم لائینگے۔ تو ایسا ہو گا کہ وہ مختلف Events کو Cover کریگی۔ وہ Death disability even otherwise

ایک بہت Comprehensive قسم کا پلان آرہا ہے، انشاء اللہ وہ ہم Maturity on retirement ہاؤس کے سامنے رکھیں گے، انکی اگر لیجسلیشن کوئی ہے، بالکل ویلکم۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: اودریږه ثاقب خان! یو منټ اودریږه، د دوئ دا کوئسچن۔جی ستاسو څه خبره ده عبدالاکبر خان!

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! میں نے اس پر لیجسلیشن جمع کی ہوئی ہے، وہ منسٹر صاحب کے پاس جائیگی وہ یہ دیکھ لینگے، اگر اس میں کچھ کی زیادتی ہونی چاہیے تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے، میں تو چاہتا ہوں کہ یہ Mature ہو جائے اور لوگوں کو ان کا حق ملے۔ تو حکومت اگر اس میں کچھ امنڈمنٹس کرانا چاہتی ہے یا اپنی لانا چاہتی ہے میرے برابر، تو جس طرح اسرار خان نے اس دن کہا کہ ہم Try کرتے ہیں کہ لیجسلیشن کریں گورنمنٹ بھی Try کرتی ہے کہ لیجسلیشن کرے تو دونوں کو اکٹھا کرلینگے۔

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): دوئ هم د ګورنمنټ حصه دی، دوئ څه بیل خو نه دی، په شریکه کهاته به چلوؤ۔ دے د حکومت نه جدا خو نه دے۔

جناب سپیکر: جی ثاقب اللہ خان۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: ډیره مهربانی، جناب سپیکر صاحب۔ زه ستاسو په وساطت سره لاء منسټر صاحب ته به دا یو تجویز ورکومه چه دا کله ډسکس کیږی نو خیر دے په دے کمیټی کښے دوه درے څلور ایم پی ګانو ته د هم اووائی۔سر، پرابلم دا دے چه تاسو Comprehensive Insurance Policy هم جوړه کړئ، په هغے کښے به داسے Segments لکه دغه چه دے، دا به خامخا وی نو که سړے مړ شی، کوم افسر کوم اهلکار که په نوکری کښے مړ شو خو هغه ته به Benefit ملاؤ شی خو Ninety nine percent خو نه مری، هغه عاجزانو نه خو کټوتی اوشی او بیا نه وی، نو زما ریکوسټ دا دے، که مونږه نه هم راغواړی چه بیا دوئ په انشورنس کمپنی باندے دا خامخا لازم کړی چه هغوی ورسره Dividend او Profit شیئر کوی نو هغه به هم دوئ ته څه نه څه Return ملاویږی جی۔

جناب سپیکر: یہ جو بل انہوں نے موؤو کیا ہے، اگر یہ Next comingاس پر لے آئیں تو لاء منسٹر صاحب کا کیا خیال ہے یا جو ثاقب اللہ خان کی تجویز ہے؟

وزیر قانون: میں کہتا ہوں جی، اس کو۔۔۔۔

جناب سپیکر: میاں صاحب نے تو کہہ دیا کہ یہ سب حکومت کا حصہ ہیں تو آپ ان کو ساتھ کیوں نہیں بٹھاتے؟

وزیر قانون: نہیں جی، بٹھائیں گے، بٹھائیں گے کیوں نہیں، ہمارے پارلیمانی لیڈر ہیں۔

جناب سپیکر: ان کو بٹھائیں جو لیجسلیشن میں Interestedہوں۔

وزیر قانون: بالکل جی، بیٹھ جائینگے، سب مل کر بیٹھ جائینگے، سیکرٹری ایڈمنسٹریشن کو بٹھالینگے۔ جہاں تک چمکنی صاحب کے سوال کا تعلق ہے تو یہ اسطرح ہے کہ جو Paymentابھی تک، یعنی ہاؤس کو اگاہ ضرور کرنا چاہونگا کہ ابھی تک ہمارے پاس بدقسمتی سے پچھلے کئی سالوں سے یہ ڈیٹا ہی نہیں تھا کہ ہمارے ٹوٹل ملازمین کتنے ہیں اور ہم ٹوٹل کتنی Paymentکر رہے ہیں ان کو؟ یہ سٹیٹ لائف انشورنس کارپوریشن ہے اور ہمارے فاٹا میں کتنے ملازمین ہیں؟ تو ابھی جو موجودہ حفیظ الرحمان خان جب سے آئے تو انہوں نے بہت محنت کی ہے، انہوں نے یہ تمام ریکارڈ پچھلے کئی ہفتے، مہینے لگا کر انہوں نے پراونشل گورنمنٹ ایمپلائز کا Exact recordاور فاٹا کا Exact record، پھر انکی کتنی Contributionجارہی ہے کمپنی کو؟ اور پھر اس کا 10%ایک کمیشن ہوتا ہے جو Processing feeہوتی ہے، باقی جن لوگوں کو Maturityپر یا جو فوت ہو جاتے ہیں، Disabilityہو جاتی ہے، تو اگر انکو نہیں ملتے وہ پیسے، پھر اس کے علاوہ یعنی انکی بچیوں کی شادیوں پر، ان کی تکفین وتدفین کیلئے اور بہت سی چیزوں پر وہ Materializeہوتے ہیں، تو ایسا نہیں ہے کہ وہ کمپنیاں پیسے کھا جاتی ہیں، ایسا نہیں، وہ Materializeہوتے ہیں۔

جناب سپیکر: شکریہ جی۔ سکندر عرفان، یہ Unansweredیہ کیا ہے؟

(جناب سکندر عرفان صاحب کے سوال نمبر 147 کا جواب محکمے کی طرف سے نہیں آیا ہے اس کے علاوہ مفتی کفایت اللہ صاحب کے سوال نمبر 63 جناب ثاقب اللہ خان چمکنی کے سوال نمبر 01 جناب ثاقب اللہ خان کے سوال نمبر 20 جناب ثاقب اللہ خان کے سوال نمبر 21 جناب ثاقب اللہ خان کے سوال نمبر 22 کے جوابات بھی محکمے کی طرف سے موصول نہیں ہوئے ہیں)

جناب شاہ حسین خان: جواب نہیں آیا ہے۔

جناب سپیکر: میاں صاحب، یہ دیکھیں، میں بار بار Repeatedly ریکویسٹیں بھی کر چکا، کئی دفعہ وارننگ بھی دے چکا، کچھ سیکرٹریز ہماری اسمبلی بزنس کی طرف توجہ نہیں دے رہے، یہ ممبران صاحبان نے کوئسچنز کئے ہیں اور بھیجے ہیں اسمبلی سیکرٹریٹ نے، چار چار مہینے، چھ چھ مہینے سے ڈیپارٹمنٹس کے پاس پینڈنگ ہوتے ہیں۔ پھر Repeatedly ان کو لکھا بھی گیا ہے، ابھی میں یہ پڑھ رہا تھا کہ اگر آپ لوگ جواب نہیں دیتے تو ہم ایسے ہی Blank اس کو ہاؤس میں وہ کرینگے، تو آج سیکرٹریٹ نے ہمارے کئی کوئسچنز Blank ہمیں بھیجے ہیں۔ تو اس میں آپ کی کیا رائے ہے، کیا کریں اس کے ساتھ؟ چیف سیکرٹری کو بھی لکھ چکے ہیں، کئی دفعہ لکھ چکے ہیں؟ جی میاں صاحب۔

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): جناب سپیکر صاحب! رشتیا خبره دا ده چه دا خو کافی غفلت دے، د اسمبلئ د طرف نه د بار بار یادهانی نه پس که دوئ دا نه رالیږی او وجه هم ورسره نه وی نو بیا دوئ ناست څه ته دی؟ بالکل دا ټهیک خبره ده چه که داسے وجه ورسره وی چه په هغے کښے Delay کیږی نو هغه وجوهات به هم رالیږی چه په دے وجه باندے دا Delay کیږی ځکه چه اسمبلی نه هر وخت وی او بیا زمونږه دا پوزیشن دے چه اجلاسونه هم په داسے تواتر سره د لاء اینډ آرډر د سیچویشن په بنیاد باندے نشی کیدے، یو پرابلم دے نو که دا اجلاسونه هم داسے خالی تیریږی نو دا مناسب خبره نه ده او بیا په دے بنیاد باندے چه گنی صرف ډیپارټمنټ به جواب نه رالیږی نو دا زمونږه کارروائی به خرابیږی، د دے خبرے په بنیاد زه ستاسو د یاد دهانئ په وجه د اسمبلی د طرف نه ټولو د حکومت اهلکارو ته دا هدایت ورکومه چه دوئ د نور کارونه پریږدی د اسمبلئ په وخت کښے، د اسمبلئ کارروائی ډیره لازم ده او د دے سوالونو جوابونه د خامخا وی چه هم حکومت مطمئن وی او هم اپوزیشن مطمئن وی او هم چه د دے صوبے کارونه کیږی۔

جناب سپیکر: شکریه میاں صاحب۔ خدائے د اوکړی چه ستاسو دا هدایت دوئ اومنی گنی دا کهلاؤ Breach of privilege دے، د ټولے اسمبلئ توهین دے او زما د وزیرانو صاحبانو چه کوم ایشورنسز دی، لس لس Reminders جی وررروان وی چه زمونږه د حکومت د پاره Embarrassment مه جوړوئ نو باوجود د لسو لسو Reminders زمونږه دا سیکرټریان صاحبان بعضے بعضے

اسمبلئ ته Response نه کوی، نو دا Last time وو، میاں صاحب هم درته هدایت درکړو، که دا نه وی نو سیکرټریټ ته زه هدایت ورکومه چه تاسو ته نوټس درکړی، سره د چیف سیکرټری چه تاسو بیا د اسمبلئ پریویلج ته ټهینګ شئ، تکړه شئ۔

جناب عبدالاکبر خان: دا کوم منسټر دے چه د هغه محکمه جواب نه درکوی؟

جناب سپیکر: بس جی دا Serious matter وو او ورکښے بنه ټهیک هدایت میاں صاحب هم اوکړو او زمونږ هم اخرنے، Last ruling پرے ما هم ورکړو چه که د دے نه پس هم دوئ نه کوی نو بس بیا Breach of privilege دے، راځی به او دلته به پیش کیږی او بیا ئے چه څه سزا وی هغه به بیا اسمبلی ورکوی، کمیټی به ورکوی۔ جی زرقا بی بی، محترمه زرقا بی بی۔ دا لس کوئسچنه اوس بغیر جوابه لاړل تیر شول۔ زرقا بی بی۔

محترمہ زرقا: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ تھینک یو، مسٹر سپیکر۔

جناب سپیکر: زرقا بی بی، سوال نمبر څه دے؟

محترمہ زرقا بی بی: 25۔

جناب سپیکر: جی۔

* 25 _ محترمہ زرقا: کیا وزیر سماجی بہبود ارشاد فرمائیں گی کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ Provincial Commision on the Status of Women بن چکا ہے;

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ اس کیلئے فنڈ بھی ریلیز ہو چکا ہے;

(ج) اگر فنڈ ریلیز ہو چکا ہے تو فنڈ کس کس مد میں خرچ ہو چکا ہے;

(د) آیا یہ بھی درست ہے کہ Provincial Commision on the Status of Women اب تک کیا کارکردگی دکھا چکا ہے، تفصیل بتائی جائے;

(ھ) آیا یہ بھی درست ہے کہ چیئرپرسن کیلئے گاڑی بھی خریدی گئی;

(ر) آیا یہ بھی درست ہے کہ پچھلے دنوں وہ چوری ہو گئی ہے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

محترمہ ستارہ ایاز (وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین): (الف) جی ہاں، Establishment of Commission on the Status of Women Act, 2009 کے تحت کمیشن کا قیام عمل میں لایا جاچکا ہے۔

(ب) جی ہاں، مالی سال 11-2010 میں کمیشن کیلئے Grant-in-aid کی مد میں 27 ملین روپے فراہم کئے گئے ہیں۔

(ج) اب تک فنڈ کا کچھ حصہ درج ذیل مدات میں خرچ کیا گیا ہے۔

(1) چیئرپرسن کیلئے گاڑی کی خریداری۔

(2) چھ ماہ کیلئے دفتر کا کرایہ۔

(3) فیکس مشین، کمپیوٹرز، ایئرکنڈیشن، سٹیشنری کی اشیاء، یوٹیلٹی بل اور آفس کیلئے دوسری اشیاء کی خریداری۔

(4) فرنیچر کی خریداری۔

(5) عملہ کی تنخواہ۔

(6) چیئرپرسن کا ٹی اے۔

(د) کمیشن کی اب تک کی کارکردگی کے بارے میں ایک رپورٹ ایوان کو فراہم کی گئی۔

(ھ) جی ہاں۔

(ر) ہاں، یہ درست ہے کہ گاڑی 17-04-2011 کی رات چوری ہو گئی تھی جس کی FIR نمبر 255 مورخہ 18-04-2011 تھانہ حیات آباد میں درج کی گئی اور سیکرٹری (SW) کو بھی اطلاع دی گئی۔ وقوعہ کے روز چیئرپرسن ایک کانفرنس کے سلسلے میں لاہور میں تھیں۔ کیس کی محکمانہ انکوائری کا بھی حکم دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر: سوال پکښے بل شته دے جی، سپلیمنټری؟

محترمہ زرقا: او جی شته ورکښے۔

جناب سپیکر: جی بی بی۔

محترمہ زرقا بی بی: میرا ضمنی کوسچن پہلا تو یہ ہے کہ یہ (ج) میں، میں نے پوچھا تھا کہ اگر فنڈز ریلیز ہو چکا ہے تو فنڈ کس کس مد میں خرچ ہو چکا ہے؟ تو انہوں نے ہمیں جواب دیا ہے کہ چیئرپرسن کیلئے گاڑی خریدی

گئی، تو میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ یہ کونسی گاڑی خریدی گئی ہے جو چوری ہوئی ہے یا پھر نئی گاڑی؟اس میں پھر دوسری بات یہ ہے کہ عملے کی تعداد ہمیں نہیں بتائی کہ کتنا عملہ ہے، انکی تنخواہیں کتنی ہیں؟اور آخری کوئسچن میں میں نے پوچھا تھا کہ آیا یہ درست ہے کہ پچھلے دنوں وہ چوری کی گئی ہے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟ تو انہوں نے ہمیں جواب دیا ہے کہ ہاں جی، چوری ہو گئی ہے۔ تو آیا یہ گھر سے چوری ہوئی ہے تو کیا گھر میں چوکیدار نہیں تھا؟ اگر چوکیدار تھا تو پھر یہ غفلت کس کی ہوئی، یہ بھی ان سے پوچھا جائے؟ Minutes میں میں نے کچھ پوائنٹس نوٹ کئے ہیں، ایک تو یہ ہے، 22 اگست والا جو فلڈ آیا تھا تو انہوں نے صرف فلڈ پر ڈسکشن کی ہے، اس پر عملی کام کوئی نہیں کیا گیا۔ پھر ہے Minutes یہ 26 اکتوبر والا دیکھیں تو اس میں ہے کہ انہوں نے تو کمیٹیاں بنائی ہیں، لوکل کمیٹیاں لیکن لوکل ممبرز جو ہیں ایم پی ایز، ان میں سے کسی سے رابطہ نہیں کیا گیا، کسی کو پتہ نہیں کہ کہاں کہاں بنائی گئی ہیں اور کس سلسلے میں بنائی گئی ہیں؟ پھر یہ ہے کہ 21st نومبر کو اگر دیکھا جائے ان کی کارکردگی تو ان کی کارکردگی بڑی خراب ہے جس کی وجہ سے یہاں سے لوگ Resign دے رہے ہیں۔ پھر 21st دسمبر کو اگر دیکھا جائے تو اس میں یہ ہے کہ ممبر کی Participation بہت Poor ہے تو یہ اگر Poor ہے تو پھر اس کو دوبارہ کیوں نہیں بنایا جاتا، اس کو Dissolve کیا جائے، پھر Twenty، Date number ہے، 14th February میں ہے کہ جب یہاں اسمبلی سے ہم لوگ بل پاس کرتے ہیں، اتنی محنت کے ساتھ پھر جب ادارے کو بھیجا جاتا ہے تو انہوں نے اس پر کوئی عمل درآمد کیا ہے؟ آیا یہ اسمبلی کو نہیں مانتے کہ اس پر کوئی عمل درآمد نہیں کیا جاتا؟ کیونکہ یہ بہت Important ایشوز ہوتے ہیں جو ان کے پاس بھیج دیئے جاتے ہیں۔ تو مجھے ان سوالوں کے جوابات چاہئیں۔

جناب سپیکر: بی بی، آپ نے تو اتنے زیادہ سوالات پوچھے ہیں، یہ میرے خیال میں اتنے کافی ہیں اور بی بی، آپ کی۔۔۔۔

محترمہ عظمیٰ خان: سر، میں ذرا Explain کرنا چاہوں گی۔

جناب سپیکر: جی عظمیٰ خان بی بی۔

محترمہ عظمیٰ خان: سر، ان Minutes میں یہ کہتے ہیں، اس کوئسچن کے آخری پوائنٹ میں یہ کہتے ہیں کہ وہ گاڑی چوری ہو گئی تھی، رات کو جب محترمہ لاہور میں کسی میٹنگ کے سلسلے میں تھیں۔ یہ گاڑی کس کے استعمال میں تھی، کس کے پاس تھی، کس کی تحویل میں تھی جب یہ چوری ہوئی تھی؟ جناب سپیکر، یہ

کہتے ہیں کہ ممبرز کی Participation poor ہے، یہاں تک کہ ہماری جو Selected MPAs، جو اس کی ممبرز ہیں، ان کا بھی کوئی ذکر ہمیں ان Minutes میں نہیں ملتا۔ ایک جگہ فلڈز کے ٹائم پر ملتا ہے، وہ بھی کہتے ہیں کہ وہ اپنی اپنی Constituency میں Busy تھیں اور کوئی Participation ہمیں ان کی دکھائی نہیں دیتی۔ جناب سپیکر، یہ یہ رونا روتے ہیں کہ ہمیں فنڈ ریلیز نہیں ہوتے لیکن یہ کہتے ہیں کہ ہم نے یہاں پہ اپنے لئے، یہ آپ اگر دیکھیں، 21st ستمبر کے Minutes اگر دیکھیں تو اس میں کہتے ہیں کہ Discussion was initiated on conduct of Business Rules as funds were not available to hire the service of legal expert جناب سپیکر، یہاں یہ کوئی Legal expert hire نہیں کر سکتے لیکن یہ محترمہ چیئر پرسن صاحبہ کیلئے گاڑی لینے کیلئے Loan لے سکتے ہیں اور وہ گاڑی چوری ہو گئی ہے اور اس کی Payment ابھی نہیں ہوئی، ابھی نئی گاڑی لے کر دینی ہے انہوں نے چیئر پرسن صاحبہ کو۔

<u>جناب سپیکر:</u> At a time ایک ایک، دو دو کو ئسچنز کیا کریں تو۔۔۔۔۔

<u>محترمہ عظمیٰ خان:</u> نہیں سر، یہ تو مسائل ہیں، یہ تو آپ کو سارے مسائل بتانے ہیں، کمیشن کی کوئی کارکردگی نہیں ہے، ایک سال اس کمیشن کو ہو چکا ہے، کسی بل پہ ان کا Response نہیں ہے۔

<u>جناب سپیکر:</u> یہ کمیشن کی کارکردگی Poor ہے؟

<u>محترمہ عظمیٰ خان:</u> Poor ہے سر، خود ایڈمٹ کرتے ہیں، Minutes میں خود ایڈمٹ کرتے ہیں کہ ہمارے ممبرز کی Participation بھی Poor ہے اور سر ایسا لگتا ہے کہ One Woman show-----

<u>جناب سپیکر:</u> میری سنیں تو، ان کا Answer سن لیں گے نا۔

<u>محترمہ عظمیٰ خان:</u> اس میں صرف محترمہ چیئر پرسن صاحبہ کا One Woman show ہو رہا ہے اور نہ کسی Participant کا، کسی ممبر کا نہ کوئی ذکر آیا ہے، نہ ان کی کوئی کارکردگی دکھائی گئی ہے اور صرف ممبر صاحبہ، چیئر پرسن صاحبہ نے ملاقاتیں کی ہیں، اس کے علاوہ کوئی قابل ذکر کام ان کا ہمیں نہیں دکھائی دے رہا ہے، یہ باتوں تک ہے، اسے Dissolve کیا جائے اس کمیشن کو۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی، آنریبل منسٹر، سوشل ویلفیئر۔ جی بی بی۔

<u>محترمہ ستارہ ایاز (وزیر برائے سماجی بہبود و ترقی خواتین):</u> جناب سپیکر، کہ څه لږ شان دوئ Constitution وئیلے وے چه د کمیشن څه Role به وی او هغه به څه کار کوی نو

زما په خیال دا چه یو څو کوئسچنز پکښے دوئ اوکړل نو دوئ به هغه کوئسچنز نه وو کړی۔ دوئ تپوس کړے دے د کارکردګئ، چه کله کمیشن جوړ شو، د لته نه بل پاس شو، بیا یو طریقه کار وی چه هغه څنګه چیئر پرسن به اغستلے کیږی، بیا د هغے خپل څه ممبرز اغستلے کیږی، It took us more than five months چه هغه پورا د سی ایم صاحب Approval او هغه هر څه کیدل چه بل کال Approved شوے وو۔ بیا د هغے نه پس جی مونږه سره پیسے راغلے دی څه 27 ملین، دا مونږ ته د دے د پاره بجټ راغلے دے، زمونږ چه کومه چیئر پرسن ده، هغه Voluntarily کار کوی، She is not a paid personاو څومره زمونږ ممبرز دی They are not all paid، دا ټول Voluntarily کار کوی دلته کښے، نو د هغوی د پاره ګاډے اغستل زمونږ د پاره Must ځکه وو چه لکه هغه به څنګه ځی او راځی؟ نو د چیئر پرسن د پاره دا ګاډے واغستلے شو، د هغے په استعمال کښے وو اینډ هغه دیکښے لیکلی هم دی، هغه لاهور ته تلے وه یو میټنګ د پاره، د شپے د هغے د کور نه هغه ګیټ کټ شوے دے او هغه اوباسلے شوے دے او صرف زمونږ چیئر پرسن سره دا کیس نه دے شوے، حیات آباد کښے Several cases داسے شوی دی چه د کور نه ګیټ کټ شوے دے او ګاډے ترینه وتے دے۔ ایف آئی آر بیا درج شوے دے هم په هغه سحر باندے، په دیکښے د هغه ځائے نه آئی جی پی صاحب ته هم Call شوے دے، زمونږه ایم این اے صاحب هم پکښے Call کړے دے اینډ دیکښے انکوائری هم د فنانس ډیپارټمنټ نه کس مقرر شوے دے، انکوائری کیږی۔ په دیکښے دوئ خبره اوکړه چه دا اول دا دے جی چه It is Advisory Body، دوئ پکښے دا اووئیل چه فلډ کښے دوئ میټنګ کړے دے خو بیا پرے مخکښے دوئ به ګورنمنټ ته Advice ورکوی، دوئ به Bill راولی، کوم Bill مونږ سره دلته راځی، مونږ ئے هغوی ته لیږو، هغوی پرے خپل هغه رائے ورکوی او بیا ئے مونږ ته واپس رالیږی۔ So this is like a National Commission چه څنګه جوړ شوے دے، هم هغے طریقے سره دلته جوړ شوے دے چه کوم زمونږه دلته کښے دغه دی هغه Different چه کوم پرابلمز دی، We need legislation where we need some advices from them، دا ایډوائزری باډی ده، دا Implementing دغه نه دے نو که تاسو اوګورئ دوئ

Different د غه کښې میټنګز کړی دی او کوم چه دوئ کارکردګی وائی، هغه د هغوی Genuine problems وو ځکه چه بجټ ورته نه وو ریلیز شوے ، چه بجټ نه وو ریلیز شوے ، مونږ ورله یو آفس اغستے وو ، په آفس کښې د دوئ یو کرسئ او یو میز پروت وو نو هغے وجے نه کافی ممبرز چه وو خو اوس چه دے اوس Proper په دیکښې کسان واغستلے شو او د هغوی Salaries ټول چه دی، د یو میاشت مخکښې نه-----

جناب سپیکر: بی بی! دا بجټ زمونږ پراونشل وو که نه د فیډرل نه وو؟

وزیر برائے سماجی بہبود وترقی خواتین: او جی، نه نه جی، زمونږ پراونشل کمیشن جی، دلته 'بل' پاس شوے دے-----

جناب سپیکر: نه نو بیا زمونږ دے صوبے ته ولے بجټ نه-----

وزیر برائے سماجی بہبود وترقی خواتین: ما جی تاسو ته دا اووئیل کنه جی چه فنانس ته کله دوئ اولیږل Only 23 lac rupees اوسه پورے Use شوے دی نو اوس Full fledge office شروع شو، اوس به دا ټول بجټ هم کیږی خو Again I would like to say that this is advisory committee او دا به ګورنمنټ د پاره او نور چه کوم دغه دی، هغے د پاره Advices ورکوی۔

Mr. Speaker: Thank you. Musarrat Shafi Sahiba.

محترمہ مسرت شفیع ایڈوکیٹ: په دے کمیشن کښې کوم د ویمن کمیشن جوړ دے، دیکښې دوه پارلیمنټیرینز هم هغه دی-----

جناب سپیکر: هغه څوک دی؟

محترمہ مسرت شفیع ایڈوکیٹ: یو زه مسرت شفیع او یو مونږ سره ساجده تبسم، مونږ دواړه پکښې ممبران یو او لا کمپوزیشن Complete نه دے خو مونږ دا غواړو سپیکر صاحب چه مونږ ته د ټائم ملاؤ شی، زمونږ چیئر پرسن نن دے ځائے موجوده ده که دیکښې دا وی چه During Session، یعنی کومه ورځ تاسو فکس کوئ، یو وړوکے شان یو بریفنګ که مونږ ورکړو دوئ ته نو ټول پارلیمنټیرینز به هم ترینه خبر شی او زمونږ د Activities متعلق څنګه چه زما خور

کوم اعتراضات اوچت کړل، د دے ټولو سوالونو جوابونه به تاسو ته ملاؤ شی جی۔ ډیره مهربانی جی۔

جناب سپیکر: جی بی بی۔

محترمہ عظمیٰ خان: اس کو بنے ہوئے ایک سال ہوگیا ہے سر، کتنا ٹائم اور مانگیں گے؟ یہ سر! انہوں نے ڈسٹرکٹ لیول پہ کمیٹیاں بنائی ہیں، ہمیں پتہ بھی نہیں ہمارے ڈسٹرکٹ سے کون کونسی فیمیل کو لیا گیا ہے، یہ کونسی فیمیل تھیں جو اتنی آگاہی رکھتی تھیں؟

جناب سپیکر: بی بی! ایسا کرتے ہیں کہ آج۔۔۔۔۔

محترمہ عظمیٰ خان: سر ان کے Minutes میں لکھا ہے، ان کے Minutes میں لکھا ہے۔

وزیر برائے سماجی بہبود و ترقی: وہ پراسیس میں ہیں ابھی بنی نہیں ہیں۔ کمیٹیز ابھی بنیں گی یہ پراسیس میں ہیں اور جیسے ہم نے آپ سے کہا We are ready to give you presentation، پھر آپ کے جو بھی کوئسچنز ہیں، آپ آئیں اور ہم تو آپ کو بار بار بلاتے بھی ہیں جی، ہم اپنی فیمیل ایم پی ایز کو بلاتے بھی ہیں، ہماری کافی ساری فیمیل ایم پی ایز آتی ہیں سمجھتی ہیں۔ I am very sorry to say ji کہ جب ہم ان کو بلاتے ہیں اس وقت یہ نہیں آتی ہیں، تو ہم ان کو بریفنگ دیں گے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اچھا ابھی ایسا کرتے ہیں، ابھی ایسا کرتے ہیں بی بی، بریک کے بعد سیشن کے بعد آپ پرانے ہال میں، جی شازیہ طہماس بی بی، تہ پردی سیټ باندے خو نہ ئے ناستہ د شازیہ طہماس بی بی۔

محترمہ شازیہ طہماس خان: شکریہ سر۔ کمیشن کے حوالے سے تھوڑی سی میری یہ گزارش ہے کہ کمیشن کی کارکردگی کے حوالے سے جو اس کی چیئرپرسن صاحبہ ہیں، زبیدہ احسان میرے خیال میں ان کا نام ہے، ان سے ہماری بات ہوئی تھی اور ان سے ہم نے یہ گلہ کیا تھا کہ ہمارے جو اسمبلی سے بلز ہیں، وہ متعلقہ منسٹری، سوشل ویلفیئر منسٹری کے پاس چلے جاتے ہیں اور وہ National Commission on the Status of Women ایڈوائزری باڈی ہے، اس سے وہ لوگ Feedback لیتے ہیں لیکن ابھی تک ہمیں وہ Feedback نہیں ملا تو زبیدہ بی بی نے کہا ہے کہ سوشل ویلفیئر کی جو مانیٹرنگ کی سٹینڈنگ کمیٹی ہے یاسمین ضیاء والی، بالکل اگر وہ مجھے Invite کرے تو میں بالکل سارے حقائق کے ساتھ Presentation دینے کیلئے تیار ہوں۔

جناب سپیکر: چلیں پھر ایسا کریں، ایسا کریں۔۔۔۔۔

محترمہ شازیہ طہماس خان: میری یہ گزارش ہو گی کہ سر اسے متعلقہ کمیٹی کے حوالے کر دیں اور ہم سب خواتین ایم پی ایز کو اس میں بلایا جائے تو سر یہ زیادہ مناسب ہو گا بجائے اس کے کہ ہم بریفنگ دیں اور ایک اچھی سی Presentation۔۔۔۔۔

(تالیاں)

وزیر برائے سماجی بہبود و ترقی خواتین: ہم لوگ تو کرتے رہتے ہیں، ان کی Participation کم ہے۔

جناب سپیکر: بی بی! ایسی بات ہے کہ آپ کی تو Job یہی ہے کہ آپ خود Arrange کریں، ان سب کو بٹھا دیجئے یہ کونسے دو سو بندے ہیں؟ یہ تو ٹوٹل پندرہ بیس۔۔۔۔۔

وزیر برائے سماجی بہبود و ترقی خواتین: بالکل جی، We are ready، اب ہم Arrange کر رہے ہیں، بالکل جی ہم کر لیں گے اور ہم On and off کرتے رہتے ہیں جی، بالکل کریں گے جی۔

جناب سپیکر: ابھی اگر تھوڑا سادہ کرنا ہے نا تو جب سیشن ابھی آج ختم ہو جائے تو پرانے ہال میں آپ ان کو لے آئیں اور Presentation کریں، میں خود بھی آ جاؤں گا۔ اسرار اللہ خان گنڈاپور صاحب! یہ تو پھر وہی۔۔۔۔۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر، اصل میں مسئلہ غالباً یہ ہے کیونکہ یہ جو فریش انہوں نے Reply دیا ہے، وہ مجھ تک تو پہنچ گیا ہے۔

جناب سپیکر: ایک منٹ اسرار اللہ خان، سوال نمبر؟

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر یہ ابھی تو غالباً 23 ہے۔

جناب سپیکر: ہس جی؟

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: 23 ہے نا سر۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں جی۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: آپ کے پاس کونسا ہے سر؟ آج میرے دو تین سوال ہیں۔

Mr. Speaker: Twenty three.

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: 48 پہ آ جاتے ہیں سر۔

جناب سپیکر: چلیں 23 سے شروع ہو جائیں۔ Reply not received، یہ تو نہیں ہے جی، یہ 47 بھی Received نہیں ہے، 48 پہ آ جائیں۔

* 48 _ جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: کیا وزیر خزانہ از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف)   سال 2005 میں قانون سازی کے ذریعے یکم جولائی اور اسکے بعد تاحال تمام بھرتی شدہ افراد سے پنشن اور گریجوٹی کی مد میں حقوق ختم کردیئے گئے ہیں؛
(ب)   مذکورہ قانون سازی سب محکموں پر لاگو ہوتی ہے؛
(ج)   اگر (الف) اور (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:
(1) محکمہ پولیس، ایکسائز، جیلخانہ جات اور عدلیہ کے سرکاری ملازمین اب بھی مذکورہ پنشن اور گریجویٹی سے مستفید ہورہے ہیں جبکہ دوسرے محکموں کے سرکاری ملازمین کی پنشن اور گریجویٹی ختم کردی گئی ہے، وجوہات بتائی جائیں؛
(2) حکومت مذکورہ بالا محکموں کی طرز پر دیگر محکموں کے سرکاری ملازمین کو بھی پنشن اور گریجوٹی دینے کا ارادہ رکھتی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

<u>جناب محمد ہمایون خان (وزیر خزانہ):</u>   (الف)   تمام افراد جو مستقل بنیاد پر مروجہ طریقہ کار کے تحت بھرتی ہوئے، ترمیم شدہ سیکشن 19 خیبر پختونخوا 1973 کے ایکٹ نمبر 18 کے تحت پنشن یا گریجویٹی کے علاوہ تمام مقاصد کیلئے سول سرونٹس تصور کے جائیں گے۔ یہ سول سرونٹس پنشن اور گریجویٹی کے بدلے میں سی پی فنڈ وصول کرنے کے مجاز ہونگے جو ان کی جمع کردہ کٹوتی اور حکومت کی طرف سے ان کے اکاؤنٹ میں شامل کردہ رقم پر مشتمل ہوگا۔ سی پی فنڈ سیکم سرکاری خزانے پر مالی بوجھ کم کرنے اور ملازمین کو زیادہ سے زیادہ فائدہ پہنچانے کی غرض سے شروع کی گئی ہے۔ فنانس ڈیپارٹمنٹ کے اندازے کے مطابق یہ سکیم نہ صرف صوبائی حکومت بلکہ متعلقہ ملازمین کیلئے بھی نہایت فائدہ مند ہے۔
(ب)   جی ہاں۔
(1) سول سرونٹس ایکٹ 1973 کی ترمیم شدہ سیکشن 19 تمام پختونخوا کے سول سرونٹس پر لاگو ہے۔ اگر کسی محکمہ نے اس پر عمل درآمد نہ کیا ہو تو وہ خود اس قانون کی خلاف ورزی کا جوابدہ ہوگا۔
(2)   محکمہ عملہ نے اس سلسلے میں ایک سمری جناب وزیر اعلیٰ صوبہ خیبر پختونخوا کی خدمت میں پیش کی ہے تاہم محکمہ خزانہ نے اپنی رائے میں تجویز کی تائید نہیں کی ہے۔

<u>Mr. Speaker:</u> Any Supplementary?

<u>جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور:</u>   Right Sir، بالکل سر۔ سر اس میں میری گزارش یہ ہوگی، یہ انتہائی اہم سوال ہے اور اس سے ہمارے صوبے کے تقریباً پونے چار لاکھ ملازمین کا Future وابستہ ہے۔ سر گزشتہ دور حکومت میں ایک مسئلہ یہ بنا تھا کہ جب لیجسلیشن کی گئی ریگولرائزیشن کے وقت تو جو پنشن کا

حق تھا وہ سرکاری ملازمین سے لے لیا گیا اور سر یہ میں نے اس سے متعلق بھیجا ہے۔ اس میں منسٹر صاحب کی میں توجہ چاہوں گا کہ جو سی پی فنڈ ان کو دیا گیا تھا پنشن کی جگہ پہ، تو وہ میرے پاس یہ بجٹ فگرز ہیں، منسٹر صاحب کے سامنے میں رکھنا چاہتا ہوں، پونے چار لاکھ ملازمین ہیں، یہ میں نے Budget extract سے لئے ہیں، ان پونے چار لاکھ ملازمین میں سر ہماری پولیس کی جو Contribution ہے، وہ تقریباً کوئی ستر ہزار ہے اور اس کے علاوہ ایکسائز جو ہے، وہ کوئی دو ڈھائی ہزار ہے۔ جیلخانہ جات جو ہے، وہ اس کے علاوہ ہے، کوئی پانچ ہزار وہ ہیں، نو ہزار کے قریب Administration of justice ہے، یہ کل ملا کر سر تقریباً اسی (80) ہزار ملازمین ایسے ہو گئے ہیں کہ جو اس سوال کی رو سے ان پر قانون بھی لاگو ہے لیکن چونکہ وہ زور آور محکمے ہیں، وہ پنشن لے رہے ہیں۔ اس کے علاوہ اگر آپ کی ایجوکیشن ہے اور آپ کی ہیلتھ ہے، Even ہماری پراونشل اسمبلی بھی، پراونشل اسمبلی کے جو ملازمین ہیں، ان سے بھی پنشن اور گریجوٹی کا جو حق ہے، وہ ان سے لے لیا گیا ہے۔ اس میں سر منسٹر صاحب سے میرا سوال یہ ہے کہ اگر یہ جز (ج) میں دیکھیں، میں نے ان سے پوچھا ہے کہ پولیس، ایکسائز، جیلخانہ جات اور عدلیہ کے سرکاری ملازمین اب بھی مذکورہ پنشن اور گریجویٹی سے مستفید ہو رہے ہیں جبکہ دوسروں کو نہیں دی جا رہی، وجوہات بتائی جائیں؟ جواب میں لکھا جاتا ہے کہ سول سرونٹس ایکٹ 1973 کی ترمیم شدہ سیکشن 19 تمام صوبہ خیبر پختونخوا کے سول سرونٹس پر لاگو ہے، اگر کسی محکمہ نے اس پر عمل درآمد نہ کیا ہو تو وہ اس قانون کی خلاف ورزی کرے گا، جوابدہ خود ہو گا۔ میں سر یہ پوچھتا ہوں کہ Drawing disbursing جو ہوتے ہیں، وہ تو ٹھیک ہے اپنے DDOs ہوتے ہیں، Sanctioning Authority تو جی فنانس ہے، اگر فنانس اپنے آپ کو بری الذمہ کرتا ہے کہ وہ خود جوابدہ ہیں، ایکٹ ہم نے پاس کر لیا، قانون بھی موجود ہے، یہ بھی لکھا جاتا ہے کہ ان پہ حاوی بھی ہے، پونے چار لاکھ ملازمین میں سے تقریباً اسی ہزار کے قریب اب بھی Draw کر رہے ہیں تو یہ باقی بیچاروں کا کیا قصور ہے؟ اور اس میں سر میری گزارش یہ ہے کہ جب میں نے ان سے پوچھا ہے کہ حکومت ان کو پنشن کا حق دینے کا ارادہ رکھتی ہے؟ تو وہ لکھتے ہیں کہ محکمہ عملہ یعنی اسٹیبلشمنٹ نے ایک سمری وزیر اعلیٰ صاحب خیبر پختونخوا کی خدمت میں پیش کی ہے، تاہم محکمہ خزانہ نے اپنی رائے میں تجویز کی تائید نہیں کی ہے۔ سر کتنا ظلم ہے، قانون بھی سب کیلئے ہے، لاگو بھی ہے اور اس کے باوجود بھی آپ تائید نہیں کرتے۔ تو سر ابھی یہ گزارش ہو گی کہ آپ اس کو کمیٹی کو ریفر

کر دیں، عبدالا کبر خان کو بھی ہم وہاں پر بٹھاتے ہیں، ثاقب اللہ خان کو، اسی طرح باقی بھی آ جائیں تا کہ اس مسئلے کا حل نکل سکے۔

جناب سپیکر: عبدالا کبر خان بھی، وہ تو آپ کی سپورٹ میں ضرور کچھ بولے گا۔ جی عبدالا کبر خان۔

جناب عبدالا کبر خان: سر، یہ انتہائی اہم کوسچن ہے، 2005 میں جب سیکشن 19 میں امنڈمنٹ لائی گئی تو اس میں صاف لکھا ہے، اگر آپ وہ سول سرونٹ ایکٹ کی سیکشن 19 دیکھ لیں تو اس میں صاف لکھا ہے، اس میں کوئی وہ نہیں ہے کہ یہ ہو گا، یہ نہیں ہو گا، تمام سول سرونٹس کیلئے پنشن اینڈ گریجویٹی کی وہ ختم کر دی گئی۔ اب عجیب بات یہ ہے کہ جب آپ ایک قانون کے تحت سب کی ختم کر رہے ہیں اور پھر آپ اسی میں سے کسی محکمے کو دے رہے ہیں تو Naturally باقی محکموں میں بھی Ill will پیدا ہو گا، باقی محکموں میں بھی وہ پیدا ہو گا کہ بھئی ان لوگوں کو کیوں مل رہی ہے؟ ہم نے بار بار یہ کہا کہ بھئی اگر ایک ایکٹ ہے، قانون ہے تو وہ تمام سول سرونٹس پر لاگو ہے، اب یہ کیا کہ آپ ایک محکمے کو تو پنشن اینڈ گریجویٹی دیتے ہیں اور دوسرے محکمے کو آپ پنشن اینڈ گریجویٹی نہیں دیتے؟ تو جناب سپیکر، جس طرح میں نے یہ گروپ انشورنس میں کہا، اس پر بھی میں ایک لیجسلیشن آپ کے سیکرٹریٹ میں جمع کرا چکا ہوں کہ یہ ایک ظالمانہ قانون ہے، ایک آدمی آپ کیلئے تیس سال کیلئے سروس کرتا ہے، تیس سال کیلئے آپ کی خدمات سرانجام دیتا ہے اور جب تیس سال اسکے پورے ہو جاتے ہیں تو کسی جگہ پر بھی یہ نہیں ہے دنیا میں کہ اب ایک آدمی تیس سال سروس کرے اور آپ اسکو پنشن نہ دیں۔ تو اس کی سیکشن 19 کا جو یہ پورشن ہے، اسکی Deletion کیلئے میں نے لیجسلیشن جمع کی ہے لیکن میں اسرار خان کے ساتھ اتفاق کرتا ہوں کہ یہ کیا تماشہ ہے کہ ایک صوبے میں آپ پچاس محکموں کو تو پنشن نہیں دیتے اور دو چار محکموں کو آپ پنشن دیتے ہیں تو ان محکموں کا کیا قصور ہے جن کو آپ پنشن نہیں دیتے اور ان میں وہ کیا بات ہے کہ آپ انکو دیتے ہیں؟ یا تو ان کیلئے آپ الگ قانون لائیں یا تو آپ قانون میں امنڈمنٹ کریں، اس میں Exceptions ڈالیں کہ بھئی یہ Except these، جب آپ وہ بھی نہیں کرتے اور ایک قانون موجود ہے، آپ اس کی کھلم کھلا خلاف ورزی کر رہے ہیں، میں یہ کہتا ہوں، یہ ادھر جواب دیتے ہیں کہ اگر کسی محکمے نے اس پر عمل درآمد نہیں کیا تو وہ خود اس قانون کی خلاف ورزی کا جوابدہ ہو گا۔ جناب سپیکر، پنشن کون دیتا ہے؟ پنشن تو فنانس ڈیپارٹمنٹ ریلیز کرتا ہے، اب اگر وہ خود کہتے ہیں کہ جی وہ محکمہ جوابدہ ہو گا، بغیر فنانس کی سینکشن کے ان کو پنشن کیسے مل رہی ہے؟ جب وہ خود دیکھ رہے ہیں کہ قانون کی خلاف ورزی کر رہے ہیں تو یہاں

پر جناب سپیکر، میں حکومت سے درخواست کروں گا کہ اس سیکشن 19 کو Delete کریں اور میں نے جو امنڈمنٹ موو کی ہے تو اس میں سب کی پنشن ہو جائے گی اور جہاں تک ان کی بات کا تعلق ہے، میں بھی اس تجویز سے اتفاق کرتا ہوں کہ اس کو آپ کمیٹی کے حوالے کریں، Thrash out کریں کہ وجہ کیا ہے، وجہ کیا ہے کہ ان لوگوں کو یہ پنشن مل رہی ہے؟

جناب سپیکر: ابھی گورنمنٹ سے تو سن لیں نا جی، ان سے۔ جی آنریبل خوشدل خان صاحب۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ (ڈپٹی سپیکر): ډیره مننه سپیکر صاحب۔ دا اسرار الله خان گنډاپور صاحب چه کوم داکوسچن Raise کړے دے، دا ډیر Important دے، بلکه Constitutional review باندے هم تاسو اوګورئ آرټیکل 27 ډیر کلیئر دے، دا یو Discrimination دے، دیکښے Article 27 says safeguard against discrimination in service-----

جناب سپیکر: لاء منسٹر صاحب! یہ کچھ بڑے Legal issues اٹھائے ہیں۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: دا Actually د دے Background دا دے، زمونږ دا مشر ناست دے ،اکرم خان درانی صاحب-----

جناب سپیکر: آپ کی رائے چاہیئے اس میں۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: د دوئ په وخت کښے یو پالیسی راغلے وه کنټریکټ پالیسی، د درانی صاحب دوئ په وخت کښے، بیا هغے باندے اپوائنټمنټس کیدل، بیا دوئ اپوائنټمنټس اوکړل په 2005 کښے سیکشن19 کښے چه یره دا څومره په کنټریکټ باندے مونږ ایمپلائز اخستی دی نو دا به مونږه ریګولر کړو او دوئ ته به پنشن او جی پی فنډ نه ورکوؤ۔ نو دا بیا چونکه هغه سیکشن 19 ډیر کلیئر دے And that is applicable to all civil servants working in Khyber Pakhtunkhwa، بیا دوئ پکښے بغیر څه نوټفیکیشن یا دغه نه، مطلب دا دے پولیس او چه کوم بیلټ ایمپلائز، بیلټ سروس والا نو هغه ئے ترینه ویستل نو دا د آرټیکل27 بالکل Against دی او دا د هغے Discrimination دے نو لهذا چه کوم عبدالاکبر خان اووئیل چه کوم دوئ امنډمنټس راوستل غواړی نو په هغے باندے کمیټی جوړول پکار دی او پکښے دا خبره، څکه چه دے سره په

ایمپلائز کښے څومره چه زمونږ په پختونخوا کښے دی، Discrimination دے او Disappointment, frustration دے نو مونږ دا سپورټ کوؤ۔ ډیره مهربانی۔

جناب سپیکر: جی اودریږه، د گورنمنټ نه وارو کنه جی۔جی منسټر فنانس، پلیز۔ ته دومره موده پس راشے نو هغوی نه هیر وی چه دا د خزانے وزیر صاحب چرته دے؟ جی۔

جناب محمد ہمایون خان (وزیر خزانہ): سپیکر صاحب! دا اسرار الله چه کومه خبره رااوچته کړے ده، دازمونږ په نوټس کښے راغلے ده، دا خبره چه اصل کښے فنانس خو جی د پوسټس سینکشن ورکوی خو د هغوی د اپوائنټمنټ آرډر ایشو کول، د هغه ډیپارټمنټ کار دے۔ دا چونکه د 2005 نه پس خبره ده، د پنشن کیس دے، دا راغلی نه دی خو په دے سلسله کښے فنانس ډیپارټمنټ Already اخستے دے او مونږ په دے خپل دغه کښے لیکلی دی چه چیف سیکرټری action صاحب، مونږ اے جی فنانس ډیپارټمنټ په دے میټنگ کړے دے او که زما معزز ممبران ورونړه دوئ غواړی چه دا د کمیټئ ته حواله شی، ما ته پرے هیڅ اعتراض نشته، هلته د Thrash out شی۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the Question asked by the honorable Member, may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it; the Question is referred to the concerned Committee.

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: جناب سپیکر، اس کمیٹی میں عبدالاکبر خان، ثاقب اللہ خان کو بھی شامل کریں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: Definitely عبدالاکبر خان، ثاقب اللہ خان، اور بھی، ڈپٹی سپیکر صاحب بھی اس میں ضرور Participate کریں جی۔

جناب سپیکر: سرار الله خان! دا بل سوال تاسو، یہ 48 تو ہو گیا جی۔ڈاکٹر اقبال دین فنا صاحب۔ د چھٹی درخواست ئے شته دے که نه؟ جی سوال نمبر اول اووایئ جی۔

میاں نثار گل کاکاخیل: سوال نمبر 49 سر۔

جناب سپیکر: 49جی۔

* 49 _ ڈاکٹر اقبال دین (سوال میاں نثار گل کاکاخیل نے پیش کیا): کیا وزیر محکمہ آبپاشی ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) محکمہ نے 2011 میں ضلع کوہاٹ میں بھرتیاں کی ہیں;

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(1) مذکورہ بھرتیوں کیلئے دیئے گئے اخباری اشتہارات، وصول شدہ درخواستیں نیز ٹیسٹ و انٹرویو میں شامل افراد کے نام بمعہ ولدیت و سکونت کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے;

(2) بھرتی شدہ افراد کے عہدے اور کس علاقے میں تعینات کئے گئے ہیں، حلقہ وائز، گاؤں / دیہات کی سطح پر تفصیل فراہم کی جائے نیز مذکورہ افراد کس کی سفارش پر بھرتی کئے گئے ہیں؟

جناب پرویز خٹک (وزیر آبپاشی): (الف) جی ہاں۔

(ب) (1) چونکہ صوبہ خیبر پختونخوا اسٹیبلشمنٹ اینڈ ایڈمنسٹریشن ڈیپارٹمنٹ ریگولیشن ونگ کے نوٹفیکیشن نمبر SORVi(E&AD) 1-3/3/2003/voI-VI مورخہ 16/3//2004 کے مطابق محکمہ میں ایمپلائمنٹ ایکسچینج (محکمہ روزگار) کے ذریعے مذکورہ درجہ چہارم کی خالی آسامیوں پر بھرتیاں کی گئی ہیں جو کہ اخباری اشتہار اور ٹیسٹ وانٹرویو سے مستثنیٰ ہیں۔

(2) محکمہ نے کسی کی سفارش پر نہیں بلکہ تمام قانونی تقاضے پورے کرتے ہوئے ان ملازمین کی بھرتیاں کی ہیں۔ جہاں تک ان افراد کے عہدے اور علاقہ تعیناتی کا تعلق ہے تو یہ معلومات ایوان کو فراہم کی گئیں۔

جناب سپیکر:
اوس سپلیمنٹری سوال پرے کوئ۔

جناب پرویز خٹک (وزیر آبپاشی): هغه شته دے نه سر۔

میاں نثار گل کاکاخیل: نه جی، هاؤس ته چه راشی د دے هاؤس پراپرټی شی، هر سړے پکښے خبره کولے شی۔

جناب سپیکر: وایئ جی، وایئ۔

میاں نثار گل کاکاخیل: تھینک یو جی۔ سر دیکبنیے دا لیکلی دی چه چونکه صوبه خیبر پختونخوا اسٹیبلشمنٹ اینڈ ایڈمنسٹریشن ڈیپارٹمنٹ ریگولیشن ونگ کے نوٹفیکیشن نمبر اتنا، مورخہ 16/3/2004 کے مطابق محکمہ ایمپلائمنٹ ایکسچینج کے ذریعے مذکورہ درجہ چہارم کی خالی آسامیوں پر بھرتی کی گئی ہے جو کہ اخباری اشتہار میں اور ٹیسٹ وانٹرویو سے مستثنیٰ ہیں۔ سر، اس میں بات یہ ہے کہ ایک جب نوٹفیکیشن جاری ہوتا ہے، پھر ہر ڈیپارٹمنٹ پر لاگو ہونا چاہیئے۔ ہمارے صوبے میں بعض ایسے ڈیپارٹمنٹس ہیں جو اس نوٹفیکیشن کو نہیں مانتے اور بعض ایمپلائمنٹ ایکسچینج پر سروسز دے رہے ہیں۔ میں ایک مثال دے رہا ہوں اپنے ضلع کی، ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ نے ایمپلائمنٹ ایکسچینج پر روزگار دے دیا لیکن پبلک ہیلتھ والوں نے اشتہار دے دیا۔ ابھی فرض کریں ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ والے کسی کے مکان میں ایک سکول بنا لیتے ہیں اور لینڈ 'اونر' سے وہ لے لیتے ہیں، پھر وہ اشتہار بھی چلا جاتا ہے تو برائے مہربانی اگر ایک آرڈر ہو تو پھر پورے صوبے کیلئے ہونا چاہیئے نہ کہ ایک ڈیپارٹمنٹ کیلئے کہ ایک ڈیپارٹمنٹ اس کو Implement کرتا ہے اور دوسرا نہیں کرتا۔ پھر تو یہ پریولج میں آ رہا ہے کہ جو ڈیپارٹمنٹ اسکو Implement نہیں کرے گا تو اس پر ہم پریولج موشن ادھر لائیں گے۔ آپ ایک واضح انسٹرکشنز دے دیں اس کے متعلق کہ ایمپلائمنٹ ایکسچینج کے Through پھر یہ سارے جتنے بھی کلاس فور ملازمین ہیں، ان کو نوکری ملنی چاہیئے سر۔

جناب سپیکر: تو اس وقت Specific question اس پر کیا ہے؟۔۔۔۔۔

میاں نثار گل کاکاخیل: اس پر سر یہی انہوں نے جواب دیا ہے نا۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اس سے مطمئن ہیں، سپلیمنٹری سوال اس میں کیا ہے؟

میاں نثار گل کاکاخیل: اس میں یہ ہے کہ مذکورہ بھرتیوں کیلئے دیئے گئے اخباری اشتہار، وصول شدہ درخواستیں نیز ٹیسٹ وانٹرویو میں شامل افراد کے نام بمعہ ولدیت وسکونت کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟ سوال یہ ہے اور جواب دیا گیا ہے کہ ایمپلائمنٹ ایکسچینج کے Through ہم نے وہ کیا ہے، مطلب اخبار کی ضرورت نہیں ہے، اشتہار دینے کی ضرورت نہیں ہے۔ اس میں سوال یہ آ رہا ہے کہ پھر تو پورے صوبے میں ہر ڈیپارٹمنٹ کو انسٹرکشنز ہوں تو پھر وہ اشتہار نہ دے، نہ یہ کہ بعض ڈیپارٹمنٹس اشتہار دے دیں اور بعض جو ہیں ایمپلائمنٹ ایکسچینج کے Through ایمپلائمنٹ دیتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی آنریبل منسٹر صاحب! ابھی۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: جی میرا اس میں سپلیمنٹری ہے سر۔

جناب سپیکر: جی عبدالاکبر خان۔

جناب عبدالاکبر خان: یہ تو Incomplete answer ہے، سر اگر آپ اسکو دیکھیں تو میرے خیال میں محکمہ نے Misguide کرنے کی کوشش کی ہے کہ مذکورہ بھرتیوں کیلئے دیئے گئے اخباری اشتہار، یہ پہلا کوسچن ہے، وصول شدہ درخواستیں، یہ دوسرا کوسچن ہے، نیز ٹیسٹ و انٹرویو میں شامل افراد کے نام بمعہ ولدیت وسکونت کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟ کدھر ہے؟ نشته دے۔

جناب سپیکر: جی آنریبل منسٹر فار ایری گیشن پلیز۔ منسٹر صاحب کا مائیک آن کریں، یہ کیوں نہیں ہو رہا ہے پھر کیا مسئلہ ہو گیا ہے؟ نہیں یہ بہت مدت بعد آتے ہیں تو مائیک بھی انکا ساتھ نہیں دیتا (تالیاں) جو بھی منسٹر نہیں آتا ہے اسکا یہی حشر ہوتا ہے۔ پرویز خٹک صاحب۔

جناب پرویز خٹک (وزیر آبپاشی): جناب سپیکر، ہم ضرورت کے مطابق ضرور آتے ہیں۔

جناب سپیکر: یہ اسمبلی ہے، نہیں جی ادھر ہر وقت ضرورت ہوتی ہے آپ جیسے بزرگوں کی۔

وزیر آبپاشی: میرے خیال میں سب سے زیادہ Attendance میری ہے اس اسمبلی میں۔ سپیکر صاحب، زه خو پوهه نه شوم چه عبدالاکبر خان څه غواړی خو زمونږ د قانون مطابق چه کوم نوټيفيکيشن دے ، د هغے مطابق بهرتيانے کيږی، دا منم چه ديکښے دغه يو لسټ نشته دے چه کوم وصول شده دے ، عبدالاکبر خان که غواړی نو-----

جناب سپیکر: ہاں Repeat کریں، Repeat کریں۔ عبدالاکبر خان۔

جناب عبدالاکبر خان: ہاں انہوں نے کوسچن کیا ہے کہ مذکورہ بھرتیوں کیلئے دیئے گئے اخباری اشتہار کہ کس اخبار میں ان بھرتیوں کیلئے اشتہار دیا گیا، نمبر 1۔ نمبر 2 وصول شدہ درخواستیں کہ کتنی درخواستیں لوگوں نے اس اشتہار کو دیکھتے ہوئے دی ہیں، نیز ٹیسٹ و انٹرویو میں شامل افراد کے نام بمعہ ولدیت و سکونت کی مکمل تفصیل۔ انہوں نے تو ان لوگوں کی لسٹ دی ہے کہ جن کو اپوائنٹ کیا گیا ہے، انہوں نے مانگا ہے کہ جتنی درخواستیں دی گئی ہیں، ان لوگوں کے نام بمعہ ولدیت بمعہ اخباری اشتہار، تو نہ تو اخباری اشتہار ہے نہ ان لوگوں کی لسٹ ہے، جو لسٹ موور نے مانگی ہے، نہ انکے ایڈریسز ہیں، اس میں تو کچھ بھی نہیں ہے۔

جناب سپیکر: ابھی آپکا بھی یہی سوال ہے؟

میاں نثار گل کاکاخیل: نہیں سر، میرا اس کے متضاد ہے۔

جناب سپیکر: ہاں جی۔

میاں نثار گل کاکاخیل: جس طرح عبدالاکبر خان نے کہا کہ اخباری اشتہار، میں تو اخباری اشتہار کی بات نہیں کر رہا، میں تو یہ کہہ رہا ہوں کہ نوٹفیکیشن جو اسٹیبلشمنٹ ڈیپارٹمنٹ کا ہے، اس میں بغیر اشتہار کے ایمپلائمنٹ ایکسچینج کے Through اپوائنٹمنٹ ہوتی ہے، تو اس میں اشتہار کی ضرورت نہیں پڑی۔ میرا یہ سوال ہے کہ پھر لاء ڈیپارٹمنٹ، لاء منسٹر بیٹھے ہوئے ہیں، کلیئر انسٹرکشنز دے دیں سارے ڈیپارٹمنٹس کو، پھر ہمارے صوبے کے جتنے بھی ڈیپارٹمنٹس ہیں، انکو بھی دے دیں۔۔۔۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں بہتر ہوگا، منسٹر صاحب! کیا خیال ہے کہ یہ واپس ڈیپارٹمنٹ کو بھیج دیں اور مکمل جواب لے آئیں؟

وزیر آبپاشی: یہ تو ویسے نامکمل سر کوئی چیز نہیں ہے، اسکا۔۔۔۔

جناب سپیکر: په دیکښے شا ته او کوره څه دی؟

وزیر آبپاشی: سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: په دیکښے اشتهار نه وی؟ او دا څه کلاس فور دے؟

وزیر آبپاشی: سر جواب تو مکمل ہے۔

جناب سپیکر: نه هغه ټهیک ده خو میاں صاحب پکښے بل څه وائی کنه، میاں صاحب وائی چه نورو ډیپارټمنټس بیا ولے دا سے نه کوی؟

وزیر آبپاشی: سپیکر صاحب! جواب مکمل ہے۔۔۔۔

جناب سپیکر: میں سمجھ گیا، میں سمجھ گیا، یہ انکے پاس اختیار ہے کہ یہ ایمپلائمنٹ ایکسچینج سے کر سکتے ہیں۔

وزیر آبپاشی: یہ نوٹفیکیشن ہے جی، 2004 سے یہ چل رہا ہے اور جو محکمے نہیں کرتے وہ میرے خیال میں غیر قانونی کام کر رہے ہیں۔

جناب منور خان ایڈووکیٹ: جناب سپیکر صاحب! میرا اس میں ایک سوال ہے، یہ جو پینڈنگ کیسز ہیں، سر یہ جواب بالکل صحیح ہے۔

جناب سپیکر: جی لاء منسٹر صاحب! اس میں آپ کا کیا خیال ہے، آپ کی رائے چاہیئے جی؟ہاں جی، ایډوکیټ جنرل صاحب شته؟ جی آنریبل ایڈوکیٹ جنرل صاحب، اس پر رائے کہ کچھ ڈیپارٹمنٹس، ایڈوکیٹ جنرل صاحب! آپ سے رائے مانگی تھی، لاء منسٹر صاحب کو پتہ نہیں ہے، آپ سے رائے مانگ رہا ہوں۔

جناب اسداللہ خان چمکنی (ایڈوکیٹ جنرل): په دے باندے د سپریم کورټ Judgmentsدی چه Even کلاس فور وی نو د هغے د پاره به هم اشتهار کیږی جی۔

جناب سپیکر: جی بشیر بلور صاحب۔

جناب بشیر احمد بلور{(سینئر وزیر بلدیات)}: سپیکر صاحب! دا د Judgment کومه خبره کیږی، هغه وخت کوم ځائے کښے چه ایمپلائمنټ ایکسچینج نه وی، هلته بیا تاسو ایډورټائز کوئ خو چه کوم ځائے کښے ایمپلائمنټ ایکسچینج وی، هغے نه این او سی هغوی اخلی او کلاس فور، زمونږ دا Understanding د اوس نه نه دے ، From last twenty years دے چه هغه د ایم پی اے په وینا باندے کیږی او د ایم پی اے په خوښه او د هغوی په Understandingباندے کیږی اودا اشتهارچه دے نو دا کله هم د کلاس فور اوسه پورے خو چرته اشتهارنه دے شوے ، دا ټول ایم پی ایز صاحبان ناست دی، زمونږ چیف منسټر صاحب ناست دے ایکس، هغه این او سی به راوړی،او لوکل ایم پی اے سره په Understandingباندے هغه سړے ، دا زمونږ Understandingد ټول عمر نه دے ، دیکښے دا نه ده چه دا ایډورټائز کړی، دا شے۔

جناب سپیکر: بنه ستاسو دا سپریم کورټ رولنگ والا خبره بیا غلطه ده؟

(ایڈوکیٹ جنرل): ټهیک ده چه اوس Recentlyمونږ سوات کښے کلاس فور اپوائنټمنټس کول، هغه ئے مونږ ته واپس کړل چه تاسو د دے ایډورټائزمنټ نه دے کړے ، بیا مونږ ایډورټائزمنټ اوکړو او بیا مو دغه کړل۔۔۔۔

(تالیاں)

ملک قاسم خان خٹک: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جی ملک قاسم خان۔ زما خیال دے دا خبرہ ډیرہ اوږدہ دہ۔ جی۔

ملک قاسم خان خٹک: سر، زہ ریکویسٹ دا کوم چہ بشیر بلور صاحب تہ خوش آمدید کوم چہ ډیرہ زبردستہ خبرہ ئے اوکړہ۔۔۔۔۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر صاحب!

ملک قاسم خان خٹک: دا فلور زما سرہ دے چہ زہ خبرہ مکمل کړم، بشیر بلور صاحب اووئیل چہ دا Understoodخبرہ دہ چہ دا د ایم پی اے پہ Recommendationکیږی۔ زہ د بشیر بلور صاحب نہ دا پوښتنہ کومہ، لاء منسټر صاحب نہ، آیا چہ دا مونږ ایم پی ایز یو، زمونږ پہ خلہ باندے اپوائنټمنټ کیږی کہ نہ کیږی، د کلا فور؟ زہ صرف دا پوښتنہ کوم۔ هغوی دا اووئیل چہ دا د ایم پی ایز پہ خلہ باندے کیږی، زہ صرف دا پتہ کوم جی او دے باندے زہ واضح رولنګ غواړم سر۔ زہ وایم دا ظلم دے، ظلم دے، صفا ظلم دے۔

جناب سپیکر: (قہقہہ) جی خوشدل خان صاحب۔

ملک قاسم خان خٹک: تا نہ رولنګ غواړم، نہ نہ جی، دا بہ خا مخا، دوئ اووئیل پہ فلور باندے او کہ نہ وی بیا دا استحقاق بہ چہ کوم دے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: خوشدل خان صاحب! ستاسو څہ کوئسچن دے جی؟

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: چہ بشیر بلور صاحب د دواړو جوابونہ پہ یو ځائے ورکړی۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: ډیرہ مہربانی۔ چونکہ د منسټر صاحب بارہ کښے کوئسچن دے، رولز دا دی، خیبر پختونخوا اپوائنټمنټ، پروموشن، ټرانسفر رولز،1989 کښے امنډمنټ شوے دے چہ کومہ ضلع کښے ایمپلائمنټ ایکسچینج وی نو کلاس فور کښے هلتہ د ایډورټائزمنټ ضرورت نشتہ دے نو چونکہ دوئ خپلہ جواب کښے لیکلی دی چہ کوهاټ کښے ایمپلائمنټ ایکسچینج شتہ دے، هغے نہ د ډیپارټمنټ هغوی تہ ریکوزیشن اوکړی، ډیپارټمنټ د هغوی تہ لیټر اولیکی چہ یرہ مونږ تہ دومرہ تنان، Candidates راواستوئ، هغوی ورلہ خپل یو فارم ورکوی، د هغوی خپل یو کار وی او پہ هغے باندے بیا د هغوی هغہ

سیلکشن کیږی نو دیکښے څه د ایډورټائزمنټ ضرورت نشته، هاں البته هغه ضلع چه په هغے کښے ایمپلائمنټ ایکسچینج نه وی نو بیا به ایډورټائزمنټ دے کوی جی۔

جناب سپیکر: دا ایډوکیټ جنرل صاحب پکښے دا بله رائے ورکړه۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: نه جی، May be هغه ته د رولز پته نشته۔ ٹهیک ده د سپریم کورټ په دے باندے رولنگ هم شته، د هائی کورټ هم، Writ جی په دے باندے شوے وو، مونږ خپله ډیر کیسونه کړی دی چه هغے دا ډائریکشنز دی، Mandatory Directions دی چه تاسو به هر یو پوسټ Each & every post should be published at large چه ډیرو خلقو ته پته اولګی او خلق مقابله، چونکه لاء کښے امنډمنټ راغلو نو لاء کښے امنډمنټ دا راغلو چه کوم ځائے کښے In case of class IV ایمپلائیمنټ ایکسچینج وی، لکه پشاور شو، کوهاټ شو، مردان شو یا Any other district نو هغے کښے د کلاس فور د ایډورټائزمنټ ضرورت نشته دے او۔

جناب سپیکر: بشیر بلور صاحب۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: سر، آپ یہ دیکھیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ہں؟

جناب عبد الاکبر خان: کیا رولز لاء کو Override کرتے ہیں، یہ تو رولز میں امنڈمنٹ ہے، یہ جو Override کیا گیا ہے، اب میں پڑھ کے سناتا ہوں: In rule 10 in sub rule (2), the following further proviso shall be added namely: Provided further that the appointment in grade 1 to 4 shall be made on the recommendation of the Departmental Selection Committee through the District Employment Exchange concerned، وہ جو ایڈوکیٹ جنرل صاحب بات کر رہے ہیں، وہ ہائی کورٹ کے لاء پہ Decision کیا گیا ہے، رولز پر سپریم کورٹ یا ہائی کورٹ Decision نہیں دیتی، وہ قانون پر Decision دیتی ہے، تو یہ تو رولز میں امنڈمنٹ ہے، کیا یہ Override کرتی ہے لاء کو؟

جناب سپیکر: جی۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: دا عبد الاکبر خان چه کومه خبره اوکړه، سپریم کورټ په لاء کښې چه کوم زمونږ سول سروس ایکټ 1973، هغې کښې دا Provision هډو شته دے نه، د هغې لاندے چه کوم سیکشن 22 دے، هغې کښې دا ډیپارټمنټ له ئے یو Power ورکړے دے، Empowered the departmentچه تاسو د خپل د اپوائنټمنټ، ریکروټمنټ د پاره رولز او پالیسی جوړولے شئ نو دا د هغه سیکشن 22 لاندے دا رولز جوړ شوی دی، لهذا د هغوی دا دغه په دے څیز باندے غلط دے۔

جناب عبدالاکبر خان: ایډوکیټ جنرل صاحب د خپله رائے واپس واخلی۔

(قہقہہ)

جناب سپیکر: میاں نثار گل صاحب! تسلی د اوشوه؟ دا اصل کښې کوئسچن دے، کوئسچن باندے ډیبیټ نه کیږی، لوئے ډیبیټ مو ترے ساز کړو۔

میاں نثار گل کاکاخیل: ډیبیټ نه دے جی، ما صرف-----

جناب سپیکر: زه خوستاسو او د هاؤس د Satisfactionد پاره دومره-----

میاں نثار گل کاکاخیل: نه جی، نه جی، دا رولنگ مونږ ته پکار دے جی، یو منټ سر۔

جناب سپیکر: نه ته موشن به راوړے کنه؟

میاں نثار گل کاکاخیل: نه، یو منټ سر، دا کوئسچن راغلے دے چه ایمپلائمنټ ایکسچینج باندے مونږ بهرتی کړے ده، تاسو رولنگ ورکړئ ټولو ډیپارټمنټس ته چه یا د اشتهار باندے ورکوی یا د په ایمپلائمنټ ایکسچینج باندے ورکوی۔ رولز او قانون به یو چلیږی، دا نه چه یو ډیپارټمنټ، لاء ډیپارټمنټ یا ایګریکلچرل ډیپارټمنټ دے یا لائیو سټاک ډیپارټمنټ دے، یو ډیپارټمنټ د پسته اشتهار ورکوی او بل ډیپارټمنټ چه کوم دے دغه کوی، رولنگ به ورکوئ چه یا به اشتهار وی او یا به ایمپلائمنټ ایکسچینج وی۔

جناب سپیکر: زما خیال دے اسٹیبلشمنٹ ڈیپارٹمنٹ کو ہم ہدایت کرتے ہیں کہ وہ ذرا گورنمنٹ ڈیپارٹمنٹس کو اپنی پالیسی واضح کرے۔ تھینک یو۔

(شور/ قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: بس ابھی ختم ہو گیا، میں نے رولنگ دے دی نا،Debate is finished۔

ملک قاسم خان خٹک: زما رولنگ را نغلو جی۔

جناب سپیکر: هغے له خو څه موشن، څه لیکلی راوړه نو، هغه هم هنګ کښے راغلے وو او ته هم هنګ کښے راغلے وے ،اوس لګیا یئ۔ ملک قاسم خان خټک صاحب سوال نمبر د څه دے ؟

(قہقہہ)

جناب سپیکر: اوس دے ته راشه، دا کله کله لږ لږ تازه کولو د پاره خیر دے لږه ډیره خبره به کیږی۔

ملک قاسم خان خٹک: کوئسچن نمبر29۔

جناب سپیکر: جی۔

* 29 _ ملک قاسم خان خٹک: کیاوزیر خزانہ ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیایہ درست ہے کہ صوبائی وزراء کواندرون وبیرون ملک علاج کیلئے سرکاری خزانہ سے فنڈز مہیا کئے جاتے ہیں;

(ب) اگر(الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(1) سال 2008 سے تاحال کتنے وزراء کو اندرون و بیرون ملک علاج کی غرض سے فنڈز جاری کئے گئے ہیں،انکے نام بمعہ ادائیگی کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے;

(ii) مذکورہ وزراء میں جن کو بیرون ملک علاج کیلئے فنڈز جاری کئے گئے ہیں،انکو کونسی بیماریاں تھیں، نیز آیا انکا علاج اندرون ملک ممکن تھا، تفصیل فراہم کی جائے ؟

جناب محمد ہمایون خان(وزیر خزانہ): (الف) جی ہاں۔

(ب) سال 2008 سے تاحال جن وزراء کو اندرون وبیرون ملک علاج کی غرض سے فنڈز جاری کئے گئے ہیں۔(تفصیل ایوان میں پیش کی گئی)۔

(ii) مجھے (محمد ہمایون خان، وزیر خزانہ) اور لیاقت شباب صاحب کو بیرون ملک علاج کیلئے محکمہ صحت کی سفارش اور Spinal Cord injury کا علاج اندرون ملک نہ ہونے کی وجہ سے بیرون ملک علاج کیلئے

فنڈ فراہم کیا گیا، نیز یہ وضاحت ضروری ہے کہ وزراء صاحبان کو علاج معالجے کیلئے فنڈز مروجہ قانون اور قاعدے کے مطابق فراہم کئے گئے ہیں۔

Mr. Speaker: Any Supplementary?

Malik Qasim Khan Khattak: Satisfied, Sir.

اراکین: اوہو۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی اسرار اللہ خان گنڈاپور صاحب، کوئسچنز آور اوږد یږی جی، لږ۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر، ایک ہی پوائنٹ ہے۔ سر اگر آپ دیکھ لیں، یہ وزراء کے خرچوں کے متعلق بیان کیا گیا ہے جن کے اخراجات آئے ہیں، میری سر گزارش یہ ہے کہ اگر ہم پریولج ایکٹ کو دیکھیں، اس میں ہے: "Printing of a copy of any Act or Ordinance or of any report, paper, minutes or notes of the proceedings of the Assembly or any Committee, which purports to have been printed by or under the authority of the Assembly"، کہا جاتا ہے کہ یہ جو ہے، مطلب اس کے متعلق انہوں نے یہ لکھا ہے کہ جب تک وہ ہاؤس میں Present نہ ہو، آپ اس کو اخبارات میں نہیں دے سکتے۔ ہاؤس میں سر ابھی سوال یہ آ رہا ہے اور اخبار میں پہلے سے آیا ہوا ہے تو سر، کیا یہ Breach of privilege نہیں بنتا؟ یہ سر آج آپ اخبارات دیکھ لیں، وزراء کے نام آئے ہوئے ہیں، میرے خیال میں ان کی بے عزتی ہو رہی ہے۔ جو سوال ابھی ہاؤس میں Tabled نہ ہو اور پریولج ایکٹ اس کو یہ Protection دیتا ہے کہ جب تک اسمبلی میں Tabled نہیں ہوگا، وہ پہلے آ ہی نہیں سکتا، نہ میڈیا میں، نہ Print میں، کہیں بھی، اور سر، اخبارات کی وہ پہلے سے زینت بنا ہوا ہے تو میری یہ گزارش ہوگی کہ آپ اس طرف توجہ دیں اور تمام میڈیا کو ہدایات جاری کی جائیں کہ جب تک اسمبلی میں ایک چیز Present نہ ہو، پہلے سے اس کو نہ لایا جائے۔ تھینک یو، جناب۔

جناب سپیکر: آنریبل لاء منسٹر صاحب۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: سر ما ته که یو سیکنڈ را کړئ۔

بیرسٹر ارشد عبد اللہ (وزیر قانون): مهربانی سر۔ یو خو لږ ډیر Explanation د دے داسے ضروری دے چه یره دا کوم اخراجات دوئ رایوخائے کړی دی، دا د 2008 د شروع نه واخله چه کله دا کابینه جوړه شوه تر اوسه پورے ،او دا صرف د

منسٹر صاحب ځان له ذاتی خپل علاج نه دے ، دا لکه د بچو یا د فیملی یا د Dependants یا د Parents، مطلب دا دے چه د ټول فیملی د درے نیم یا پو کم څلورو مجموعی طور باندے چه کوم اخراجات راغلی دی نو دادی او بل ترڅو پورے زمونږ د لیاقت شباب صاحب چه دی نو تاسو ته به یاد وی چه یره دوئ ایکسیډنټ کړے وو، خدائے پاک د مرگ نه بچ کړے وو، Spinal cord injury وه او ډیر سیریس وو۔ دغه شان زمونږه فنانس منسٹر صاحب هم ایکسیډنټ کړے وو، د دوئ ملا، څومره موده دے هسپتال کښے پروت وو، بیا دلته نه ټهیک کیدو، نو مطلب دا دے چه یو خو کوم ایم پی ایز صاحبان داسے قسم څیزونه راولی نو داسے پکار دی چه ورسره دا ټول ایم پی اے گان بیا خپل ځان هم راولی او ورسره دا اوس خپله هم بے عزتی کوی او مطلب دا دے چه په حیاء ئے کار نشته۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر! ما له جی یو منټ راکړئ۔

جناب سپیکر: نه سپلیمنټری سوال دے ، اودریږه دا اسرار خان یو خبره اوکړه، په دے باندے بیا خو لکه یا د سینټ او د قومی اسمبلئ غوندے په هغه Same day به تقسیمیږی، دا دوه ورځے Prior دغه به نه کوؤ۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: *نہیں سر، میری گزارش یہ ہے،اگر آپ دیکھیں نا،یہ رولز تو بڑے کلیئر ہیں، سر، پریویلج ایکٹ ہے نا۔*

جناب سپیکر: *نہیں نہیں،وہ ٹھیک ہے لیکن اگر یہ آپ کہتے-----*

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: *سر، اگر کوئی* Code of Ethics *بھی ہوتا ہے نا،انفارمیشن منسٹر صاحب ہیں، ان سے یہ کہا جائے کہ ان کے ساتھ یہ بات کریں۔ابھی جیسا کہ انہوں نے* Explain *کیا، ایک بیچارے نے علاج کیا ہوگا، ان کو حادثے سے اس مرض سے اللہ نے بچایا تھا، اگر ان پہ اخراجات آتے ہیں، ممبر صاحب مطمئن ہو گئے، اخبارات کی وہ زینت بن گیا، اپنے حلقے میں تو وہ سر بے عزت ہو گیا نا، تو سر میری یہ گزارش ہے کہ جب ایکٹ 'نیوز' کو* Proceed *یہ کر دیتے ہیں کہ* Publication of any question unless it is answered in the House or before it is so answered *اور اس کے* Imprisonment *کا ذکر ہے تو سر میری یہ گزارش ہے کہ اگر اس طریقے*

سے رپورٹنگ ہو تو یہ تو میرے خیال میں کوئی اچھی Precedent نہیں ہے۔ انفارمیشن منسٹر صاحب اس کو take up کریں منسٹری میں اور ہدایات جاری کریں۔

وزیر خزانہ: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: فنانس منسٹر صاحب! ته لږ کښینه۔ تاسو واریده دا خبره میاں صاحب! تاسو ته وایم جی، خو تاسو نه ده اوریدلے کنه، اخبارات کښے رپورټنګ د وخت نه مخکښے کیږی، اخبارات کښے د وخت نه مخکښے رپورټنګ کیږی۔ ممبر صاحب کوئسچن کړے وو او بیا جواب نه هغه مطمئن شو، Satisfied شو او اخبار کښے پرون یا هغه بله ورځ راغلی دی، نن راغلی دی، دا اسرار الله خان ګنډاپور صاحب چه کومه خبره اوکړه، په دے سلسله کښے چه ترڅو پورے دلته په فلور نه وی شوے چه Prior په دے باندے، اخبارا تو ته لږ دغه کول دی، زما د میډیا ورونړو ته سوال دے چه لږ احتیاط کوئ، داسے شیز باندے چه اسمبلئ کښے ترڅو ډسکشن نه وی شوے، تاسو ته صرف د چا نه معلومات اوشی او هغه تاسو اخبار ته یو سئ نو ستاسو او زمونږ شریک ژوند دے، د میډیا او د سیاسی خلقو او د اسمبلئ نو دیکښے ډیر احتیاط کوئ، د اسمبلئ نه داسے شیزونه مه خوروئ چه هغے نه زما د وزیرانو صاحبانو یا د ممبرانو سیاسی پوزیشن مجروح کیږی او دغه مجروح کیږی۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکرا جناب سپیکر، اجازت دے سر؟

جناب سپیکر: جی۔ بس دے ختمه شوه، بس دے جی۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: سر، دیکښے Important خبره ده جی۔ زما سوال د ګورنمنټ نه دا دے چه که دوئ، دا اخبار کښے سر تاسو به نن کتلی وی، مونږه هم کتلی دی، دلته سراوس د امجد افریدی دوئ د انګلینډ 'ټریټمنټ' کښے 27 لاکھ 96 هزار 108 روپئ لګیدلے دی خو د هغه والد صاحب د طالبانو اټیک کښے زخمی شوے وو او تراوسه پورے هغه مختلف اخبارونو کښے، زما سوال دا دے جی، د دوئ چه کله شائع کیږی د هغے طریقه کار بیل وی، هغه دے د پاره نه وی چه دا اووائی بلکه د دے د پاره وی چه دے ایوان کښے څومره کسان ناست دی چه دا Malign شی، چه د دوئ بدنامی اوشی، چه اوګوره دا خرچے

کوی، دا ورکښے چا هم نه دی لیکلی چه دا 27 لاکھ روپئ هغه سړے اوسه پورے ځائے ته نه دے راغلے۔ زما سوال دا دے چه اوس حکومت دا چه کله لسټ راغلو، د دے صفائی به اخبار کښے کوی که نه به کوی جی؟ دا پکار ده چه اوشی۔

جناب سپیکر: میاں نثار گل صاحب۔ میاں نثار گل صاحب کا مائیک آن کریں۔ جی؟

میاں نثار گل کاکا خیل: سر، اس میں لکھا ہے کہ میاں نثار گل، منسٹر جیلخانہ جات، دو لاکھ 40ہزار 76۔ آپ کو یاد ہوگا کہ 11 جون 2009 کو مجھ پہ طالبان نے درہ آدم خیل میں حملہ کیا تھا، میرے دو گن مین شہید ہو گئے تھے اور میں برے حال میں ہاسپٹل پہنچا تھا۔ دو مہینے میں ادھر Hospitalized تھا، پھر اس کے بعد ایک مہینہ پانچ دن میں آغا خان میں ایڈمٹ رہا۔ پھر اس کے بعد دو دفعہ میں لندن بھی گیا۔ میرے سر، تقریباً 70لاکھ روپے خرچ ہوئے، اپنی جیب سے، ذاتی جیب سے، جو بلز میرے پاس ہیں، وہ میں پیش بھی کر سکتا ہوں لیکن جو مجھے دو لاکھ 40ہزار روپے ملے، یہ تو بڑی چھوٹی سی چیز ہے، میری جان بچ گئی لیکن میں ثابت کر سکتا ہوں کہ میں دو دفعہ لندن گیا ہوں، آغا خان میں ایک مہینہ پانچ دن گزارے، ادھر ہسپتال میں بھی گزارے، اس کے علاوہ پہلے بھی مجھے کڈنی کا کچھ پرابلم تھا، تو بات یہ ہے سر کہ یہ تو ایک ہمارا حق بھی ہے لیکن اس کے باوجود بھی 70لاکھ میں نے خرچ کئے اور دو چار لاکھ مجھے ملے ہیں اور کل اخبار میں آئیگا کہ میں نے بہت کما لیا، اس لئے میں وضاحت سے کہہ رہا ہوں کہ ہم اپنی جانوں پہ کھیل کے ادھر ایوانوں میں آتے ہیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اب یہ اخلاقی ذمہ داری بنتی ہے کہ اس کی جتنی وضاحتیں ادھر ہوئی ہیں اور اب میاں صاحب ایک تفصیل سے اس پہ دو چار باتیں کریں جی، تاکہ یہ کسی کی دل آزاری بھی نہ ہو، سیاسی زندگی ہے، ہر کسی کو Damage نہ کریں۔ جی میاں صاحب۔

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): جناب سپیکر صاحب، ستاسو ډیره شکریه۔ رشتیا خبره دا ده چه یو خو دا سے نه ده چه گنی دا Right نه دے، دا څه غلا نه ده شوے، مطلب دا دے دا سے څه ناجائزه کار نه دے شوے او دا دا سے هم نه ده چه تش د اسمبلئ ممبرانو ته دا حق دے، دا سرکاری افسرانو ته حق شته، دا صحافیانو ته په خپل Jurisdiction کښے حق شته، دا په هر یو ډیپارټمنټ کښے د میډیکل الاؤنس په حیثیت او د میډیکل په بنیاد باندے حق شته۔ په ځائے د دے چه یو

مخصوص خلق د خپل مفادو د پاره داسے خبره کوی چه ګنی هغه خا مخا په لمن داغ لګوی، دا ډیر نا مناسب خبره ده او زه د پریس ورونړو ته دا خبره کوم چه که فرض کړه داسے یو خبره په دے ځائے کښے وه هم نو پکار دا ده چه دا د دے هاؤس پراپرټی وه، د دے نه پس که یوه خبره کیدله نو هغه به مناسب وه۔ په ځائے د دے چه د هغے مخکښے راځی یا خو به دا ایجنډا بیا مونږه مخکښے نه ورکوؤ، چه ایجنډه نه ورکوے خلق وائی خبر نه یو، چه خبر وی نو بیا د خلقو سره د ایجنډے هډو تقدس نشته چه ګنی دا ایجنډه د بل لاس ته لاړه شی یا بل سړی ته ئے ورکړی، کم سے کم د دے خو دومره تقدس پکار دے چه د کوم ممبر پراپرټی ده چه دا خو د بل لاس ته بیا نه ځی او که نه وی نو بیا خو به مجبوراً دا کار کیږی چه ایجنډا به هم هغه ورځ خلقو ته لاس کښے ورکړے کیږی چه په کومه ورځ باندے اجلاس وی ځکه چه دا خبرے خو خا مخا داسے زمونږ ذمه واری کښے هم راځی خو دا یوه خبره ډیره لازم ده چه د یو پراسیس نه تیریږی۔ میډیکل الاؤنس یا میډیکل چه چاته ملاویږی، Rightئے وی، حق ئے وی، اوس حق په داسے طریقه باندے پکار دے چه ستاسو د طرف نه د سوال جواب نه راځی چه یو شے Right دے او هغه که د یو ممبر خامخا Confusion وی چه ځان له مطمئن شی خو چه هاؤس ته هغه سوال د سره هډو بیا راځی نه، لکه چه نن هغه مطمئن هم دے او دا Right هم دے خو خامخا هوا ورکول، نو په دے ملک کښے زه وایم چه یو Politician یا د اسمبلئ ممبران هغه بس دے ته پاتے شو چه خلق د پکښے په مختلفو طریقو باندے د هغوی عزت سره لوبے کوی، که په هره طریقه باندے وی نو صرف او صرف چه کوم دے نو هم دا پارلیمنټیرین پاتے شوی دی، بل څوک چاته ګوتے نشی وراوړے، په مختلف شکلونو خلق د یو بل نه ویریږی۔ نو زمونږ د شرافت په بنیاد، پکار دا ده چه د خلقو عزت د سیوا شی نو زه د میډیا ورونړو ته خواست کوم چه کم سے کم هغوی هم د دے معاشرے اوسیدونکی دی او هغوی د د دے معاشرے د نمائندګانو د عزت د زیاتیدو د پاره خواری اوکړی ځکه چه په دے ځائے کښے د ټولو عزت زمونږ شریک عزت دے او دے د میډیا ملګرو یا زما د ایډمنسټریشن یا زما بیوروکریسی، دوئ به هم چا له چاله ووټ ورکړے وی، مونږ چه د چا نمائندګان یو هغه مونږ د ټولو عوامو نمائندګان یو، هغے

کبنے به پولیس راځی، هغے کبنے به فوجی راځی، هغے کبنے به میډیا والا راځی نو که نن د یو منتخب پارلیمنټیرین بے عزتی کیږی نو دا د یو کس بے عزتی نه ده، دا د ټول قام بے عزتی ده، پکار دا ده چه من حیث القوم مونږه دا خبره محسوس کړو او آئنده د پاره د دے خبرے خیال اوساتلے شی۔ ډیره مهربانی، شکریه۔

جناب سپیکر: شکریہ، میاں صاحب۔ جناب اکرم خان درانی صاحب، سوال نمبر؟

(سوالات نمبر 27 اور 28 کے جوابات موصول نہیں ہوئے، سوالات ضمیمہ (ب) میں ملاحظہ کریں)

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): محترم سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی۔

قائد حزب اختلاف: دیکبنے جی دا جواب خو نه دے راغلے خو زما جی دوه سوالونه دی او منسټر صاحب ما سره Agree دے چه دا دواړه کمیټئ ته لاړ شی نو تاسو د هغه نه تپوس اوکړئ۔

جناب سپیکر: دا جواب خو د دے هم نه دے راغلے، د دواړو نه دے راغلے۔ جی منسټر صاحب! تاسو څه وایئ؟ دا ستاسو دوه کوئسچنز دی او د هغے دواړو جواب نه دے راغلے خو تاسو۔۔۔۔۔

جناب محمد ہمایون خان (وزیر خزانہ): ټهیک ده جی، په دیکبنے د اکرم خان درانی صاحب خو یو بینک آف خیبر د سافټ ویئر خبره ده جی، نو په دیکبنے خو زه Agree په دے یم چه دا یو ټیکنیکل کار دے جی۔ په سافټ ویئر زه پخپله هم دومره نه دغه کیږم جی، نو که دا کمیټئ ته لاړ شی او هلته یا کمیټئ ته د بینک آف خیبر دغه مونږ رااوغواړو او که کوم ملګری Clarification غواړی چه اوشی جی او Presentation ورته اوشی جی چه دا سلیکشنز شوی دی جی۔ د بل سوال خو جی ما جواب ورکړے دے، راغلے دے اسمبلئ ته جی، دا دغه والا کوم چه بینک آف خیبر کبنے د ریکروټمنټ خبره ده، د هغے راغلے دے جواب جی۔

جناب سپیکر: هغه لیټ راغلے دے، نن راغلے دے؟ دا مخکبنئ اودریږه چه دا یو خو اوکړو کنه۔ Is it the desire of the House that the Question, asked

by the honourable Member may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The "Ayes" have it. The Question is referred to the concerned Committee.

دا بل هم جواب، دا یو شے دے، دواړه یو دی کنه جی؟

قائد حزب اختلاف: نو ما وئیل که دا 28 هم کمیټۍ ته لاړ شی، د منسټر صاحب پرے باندے اعتراض نشته دے نو دواړه به هلته کښے Sort out کړو۔

جناب سپیکر: جی منسټر صاحب۔

وزیر خزانه: تاسو دغه اوکړو کنه جی۔

جناب عبدالاکبر خان: 27۔

جناب سپیکر: 27 خو جی جواب تاسو-----

وزیر خزانه: بنه ټهیک ده جی۔

قائد حزب اختلاف: په دیکښے جی زما ضمنی سوال دا دے جی، دیکښے جی تقریباً چه دوئ ماته کوم فګر راکړے دے نو هغے کښے هم 48 کسان داسے دی چه د هغوی نامے-----

جناب سپیکر: هغه خو لاړو، کمیټۍ ته لاړو جی۔

قائد حزب اختلاف: دا بل جی۔

جناب سپیکر: بنه دے بل کښے۔

قائد حزب اختلاف: 28 کښے۔

جناب سپیکر: دا خو د سافټ ویئر 28 دے کنه، 27 مونږه کمیټۍ ته اولیږلو کنه۔

جناب عبدالاکبر خان: 28۔

قائد حزب اختلاف: 28۔

جناب سپیکر: 28 لاړو، بنه اوس 27 جی۔

قائد حزب اختلاف: نو په دیکښې هم جی په دے بهرتیانو کښې دیرے دغه دی جی۔ چه کوم درے کسان دی او ډیر اهم دی: عمران صمد دے ، اے وی پی دے ، دا د کریډټ ګروپ هیډ دے نو د ده ایل ایل بی ده او د دے د پاره پکار دے ایم کام یا ایم اے اکنامکس یا سی اے یا ایم بی اے ، نو دیکښې جی دومره څه دی، همایون خان ته به زما ګزارش وی او په دیکښې یو بل دے ، فیصل عظمت دے ، دے آئی ټی هیډ دے جی۔

جناب عبدالاکبر خان: ما سره خو جواب نشته، درانی صاحب ته که راغلے وی نو راغلے به وی، مونږ ته او هاؤس ته خو نه دے راغلے جواب، مونږه څه چل اوکړو جی؟

جناب سپیکر: راغلے دے ، دا وختی چه پرے دا میاں صاحب دومره غټ ډائریکشنز ورکړل نو دا هم هغه قصه ده، دا نن جمع شوی دی نو ځکه تقسیم شوی نه دی، دوئ ته به رسیدلے وی۔

جناب عبدالاکبر خان: اوس تقسیم شو؟

قائد حزب اختلاف: زما خیال دے که دغه هم، هغے کښې خو مونږه نه وو----

(قہقہہ)

جناب سپیکر: همایون خان! څه اوکړو دے سره؟

وزیر اطلاعات: داسے ده جی چه بشیرخان یو څو ورځے نه وو او دا ډیپارټمنټ که داسے ګډ وډ وی نو خیر دے یو څو ورځے ئے چهټی کړے وه او دے نورو سره به حساب کتاب کوؤ۔

قائد حزب اختلاف: محترم سپیکر صاحب! مونږ چه سوال کوؤ نو مونږ ته معلومات وی، مونږ خو هسے سوال نه کوؤ چه معلومات وی نه، خو مونږه ئے راوړو په دے بنیاد باندے دلته نو هغه خپل معلومات کښے جی، هغه خو ما سره شته خو زه وایم چه د بل هم جواب نه وو راغلے او منسټر صاحب Agree شو چه لاړ د شی او په دے هم ما سره Agree شی، دا به هم لاړ شی کمیټئ ته، په دیکښې څه حرج دے؟

جناب سپیکر: اودریږه جی که Agree وی کنه۔ جی جناب منسټر صاحب۔

وزیر خزانه: اکرم درانی صاحب چه څه غوښتی دی، هغه جواب مونږه ورکړے دے خو که بیا هم دوئ غواړی جی، زمونږه مشر دے، لاړ د شی کمیټئ ته، مونږه ته پرے اعتراض نشته دے جی۔

جناب سپیکر: ټهیک شوه جی۔

Leader of the Opposition: Thank you.

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the Question asked by the honourable Member may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Question is referred to the concerned Committee. Muhtarama Uzma Khan Bibi, the last Question. دا بیا هم هغه شے دے جی؟

محترمہ عظمیٰ خان: نه سر، لږ بدل دے۔ سر، اس میں میں نے پوچھا تھا۔۔۔۔۔

(قہقہے)

جناب سپیکر: سوال نمبر څه دے جی؟

Ms. Uzma khan: Sir, Question No. 52.

Mr. Speaker: Fifty?

Ms. Uzma Khan: Fifty two.

جناب سپیکر: جی۔

* 52 _ محترمہ عظمیٰ خان: کیا وزیر برائے سوشل ویلفیئر ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گی کہ:

(الف) صوبے میں ویمن کمیشن قائم کیا گیا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو ویمن کمیشن کتنے ممبران پر مشتمل ہے اور اسمیں ممبران اسمبلی کی تعداد کتنی ہے اور دیگر ممبران کتنی لی گئی ہیں، نیز میرٹ پالیسی کیا ہے؟

محترمہ ستارہ ایاز (وزیر برائے سماجی بہبود و ترقی خواتین): (الف) جی ہاں۔

(ب) ویمن کمیشن کے ممبران کی کل تعداد گیارہ ہے تاہم ایک ممبر کے مستعفی ہونے کی وجہ سے فی الوقت یہ تعداد دس ہے۔ کمیشن کے ممبران میں دو اراکین پختونخوا اسمبلی اس میں شامل ہیں۔ ممبران کے انتخاب میں انکی اہلیت اور خواتین کے مسائل سے آگاہی کو مدنظر رکھا جاتا ہے۔

محترمہ عظمیٰ خان: سر، اس میں میں نے پوچھا تھا کہ ممبران کے انتخاب کیلئے میرٹ کی پالیسی کیا تھی؟ انہوں نے Answer دیا، "ممبران کے انتخاب میں انکی اہلیت اور خواتین کے مسائل سے آگاہی کو مدنظر رکھا گیا ہے۔" جناب سپیکر، اگر آپ وہ لسٹ دیکھیں جو Attach ہے اس کے ساتھ، تو اس سے پتہ چلتا ہے کہ آگاہی صرف اس حیات آباد تک محدود ہے اور ہمارے صوبے میں اور کہیں آگاہی نہیں ملتی۔ تقریباً گیارہ میں سے نو ممبرز حیات آباد سے لی گئیں اور دو ہمارے ہاؤس سے لی گئی ہیں۔ جناب سپیکر، اگر اسی طرح من پسند افراد کے کمیشن بنتے رہے تو سر، حکومت کے پیسوں کا ضیاع ہوگا۔ ہمارے ہاں ایسی خواتین موجود ہیں جو ریسرچ ورک کرتی ہیں، آرٹیکلز لکھتی ہیں، بہت اچھی اچھی فیمیلز ایسی موجود ہیں جو ان سے زیادہ آگاہی رکھتی ہیں، خواتین کے مسائل میں۔ سر، یہ کمیشن بنا ہی غلط بنیادوں پر ہے۔ میری خواست ہوگی کہ یا اسے Dissolve کیا جائے یا اسے کمیٹی کے حوالے کیا جائے۔

جناب سپیکر: محترمہ منسٹر صاحبہ۔ جی بی بی، ستارہ ایاز بی بی۔

وزیر برائے سماجی بہبود و ترقی خواتین: جی۔ زه به بیا دوئ ته هغه اووایم چه که دوئ هغه کمیشن بل پوره وئیلے وو نو بیا به دا کوئسچن نه راتلو۔ مونږه پوره دے صوبه کښې چه څومره ښځے وے چه کوم کارونه کوی، په ویمن باندے چا کار کړے دے، ډیویلپمنټ سائډ ته چه چا کارونه کړی دی، د هغوی نومونه مونږه غوښتی وو، د هغوی نومونه راغلی وو۔ د اسمبلئ نه، تاسو نه مونږه غوښتی دی، د دلته نه راغلی وو او بیا چه څومره CVs راغلی دی، په هغے کښې بیا سیلکشن شوے دے And they are one of the best، ماته د یو یکښے اوښائی چه کومه په دے Criteria پوره نه راځی او په Past کښے د هغے څه کار نه دے په ویمن سائډ باندے نو مونږه به اووایو چه او واقعی دیکښے غلط راغلے دی۔ دیکښے خپل پردے نه دے شوے، It`s above party او ټول چه دی نو د Criteria مطابق او According to their experience شوے دی۔

جناب سپیکر: تهیک شوه بی بی، بریفنگ کبنے وروستو بیا نور ډیټیل کبنے هلته که څه وئیل غواړے ، هغے کبنے به اووایئ۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: ان معزز اراکین اسمبلی نے رخصت کیلئے درخواستیں ارسال کی ہیں جن میں: نصیر محمد میداد خیل صاحب 16-09-2011; وجیہہ الزمان خان 16-09-2011; حاجی سید رحیم خان 16-09-2011; شیر شاہ صاحب 16-09-2011; سید جعفر شاہ صاحب 16-09-2011; رحمت علی خان صاحب 16-09-2011; سید محمد علی شاہ باچا 16-09-2011; جناب اقبال دین فنا صاحب 16-09-2011; محترمہ شگفتہ ملک صاحبہ 16-09-2011; ڈاکٹر ذاکراللہ خان صاحب 16-09-2011 مفتی کفایت اللہ صاحب 16-09-2011۔

Is it the desire of the House that leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: Leave is granted.

ما له که لس منټه را کړئ نو دا به ختمه شی، بیا ستاسو هاؤس دے-----

جناب محمد علی خان: جناب سپیکر!

انجینئر جاوید اقبال ترکئی: جناب سپیکر!

(شور)

جناب سپیکر: اودریږئ جی، تاسو لږ کیبنئ۔محمدعلی خان! لږ کیبنئ، جاوید خان!-----

انجینئر جاوید اقبال ترکئی: که فلور را له نه راکوئ نو بیا به-----

جناب سپیکر: نه نه، ولے نه درکوؤ، جاوید جانه! ستاسو خپل هاؤس دے۔

انجینئر جاوید اقبال ترکئی: ډیره اهمه خبره ده-----

(شور)

جناب سپیکر: دا ایجنډا پریږدو؟ دا ایجنډا به سسپنډ کړو که ستاسو خوښه وی----

(شور)

جناب سپیکر: یو خبره ده جی، یا به ایجنډا پریږدو ستاسو په اجازت-----

(شور)

جناب سپیکر: دا اوس گوره نو دا د ټولو ضروری ده، د چا نه ده ضروری؟ اخوا اوگورئ جی، نو بس لږ صبر اوکړئ، دا ختمه شی دوه منټه دی۔ بس ټول کیبنئ جی، دوه منټه صبر اوکړئ۔ لږ صبر اوکړئ، ټول صبر اوکړئ۔

مسئلہ استحقاق

Mr. Speaker: 'Privilege Motions': Mr. Abdul Akbar Khan and Mr. Israrullah Khan, to please move their joint Privilege Motion No. 155-----

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): دا اوگورئ د ده هم Privilage breach شوے دے۔

Mr. Speaker: One by one, one by one; Abdul Akbar Khan, first.

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے اس ایوان کی توجہ اس تکلیف دہ امر کی جانب دلانا چاہتا ہوں کہ حکومت کے پیش کردہ بجٹ کی ڈیمانڈز فار گرانٹ کی تفصیل متعلقہ اوراق میں سے غائب ہے جس میں ڈیمانڈ نمبر 39، 42 میں اربوں روپے کی توثیق صوبائی کابینہ اور صوبائی اسمبلی کر چکی ہے۔ متعلقہ اداروں کی اس کوتاہی سے نہ صرف ہمارا بلکہ پوری اسمبلی کا استحقاق مجروح ہوا ہے، اس لئے مختصر بات کے بعد اس کو کمیٹی کے سپرد کیا جائے۔

جناب سپیکر: اسراراللہ خان۔

جناب اسراراللہ خان گنڈاپور: تھینک یو، سر۔ جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے ایوان کی توجہ اس تکلیف دہ امر کی جانب دلانا چاہتا ہوں کہ حکومت کے پیش کردہ بجٹ 2011-12 کی ڈیمانڈز فار گرانٹ کی تفصیل کے متعلقہ اوراق اس میں غائب ہیں جس میں ڈیمانڈ نمبر 39، 42 میں اربوں روپے کی توثیق صوبائی کابینہ اور صوبائی اسمبلی کر چکی ہے۔ متعلقہ اداروں کی اس کوتاہی سے نہ صرف ہمارا بلکہ پوری اسمبلی کا استحقاق مجروح ہوا ہے، لہذا مختصر بات کے بعد اس کو کمیٹی کے سپرد کیا جائے۔ سر، اگر اجازت ہو؟

جناب سپیکر: ایک منٹ، ذرا عبدالاکبر خان۔

جناب عبدالاکبر خان: سر، انہیں اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: نہیں، تھوڑی ایک بات پوچھنی ہے، یہ پریویلج کیسے بنتا ہے؟

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! پریویلج اس لئے بنتا ہے کہ جب آپ ہمیں ڈیمانڈز فار گرانٹ دیتے ہیں، ڈیٹیل دیتے ہیں، بجٹ کی تو اس میں آپ لکھ لیتے ہیں کہ یہ پیسہ کس کس جگہ پر خرچ ہو سکے گا۔ اب

جناب سپیکر، آپ اس بات کے گواہ ہیں اور میرے خیال میں یہ ساری اسمبلی گواہ ہے کہ چونکہ آپ ڈیمانڈز فار گرانٹ پر ڈسکشن کیلئے دو دن رکھ دیتے ہیں، چونکہ ان دو دنوں میں زیادہ سے زیادہ دس بارہ ڈیمانڈز یا پندرہ یا بیس ڈیمانڈز جو ہیں نا، وہ ڈسکس ہو جاتی ہیں، پھر اس کے بعد ٹائم نہیں ہوتا اور آپ Guillotine پر چلے جاتے ہیں اور Guillotine میں پھر ڈیمانڈز فار گرانٹ ڈسکس نہیں ہوتیں، صرف ووٹنگ ہوتی ہے اور اس ووٹنگ میں وہ پاس ہوتی ہیں۔ چونکہ 39 اور 42 تقریباً Last demands ہیں تو اس میں کبھی بھی ہمیں موقع نہیں ملا کہ ہم 39 اور 42 پر کوئی بات کر سکیں کیونکہ وہ اس وقت Guillotine میں آپ ایک Go میں کر لیتے ہیں، تو جناب سپیکر۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> چلیں شروع ہو جائیں، شروع ہو جائیں۔

<u>جناب عبدالاکبر خان:</u> ہاں سر، کیونکہ یہ اربوں روپے کا معاملہ ہے، ڈسٹرکٹ گورنمنٹس کو یہ پیسے دیتے ہیں لیکن اس میں وہ ڈیٹیل پہلے یہ دے دیتے کہ فلاں ڈسٹرکٹ کو اتنی ایلوکیشن ہے، فلاں ڈسٹرکٹ کو اتنی ایلوکیشن ہے۔ Naturally پھر وہ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ اپنا جو وہ بجٹ ہے، وہ اسی میں سے وہ بجٹ بنا لیتی ہے، بنا دیتی تھی لیکن جناب سپیکر، اس دفعہ انہوں نے One liner grant جو ہے نا، وہ انہوں نے مانگی اور اربوں روپے، کوئی تفصیل کا پتہ نہیں کہ یہ کس کس جگہ، کس کس ضلع میں، کہاں کہاں پر یہ پیسے خرچ ہو گئے؟

<u>جناب سپیکر:</u> جی اسرار اللہ خان۔

<u>جناب اسرار اللہ خان گنڈا پور:</u> تھینک یو سر۔ سر، میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک انتہائی اہم ڈیبیٹ ہے، اس وجہ سے سر کہ یہ پوری اسمبلی کا استحقاق ہے کہ Single penny without the cognizance of this Institution خرچ نہیں ہو سکتی۔ جیسا کہ عبدالاکبر خان صاحب نے کہا ہے سر کہ یہ شیڈول ہے ڈیمانڈز فار گرانٹ کا، ڈیمانڈ نمبر 39 میں سر اگر ہم دیکھتے ہیں، 'ڈسٹرکٹ نان سیلری' میں 73 ارب 86 کروڑ اور 60 لاکھ 23 ہزار اور پھر ڈیمانڈ نمبر 42 جو 'ڈسٹرکٹ سیلری' ہے، وہ 50 ارب 82 کروڑ 25 لاکھ 78 ہزار روپے ہے۔ سر، میری گزارش یہ ہے کہ یہ اس سال جب ہمیں دیا گیا، جیسا کہ عبدالاکبر خان نے کہا کہ وہ اتنے موٹے بکس ہوتے ہیں اور آخر میں یہ ہوتا ہے کہ ہاؤس کا وقت بچانے کیلئے جو حالات ہوتے ہیں کہ آپ اس کو پراسیس کریں، تو سر، میں اس سال کے یہ فگرز ساتھ لایا ہوں اور یہ ساتھ 2005-06 کا بجٹ بھی لایا ہوں۔ اس وقت سر، یہ ہوتا کہ جو Current expenditure ہوتا ہے، جیسے

کہ میں نے کہا کہ ایک رقم 72 بلین کی ہے اور دوسری 50 بلین کی، جب اس کو آپ نے Single liner بنا دیا تو مجھے تو سر پتہ نہیں چلتا کہ جہاں پر میرے ہیلتھ انسٹی ٹیوشنز، میرے بی ایچ یوز، میرے تحصیل ہیڈکوارٹرز، میرے پرائمری سکولز، میرے ہائی سکولز ہیں، وہاں پر ایڈہاک ریلیف کی مد میں کتنا جارہا ہے، ان کا جو کنوینس الاؤنس ہے، وہ کتنا جارہا ہے؟ اس کے علاوہ Hot and Cool Weather Charges کتنے ہیں؟ پہلے سر، یہ ہوتا تھا کہ یہ ساری ڈیٹیلز ان بجٹ بکس میں ہمیں دی جاتی تھیں اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ گزشتہ گورنمنٹ کا یہ بجٹ ہے 06-2005 کا اور انہوں نے اس ٹرانسپیرنسی کو Insure رکھا تھا۔ آج سر، آپ نے اس کو Single liner بنا کے، اگر نیشنل اسمبلی میں آپ دیکھیں، ڈیفنس بجٹ پہ کیوں تنقید ہوتی تھی کہ وہ Single liner ہے، ہمیں یہ پتہ نہیں چلتا کہ کہاں کہاں Spending ہوتی ہے؟ آج آپ نے ڈسٹرکٹ سیلری اور نان سیلری کی مد میں ان سے اربوں روپے مانگ لیے ہیں، اسمبلی نے بھی توثیق کر دی ہے لیکن ڈیٹیل کسی کو پتہ نہیں ہے سر۔ ہم یہ بھی سمجھتے ہیں کہ اگر وہاں پہ ڈسٹرکٹ ناظمین موجود ہوتے تو چلو ڈسٹرکٹ اسمبلی تو اس کی توثیق کرتی، ابھی تو سر وہ بھی نہیں ہیں۔ اگر وہ نہیں ہیں تو کونسا ایسا ادارہ ہے جو کہ اس کی Scrutiny کرتا ہے؟ تو سر، یہ اربوں روپے کی بات ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اگر اسی طریقے سے ہم اس کا نوٹس نہ لیں تو کل کو سر باقی ڈیپارٹمنٹس بھی ایسا کرینگے، پھر اتنی بکس کی کیا ضرورت ہے؟ بس ایک بک ہوگی، وہ ایک اے ڈی پی کی ہوگی اور ایک جو ہوگی، بجٹ تقریر ہوگی اور ایک ضمنی بجٹ تقریر ہوگی تو پھر تو سر، اسمبلی کا وہ استحقاق نہیں رہتا، تو میری سر یہ گزارش ہے کہ یہ Willful concealment ہے، یہ نہیں ہو سکتا کہ یہ Clerical mistake ہو۔ جب ماضی میں، یہ میرے پاس جو بجٹ ہے، ایبٹ آباد، ہری پور، مانسہرہ، بٹگرام، کوہستان صرف پانچ ڈسٹرکٹس کا ہے، اس طریقے سے چوبیس اضلاع پچیس اضلاع ہیں، اگر ان سب کا ہمارے پاس ہے نہیں تو ہم کس چیز پر ڈیبیٹ کرینگے؟ میں سمجھتا ہوں سر کہ مہربانی کر کے اس کو کمیٹی کو ریفر کر دیں۔

<u>جناب عبدالاکبر خان:</u> جناب سپیکر۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی۔

<u>جناب عبدالاکبر خان:</u> جناب سپیکر! یہ اسمبلی کے آنریبل ممبرز کا حق ہے۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی۔

__جناب عبدالاکبر خان:__ ہاں جناب سپیکر، یہ اس ہاؤس کا اور یہ اس ہاؤس کے Being elected representative کا یہ حق ہے کہ اس صوبے کے لوگوں سے لیا گیا، ایک ایک پیسہ اس کو پتہ ہو کہ وہ کدھر لگ رہا ہے؟ آپ کی اسمبلی کے سیکر ٹریٹ کو لے لیں، آپ جب اپنا بجٹ بناتے ہیں اور ہمیں پیش کرتے ہیں تو ڈیمانڈ نمبر 1 میں آپ پوری ڈیٹیل ہمیں دیتے ہیں کہ جی اتنا کنوینس الاؤنس ہوگا، اتنا بجلی کا ہوگا، اتنا ٹیلفون کا ہوگا، اتنا تنخواہوں پر خرچ ہوگا اور آپ ہمیں Complete detail دیتے ہیں جس طرح باقی گورنمنٹ کے ڈیپارٹمنٹس ہیں، وہ اتنی ڈیٹیل میں اپنے Expenditure کہ تنخواہوں پر کتنا خرچ ہوگا اور ڈیویلپمنٹ پر کتنا خرچ ہوگا، سب ڈیٹیلز دیتے ہیں۔ اب یہ 125 ارب روپے ایک لائن میں چلے جاتے ہیں اور ایک Elected body بھی اس وقت موجود نہیں ہے ڈسٹرکٹس میں، وہاں پر ڈسٹرکٹس کی جو اسمبلیاں ہیں، وہ بھی موجود نہیں ہیں کہ وہ اس کو Scrutinize کرتیں، اس کو پاس کرتیں جس طرح ہم بجٹ پاس کرتے ہیں۔ تو جناب سپیکر، یہ Concealment کیوں کی جاتی ہے، ہمیں کیوں نہیں بتایا جاتا کہ آپ کے مردان میں ہیلتھ پہ اتنا پیسہ لگے گا، ایجوکیشن میں اتنا، تاکہ ہمیں پتہ ہو کہ ہمارے ضلع میں آپ کدھر کدھر پیسہ لگا رہے ہیں؟ آپ کو اپنے ضلع کا پتہ نہیں، میرے خیال میں کسی بھی ممبر کو اپنے ضلع کا پتہ نہیں کہ اس کا ڈیویلپمنٹل بجٹ کتنا ہے، اسکا 'نان ڈیویلپمنٹل' بجٹ کتنا ہے، اسکی ایجوکیشن پر کتنا پیسہ خرچ ہو رہا ہے، اسکی ہیلتھ پر کتنا پیسہ خرچ ہو رہا ہے؟ تو جناب سپیکر، ضرورت کیا تھی کہ جب باقی محکمے اپنی پوری ڈیٹیل دیتے ہیں، جب آپ کا سیکرٹریٹ پوری ڈیٹیل دیتا ہے تو پھر کیوں یہ One line budget ہمیں پیش کرتے ہیں؟ اور چونکہ اس وقت Guillotine کا ٹائم ہوتا ہے، اس وقت ڈسکشن نہیں ہوتی تو اسکا فائدہ اٹھاتے ہوئے حکومت اس One line budget پہ 125، 126 ارب روپے نکال کے لیجاتی ہے۔

__میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات):__ جناب سپیکر۔

__جناب سپیکر:__ جی۔

__وزیر اطلاعات:__ جناب سپیکر، عبدالاکبرخان زمونږ مشر دے او دا همایون بیخی د ده خپل کشر دے۔ که داسے دوئ ته په وخت باندے شکایت وو او دوئ وئیلے وے نو د دے به علاج پیدا شوے وو خو خامخا ئے مطلب دا دے دومره بنائسته تقریر پرے اوکړو، مونږه ئے هم په دے جذباتو کښے راوستو لکه چه رښتیا حق

وهلے شوے وی نو صفائی به ئے جی دوئ اوکړی خو لکه دے خو مشر دے ، که په وخت وائی نو مونږ به بیا هغه خیال ساتو۔

جناب سپیکر: کنه جی۔ نه دا پیسے خو لوکل گورنمنټ ته تلے دی، هغوی به ئے کوی که ته به ئے کوے ؟

جناب محمد ہمایون خان(وزیر خزانہ): سپیکر صاحب، عبدالاکبر خان ته سبق ښودل خو خیر مونږ کشران یو، مونږ خو په سکول کښے وو چه دوئ زما د پلار ملگرے وو جی هغه ورځو کښے او ښه په دے هر څه پوهه دے جی۔ (قہقہہ) بله تاسو پرے هم پوهه یئ، زه پرے هم پوهه یم جی، په یو ورځ کښے دا اجلاس ختمول غواړی، ستاسو سر، خبره به یاده وی جی (قہقہہ) خبره به یاده وی جی، دا سے ده جی چه دا لوکل گورنمنټ آرډیننس 2001 د لاندے سیکشن 112 مطابق چه کوم دے جی، د ضلعے بجټ د ضلعے ناظم پاس کوی، ډسترکټ اسمبلی د هغے دغه وی جی، نو مونږه هر وخت کښے تاسو اوگورئ د پنجاب، د سندھ او بدقسمتی دا ده عبدالاکبرخان ته لیټ ور یاد شو، دا ښه وه هغه اجلاس په خیر خیریت تیر شوے وو، هغه د بجټ والا جی، نو ځکه دا خبره ئے اوس راوستله نو خیر دے استحقاق نه دے مجروح شوے ، که د دوئ دا سے څه دغه وی نو زه خو کلیئر کومه چه جی دا سے څه نشته چه حکومت څه پټ کړی دی یا څه دغه کړی دی، همیشه دغه مونږه ډسترکټ سیلری بیل ورکوؤ، نان سیلری بیله ورکوؤ او که بیا هم څه دغه وی جی نو زه به خپل ممبران صاحبانوته، خپلو مشرانو ته، بلکه وایم چه دا خپل استحقاق واپس واخلی جی او۔۔۔۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: جناب سپیکر، منسٹر صاحب۔۔۔۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: ہاں جی۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: بولنے دیا جائے، میں تو سر یہ Expect کر رہا تھا کہ منسٹر صاحب Positive response کے ساتھ آئینگے۔ سر، یہ اگر کوئی لوکل گورنمنٹ آرڈیننس کی جو بات کر رہے ہیں، سیکشن 112 کی، یہ سر 06-2005 کا بجٹ ہے اور یہ سر میں بک ساتھ لایا ہوں۔ جب 06-2005 تک یہ پریکٹس تھی کہ مطلب ہے آپ کو Single penny کا جواب دینا پڑتا تھا، آج آپ کہتے ہیں کہ یہ

لوکل گورنمنٹ 2001 میں، اور آج آپ کے ناظمین بھی نہیں ہیں۔ سر، میری یہ گزارش ہے کہ یہ اگر ہے اوران کے نوٹس میں نہیں آیا، مہربانی کرکے اس کو پریویلج کمیٹی کو، ہمارا استحقاق مجروح ہوا ہے اور ہم تو سر حکومتی ادارے کی بات کرتے ہیں، وہ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے Behalf پہ سینیئر منسٹر صاحب حکومتی کارکردگی پیش کریں یا فنانس منسٹر صاحب۔ اگر سر 2005-06 تک یہ پریکٹس تھی اور آج ہمیں نہیں ملے یہ Relevant pages بھی، میرے سامنے یا تو یہ وہ بک لے آئیں، مجھے دکھادیں کہ ماضی میں یہ پریکٹس نہیں تھی اور مطلب ہے کہ ہم نے بھی نہیں کی، ماضی میں تھی اور آپ نے اس پر خاموشی ظاہر کی، تو میری سر یہ گزارش ہے کہ اس کو کمیٹی کو ریفر کردیں۔

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب۔

وزیر خزانہ: سپیکر صاحب! دا سے دغه نه دے، د پی ایف سی فارمولے تحت هر ډسټرکټ ته خپل ایلوکیشن کیږی جی سیلریز، نان سیلریز دواړه، پی ایف سی ایلوکیشن مطابق کیږی او هغه ډسټرکټ اسمبلۍ سره د هغے اختیار وی چه څومره هغه POL له ورکوی، څومره ډیویلپمنټ کوی۔ سر، دا د هغے د لاندے شوے دے، زه دا سے نه ګنړم، تیر بجټ هم دا سے وو او څنګه چه هغه ډیمانډ فار ګرانټ پیش کیدو، اکرم درانی صاحب، ټول پولیټیکل پارټیز مشرانو اوکتل چه کوم کوم کښے هغوی کټ موشنز راوړی، هغے باندے بحث شوے وو نو په هغه وخت کښے په دے باندے زما خیال دے د عبدالاکبرخان د نظر نه به نه وو وتے۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، مونږه د منسټر صاحب مشکوریو، مونږه دا وایو، بیشکه هغه ضلعے ته چه هغے ته به دا صوبائی اسمبلی پیسے ورکوی چه تا له به دوه اربه روپۍ یا یو ارب روپۍ درکړی، دا صوبائی اسمبلی به ورته ورکوی۔ اوس زه ستاسو دے هاؤس نه تپوس کوم چه څو کسانو ته پته ده چه یره زمونږه د ضلعے څومره بجټ دے؟ تاسو به د دے ځائے نه ورکوئ، هغوی به بیا د هغے ډیټیل جوړوی، بجټ ایلوکیشن به د صوبے نه کیږی او بیا د هغے نه پس ډیټیل بجټ به هغه خپل ډسټرکټ اسمبلی د هغے جوړوی۔

جناب سپیکر: لاء منسټر صاحب۔

بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون): هاؤس نه تپوس اوکړئ جی چه بیا-----

جناب سپیکر: نه تا سو نه تپوس کوم چه دا Breach of privilege جوړیږی ؟

وزیر قانون: نه جی، بالکل نه جوړیږی۔

جناب سپیکر: هں ؟

وزیر قانون: نه جی، زما په نظر کښے نه جوړیږی او بیا هم مونږ دا Insist کوؤ چه یره په دے باندے ووټ اوکړئ جی، دغه اوکړئ۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب۔

جناب بشیر احمد بلور {سینئر وزیر (بلدیات)}: جناب سپیکر صاحب، که ما له مو یو منټ راکړو نو زه به د دوئ دا مسئله حل کړم۔

جناب سپیکر: جی۔

سینئر وزیر (بلدیات): سپیکر صاحب! دا څنګه چه زمونږ منسټر صاحب اووئیل کنه چه دا ډسټرکټ ناظم به کولو یا ډسټرکټ اسمبلی به کولو نو اوس ډسټرکټ ناظم، اسمبلی نشته نو د هغے په ځائے ایډمنسټریټرز دی خو د دوئ دے Distribution of funds کښے یو کمیټی ده، هغے کښے هغه کسان چه دی، هغه ممبران لاړل چه کوم کسان ممبران مخکښے وو، اوس مونږ یو لیټر لیږلے دے فنانس سیکرټری صاحب ته چه هغه درے کسان چه دا ایم پی ایز صاحبان دی چه د هغوی نوټیفیکشن اوشی نو بیا دوئ پخپله کښینی، Decide کوی به چه کوم ځائے څومره پیسے ورکول غواړی نو دا به بیا هغه پیسے هغه شان تقسیموی، په هغے کښے به عبدالاکبر خان هم ناست وی نو دا خبره به پخپله Settle شی۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: اس بات سے سر میں یہ سمجھا ہوں کہ یہ کہتے ہیں کہ جب وہ کمیٹی کانسٹی ٹیوٹ ہو جائیگی تو وہ اس کو Thrash out کریگی، تو پھر کل کو تو سر آپ کی ہیلتھ کا بجٹ ہو گا اور ہیلتھ کمیٹی بیٹھ جائیگی اور بارہ بندے بیٹھ کر وہ اس کا فیصلہ کرلینگے اور کیبنٹ منظور کرلے گی، پھر تو اسمبلی کی کیا ضرورت ہے؟ میں تو سر یہ کہتا ہوں کہ اگر یہ اس فنانس ڈیپارٹمنٹ کے بجٹ 2005-06 Documents نہیں ہیں اور ماضی میں یہ پریکٹس نہیں رہی، پھر تو میں کہتا ہوں کہ میری بات غلط ہے اور اگر ماضی میں پریکٹس رہی ہے اور آج آپ نے اس کو Single liner بنا کر 50 ارب ایک اور 72

ارب دوسرے، تو سر یہ Breach of privilege نہیں ہے؟ یہ تو سر Marginalize کر رہے ہیں ہمیں۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! ہم آپ پر چھوڑتے ہیں، اب یہ Decision آپ پر چھوڑتے ہیں کہ اگر یہ Breach نہیں ہے تو آپ کہہ دیں کہ یہ Breach نہیں ہے، ہم واپس لے لینگے۔ اگر آپ سمجھتے ہیں کہ یہ Breach ہے تو پھر اس کو کمیٹی کے حوالے کریں۔

سینئر وزیر (بلدیات): پکار دے چہ تاسو د هاؤس نه تپوس اوکړئ۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: (قہقہہ) جی ثاقب الله خان! تاسو څه وایئ؟ ته او د ریږه چه دا ایشو راغونډوؤ، ختموؤ، مخکښے دا معزز اراکین ډیر څه نور، جاوید خان خفه ناست دے۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: سر، زما ریکویسټ دا سے دے جی چه دا ډیر Important issue ده جی، اجازت دے سر؟

جناب سپیکر: جی۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: زما به ریکویسټ دا وی چه اسرار خان، عبدالاکبر خان صاحب دواړه زمونږ ډیر سینیئر او پوهه 'کولیګز' دی که سر دا پینډنګ لږ اوساتئ او دوئ دے مشرانو سره کښینی، په دے باندے ډسکس اوکړی نو دا Matter دا سے دے، که بیا فرض دوئ خپل یوځائے دا understanding develop کړی۔ نو فنانس کمیټئ ته ئے که حواله کړئ نو بنه ده جی، پریویلج دے جی، غلط کار ضرور دے ځکه چه جی دا سے که بجټ کښے مونږ ته راځی او مسئله دا سے راشی چه هغه مونږ نه Concealment کیږی نو دا ډیره بده خبره ده، خو خبره دا سے ده سر چه دوئ خپلو کښے ناست وے، عبدالاکبرخان صاحب، اسرار خان ګنډا پور صاحب او فنانس منسټر صاحب که کښینی او دا لږ پینډنګ اوساتئ نو کیدے شی چه فنانس منسټر به ئے Convince کړی یا که څه دا سے وی، هغوی به پرے مخا مخ خبره اوکړی سر۔

سید محمد صابر شاہ: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی پیر صابر شاہ صاحب۔

سید محمد صابر شاہ: زما په خیال باندے په دے باندے خو د زیات بحث کولو ضرورت نشته، د هغے وجه دا ده چه یو شے د دے هاؤس د ممبرانو دعزت، د وقار، چاهے په حکومت کښے وی، چاهے په اپوزیشن کښے وی، چه که د بیورو کریسی د طرف نه یاد سرکاری ادارو د طرف نه د رولز مطابق او د ممبرانو چه کوم حقوق دی، هغه حقوق دوئ ته نه ملاویږی او دا یو رجحان چه کوم دے ، زما په خیال د سن 85ء نه زه په اسمبلو کښے راروان یمه جی، یو سیشن زما نه دے راغلے ، یعنی زما په یاداشت کښے کله دا نه دی شوی چه د کوئسچن باره کښی دا راشی چه Answer not received ، نو دا یو رجحان دے ، د ایم پی اے د حقوق د پامال کیدلو ، زما په خیال دا پریویلج کمیټئ ته حواله کړئ، په دے باندے At least حکومت ته هم سپورټ ملاویږی۔ نن چه جوابات نه راځی نو په هغے سبګی چه کوم ده، هغه زمونږ د حکومت کیږی او په هغے باندے مونږ ته تکلیف رارسی، لهذا مهربانی دا اوکړئ جی چه بجائے د دے دا ایکسپرټس زمونږه ناست دی، دا کمیټئ ته حواله کړئ، په هغے کمیټئ کښے به په دے باندے تفصیلی دغه اوشی چه آئنده د پاره داسے قسم شے او نشی۔ ډیره مهربانی۔

جناب سپیکر: شکریه پیر صاحب۔ دا دے باندے مخکښے جی فیصله اوشوه، میاں صاحب او ما پرے هم رولنګ ورکړے دے جی، دا خبره۔۔۔۔

سینئر وزیر (بلدیات): جناب سپیکر صاحب! زمونږ سابقه چیف منسټر، صابر شاه صاحب په دے وخت کښے دا چه کوم اوس ډسکشن روان دے ، دا په دے کوئسچن نه دے روان، دا په پریویلج موشن لګیا دے چه دا پریویلج موشن پریویلج کمیټئ ته لاړ شی او که لاړ نشی او هغه پریویلج دا دے چه څه فنانشل پرابلمز دی چه هغوی دا وائی چه دا فنانس ډیپارټمنټ دا Lump sum پیسے ولے ریلیز کوی؟ دا مونږ ته د بنائی چه دا هیلتھ ته څومره ورکوی، دا لوکل، نو په هغے باندے ډسکشن دے ، په کوئسچن او په دے نه دے او زما به دا خواست وی سپیکر صاحب، چه دا تاسو هاؤس نه تپوس اوکړئ چه دا زمونږ تقریباً د ټولو صاحبانو دا خیال دے چه دا پریویلج نه جوړیږی، هاؤس نه تپوس اوکړئ چه جوړیږی نو لاړ د شی، که نه جوړیږی، واپس به شی۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: میں ایک عرض کرنا چاہتا ہوں سر۔

جناب سپیکر: بس میں ہاؤس کو۔۔۔۔۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: نہیں، ایک منٹ سر۔ سر، میری گزارش یہ ہے کہ چونکہ عبدالاکبر خان ہیں، وہ پارلیمانی پارٹی کو Represent کرتے ہیں جو گورنمنٹ کا حصہ ہے، پارلیمانی پارٹی کے لیڈر جو ہیں وہ Signatory ہیں اور گورنمنٹ جو ہے، Reluctant ہے، سر، یہ کتنے افسوس کی بات ہے، میں تو سر ان کو Embarrassment میں نہیں ڈالنا چاہتا کہ اپنی پارٹی ان کو Disown کرے، میری یہ گزارش ہو گی، آپ ایسا کریں سر، اس کو پینڈنگ رکھیں، جیسے ثاقب اللہ خان نے کہا، آپ خود ہی اس میٹنگ کو چیئر کرلیں کہ اگر میری بات غلط ہو اور یہ کتابیں میں نے اپنے آپ سے اور دھڑلے سے بنائی ہوں تو اور بات ہے، اگر آج ہم اس Concealment پر خاموش رہتے ہیں تو کل کو باقی جو ہمارے بجٹس ہونگے، وہ اسمبلیوں میں نہیں آئینگے اور پھر کمیٹیوں میں دو دو، تین تین بندے پاس کرکے اور وہ پھر یہی حال ہوگا۔

جناب سپیکر: زه خو اول د هاؤس نه لږ تپوس کومه کہ یہ جو چل رہی ہے موشن، اس وقت۔۔۔

ایک رکن: اس کو ووٹ کرلیں سر۔

جناب سپیکر: هں جی؟

ایک رکن: سر، اس کو ووٹ کرلیں۔

جناب سپیکر: ہاں، ہاں جو موشن چل رہی ہے، آیا یہ پریولج بن رہا ہے، Breach of privilege؟
Is it the desire of the House that the Privilege Motion, moved by the honourable Member, may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Yes'.

Voices: Yes.

Mr. Speaker: Those who are against it may say 'No'.

Voices: No.

Mr. Speaker: Those who are in favour, they may stand up please.

(Counting was carreid)

Mr Speaker: Sixteen; thank you ji, thank you. Now those who are against it, they may stand up please.

(Counting was carried)

Mr Speaker: Thirty seven.

(The motion was defeated)

Mr. Speaker: The 'Noes' have it.

انجینئر جاوید اقبال ترکئی: سپیکر صاحب! سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب،۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: هں جی، بس بس یو منټ جی، دا یو موشن دے۔

تحریک التواء

Mr. Speaker: Honourable Khushdil Khan Sahib, to please move his adjournment motion No. 291.

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ (ڈپٹی سپیکر): سپیکر صاحب! ډیره مننه، ډیره مهربانی۔ اسمبلی کی معمول کی کارروائی روک کر اس اہم مسئلے پر بحث کرنے کی اجازت دی جائے، وہ یہ کہ خیبر میڈیکل یونیورسٹی نے تاحال ایم بی بی ایس اور بی ڈی ایس فرسٹ ایئر میں داخلوں کا نوٹس جاری نہیں کیا ہے جبکہ نجی میڈیکل کالجز میں تقریباً داخلوں کا پروگرام مکمل ہونے والا ہے۔ نجی میڈیکل کالجز میں پہلے داخلے کی صورت میں Non refundable admission fee غریب امیدواروں پر اضافی مالی بوجھ کا باعث بنتی ہے، لہذا سرکاری میڈیکل کالجوں میں داخلے جلد از جلد مکمل کئے جائیں اور تمام نجی میڈیکل کالجز کو اس بات کا پابند کیا جائے کہ وہ سرکاری میڈیکل کالجز میں میرٹ پر داخلے مکمل ہونے کے بعد فائنل لسٹ جاری کریں تاکہ غریب امیدواروں کو اضافی مالی بوجھ سے بچایا جاسکے۔

سپیکر صاحب! د دے لږ وضاحت کول غواړمه۔ تاسو اوګورئ زمونږه ایف ایس سی ریزلټ په 21-07-2011 باندے ډیکلیئر شوے دے، بیا هغے نه دا ایټا ټیسټ په 24-07-2011 باندے تر اوسه پورے، جولائی، اګسټ، ستمبر، د ستمبر هم مطلب دا دے Mid روان دے، تر اوسه پورے زمونږ چه کوم ګورنمنټ میډیکل کالجز دی، هغوی نه نوټس جاری کړے دے، نه هغوی پراسپیکټس ایشو کړے دے، دا د دوئ مینځ کښے، د پرائیویټ کالجز او د ګورنمنټ کالجز مینځ کښے یو Understanding دے چه یره اوس که فرض کیا یو غریب سړے دے، یو هلک دے، سټوډنټ دے، هغه ایډمیشن کوی، پرائیویټ ته هم Apply کوی، ګورنمنټ ته هم Apply کوی، هر چرته Apply کوی، اوس مسئله دا ده چه دلته پرائیوټ کالجز کښے ایډمیشن مخکښے اوشی، چه مخکښے اوشی نو ما نه مطلب دا دے چه چار لاکھ روپئ داخلے کړی ځکه هغه ما ته نوټس را کړی چه که ما چار لاکھ روپئ په یو هفته کښے داخلے نه کړے نو۔۔۔۔

جناب عبدلاکبر خان: پانچ لاکھ پچھتر دی۔

جناب خوشدل خان (ایڈوکیٹ): For example، زه For exampleوایم چه یره هغه پانچ پچهتر دی که چار لاکھ دی، For example, supposeچار لاکھ دی، یو غریب سړی د پاره مطلب دا دے ایک لاکھ هم ډیر زیات دے ، هغه پرائیویټ ما ته اووائی چه ته چار لاکھ روپئ داخلے کړه په لس ورځو کښے ، اوس زه هغلته په Confusionکښے یمه چه آیا زه دا داخلے نه کړم نو دے ایډمشن نه به هم پاتے شم او آیا ګورنمنټ کالج کښے به زما ایډمیشن کیږی او که نه کیږی؟ نو مجبوراً هغه چار لاکھ، پانچ لاکھ د هغه غریبانان Parentsقرض راواخلی او هغه داخلے کړی او بیا هغوی ته دا هم اووائی چه دا Non refundableدی، دا به تا له واپس کوم نه۔ دلته چه کله د ګورنمنټ ایډمشن شروع شی، هغه په میرټ کښے راشی، هغه ته ایډمشن چالو شی، چه هغه ایډمشن واخلی نو هر یو سټوډنټ دا کوشش کوی چه زه ګورنمنټ کالجز لکه د هغوی دغه ټهیک دے مطلب دا دے هغوی سره هسپتالونه دی، د هغے لړ پروفیشن ټهیک دے ، Importance هم دے Foreign countriesهم Importance ورکوی نو بیا دا غریب یا خو به چار لاکھ روپئ ضائع کیږی، نو زما دا یو دغه دے چه دا Intentionallyګورنمټ دوئ له توجه نه ورکوی، لهذا دا زما ریکویسټ دے ، د هاؤس توجه دے Important issue ته راګرځول غواړم چه دا تاسو ایډمټ کړئ او هغے باندے د ډیټیل بحث اوشی او تاسو په هغے باندے یو رولنګ ورکړئ جی۔ ډیره مننه۔

Mr. Speaker: Thank you, ji. Honourable Law Minister Sahib please.

بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون): مهربانی جی۔ بالکل جی، خوشدل خان زمونږه ډپټی سپیکر صاحب ډیره زیاته اهم ایشو راوړاندے کړے ده۔ دے لحاظ سره صرف د هاؤس او د دوئ د انفارمیشن د پاره، باقی زما اتفاق دے دوئ سره چه څنګه دوئ کمیټئ ته، خو لږ ډیر انفارمیشن چه کوم د دوئ وړاندے ته زه ایږدم، دا سے یو پروژنل پلان جوړ شوے دے ، جوائنټ ایډمشن کمیټی، د ټول سرکاری میډیکل کالجز چه کوم اوس یو پلان جوړ شوے دےاو د هغے ترتیب څه داسے دے چه پراسپیکټس چه کوم دے ، د دے Approval by the competent authority او د دے پرنټنګ، It shall be completed before 2-10-2011،

د هغے نه پس First week of October, 2011, advertisement calling for application will be published او Last date will be 15-10-2011 Scrutiny shall be completed and provisional merit list shall be displayed by 20-10-2011. Final merit list shall be displayed on 25-10-2011. Admissions on open merit seats shall complete by 01-11-2011. Admissions on reserved seats shall be completed by 08-11-2011۔ داسے ده جی چه پرائیویټ میډیکل کالجز کښے واقعی دا چه کوم ترتیب سره ایډمشنز کیږی نو Uncertainly ډیرو خلقو ته دا پته نه لګی چه یره ما ته به په پبلک میډیکل کالج کښے یا سرکاری کښے ، چونکه د هغے سټینډرډ هم ډیر ښه دے ، هر لحالظ سره ، ډګری ئے هم ډیره اوچته ده نو چه ما ته به ایډمشن ملاویږی که نه به ملاویږی نو هغه احتیاطاً یا د یرے نه پرائیویټ میډیکل کالج ته لاړ شی نو It`s an extortionate bargain، دا به ورته اووایو نو دغه حوالے سره مونږه اوس، هیلتھ ډیپارټمنټ او هیلتھ منسټر صاحب او دوئ دا فیصله کړے ده چه یره KMU چه کومه ده، د دے د ایکټ د لاندے دا نور ټول کالجز Affiliated دی KMU سره، نو لهذا دا به بیا دوئ یو خپل شیډول او دا Anomaly یا چه کوم دا بے انصافی روانه ده یا څه څیز روان دے نو انشاءالله دا مونږ ختموؤ، سږکال دا مسئله به شوے وی، Next year به انشاءالله داسے نه کیږی، هر څه به In time وی، د ټولو کالجونو به د دوئ د میرټ لسټ یا ایډمشن فارمز یا Merit list display، دا هر څه به په یو ورځ او په یو طریقے سره، یو امبریله د لاندے به کیږی چه Distortions پکښے نه وی او میرټ لسټ کښے چه څوک سرکاری میډیکل کالج ته، د چا زیات وی هغه به هغلته ځی، چه د چا کم وی هغه به پرائیویټ ته ځی، انشاءالله دا Anomaly لرے کوؤ۔ باوجود چه دوئ وائی نو ما ته هیڅ اعتراض نشته که کمیټئ ته ځی، لاړ د شی جی۔

جناب سکندر حیات خان شیرپاؤ: جناب سپیکر صاحب! یو منټ۔ چه څنګه دا-----

جناب سپیکر: هں جی؟

جناب سکندر حیات خان شیرپاؤ: سپیکر صاحب، زما خو دا رائے ده چه څنګه ډپټی سپیکر صاحب کمیټئ ته وائی نو ځکه چه دا واقعی ډیر سټوډنټس چه دی، هغوی دے د وجے نه صرف دغه شی چه دے باندے نه وی پوهه چه په سرکاری کالج

کبنے بہ میرٹ لسٹ کبنے هغوی راشی او که رابه نشی، نو هغه غریبانان چه وس ئے نه رسی چه هغه کوم پرائیویٹ میڈیکل کالجز چه دی، د هغے هغه فیسونه داخل کړی، یو بل نه قرضونه اخلی او خپل هغه بچو د پاره-----

جناب سپیکر: بالکل۔

جناب سکندر حیات خان شیر پاؤ: دغه کبنے کوشش کوی نو زه وایم جناب سپیکر، که ډیبیټ پرے اوشی نو زما خیال دے ډیره ښه خبره به وی جی۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the adjournment motion, moved by the honourable Member, may be admitted for detail discussion, under rule 73? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it; the adjournment motion is admitted for detail discussion under rule 73.

جناب خوشدل خان ایڈوکیټ: جناب سپیکر صاحب، زما یو پوائنټ آف آرډر جوړیږی، زه هغه-----

جناب سپیکر: اودریږه جی، یو منټ، یو منټ، بس دا یو مختصر دغه پاتے دے، بیا به لګیا یو جی۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیټ: سپیکر صاحب! جناب سپیکر صاحب، دا یو ډیره Important issue ده، هغه بله ورځ زما په کانسټی ټیونسی متنو کبنے یو وین باندے جی فائرنګ شوے دے، د هغے په سلسله کبنے------

جناب سپیکر: اودریږه دا ټول پاځی کنه جی------

جناب خوشدل خان ایڈوکیټ: نه د هغے په سلسله کبنے د هسپتال باره کبنے جی یو ډیر Importantخبره کومه، دا ډیره ضروری ده جی او-----

ایک رکن: ناوخته دے، ایجنډا لا پاتے ده-----

جناب خوشدل خان ایڈوکیټ: ډیر ټائم نه اخلو خو په ریکارډ راوستل غواړو، حالانکه منسټر صاحب هم نشته دے خو دا ډیره ضروری خبره ده جی-----

ایک رکن: جناب سپیکر صاحب-----

جناب سپیکر: هں جی؟

ایک رکن: ایجنډا اوکړئ چه بیا څه کوئ-----

جناب سپیکر: ایجنډا وائی اوکړئ نو اودریږئ به، یو منټ صبر اوکړئ. شاه حسین صاحب۔

ملک قاسم خان خٹک: جناب سپیکر، مونږ له لږ ټائم راکړئ جی۔

جناب سپیکر: بالکل، درکوؤ، ټائم درکوؤ جی، ټول به وایئ جی۔

ملک قاسم خان خٹک: لږ به مونږ پریږدوئ-----

جناب سپیکر: ټائم درکومه جی، ټائم درکومه۔

ملک قاسم خان خٹک: وعده ده؟

جناب سپیکر: شاه حسین صاحب۔

(قہقہہ)

توجہ دلاؤ نوٹس ہا

جناب شاہ حسین خان: شکریہ، جناب سپیکر۔ میں آپ کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ پورے خیبر پختونخوا میں بالعموم اور پشاور شہر کے مختلف علاقوں میں بالخصوص ہیروئنچی سرعام ہیروئن کے استعمال میں مبتلا ہیں جس سے نہ صرف حکومت اور انتظامیہ کی بدنامی ہو رہی ہے بلکہ پورے صوبے کی نوجوان نسل کی زندگی تباہ ہو رہی ہے، لہذا حکوت اس کا سد باب کرے۔

جناب سپیکر، تاسو، خیر تاسو نشئ ګرځیدے د سیکورټی د وجه نه، نور کوم کسان چه د ماښام نه وروستو په دے بازار کښے ګرځی نو هغوی دا وینی جی چه دا هیروئنیان، هیروئنچیان چه دی، دومره کھلے عام ناست دی، څوک جی منع کولو والا ئے نشته، تیر حکومت په ایل آر ایچ کښے دوئ د پاره یو سنټر کھلاؤ کړے وو، یو یونټ، که داسے یو یونټ په ایل آر ایچ کښے، یو په شیرپاؤ هسپتال کښے کھلاؤ شی، اته اته، لس لس مریضان ورته بیائی، دوه دوه، درے درے میاشتے ئے علاج کیږی، انشاءالله دوئ نه به کارآمد شهری جوړیږی،

دوی به واپس راځی۔ دے د پاره ډیر ضروری ده جی ځکه چه نوجوان نسل تعلیم یافته هلکان پکښے ګورے څومره Damage کیږی جی؟ ډیره مهربانی۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی گورنمنٹ کی طرف سے۔ جی آنریبل لاء منسٹر صاحب۔

<u>بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون):</u> بالکل جی، دا ډیر ښه سوال دے۔ دے حوالے سره لږ انفارمیشن دوئ له ورکول غواړم چه یره هیروئنچیان چه کوم ګرځی Overall دلته یا ښکی، هغه هم یو مسئله ده خو چه کوم خلق ئے راوړی او د هغوی د لاسه مسئله جوړیږی نو Overall د دے کال دوران، دے تیرشوے اته میاشتو کښے پولیس چه د کوم د هیروئن سمګلرانو یا هیروئن فروخت کنندګان یا استعمال کنندګان خلاف چه کومے مقدمے درج کړی دی، هغه 1232 مقدمے دی او په هغے کښے 1237 ملزمان ګرفتار شوی دی او دغه شان 227 کلو ګرام هیروئن برآمد شوی دی۔ ترڅو پورے د هیروئنچیانو خبره ده او پشاور کینټ او ستی تهانړے کښے، دے دوه تهانړو کښے 82 مقدمات درج شوی دی خو بیا-----

<u>جناب شاہ حسین خان:</u> یو منټ، زه یو خبره کوم-----

<u>وزیر قانون:</u> زه جواب درکومه جی، خیر دے۔

<u>جناب شاہ حسین خان:</u> زه یو خبره کوم-----

<u>وزیر قانون:</u> نه نه، زه چه جواب مکمل کړمه، مکمل کړمه-----

<u>جناب سپیکر:</u> جواب درکوی جی، جواب درکوی، لږ صبر اوکړئ۔

<u>وزیر قانون:</u> دا صرف ډیټا وه، دا ډیټا وه Overall د سمګلرانو خلاف او بیا چه کوم خلق ښکی، د هغے د دوه تهانړو ما تاسو ته اووئیل چه یره 82 کسان ئے دغه کړی وو، دیکښے جی دا Multiple یو Complex problem داسے دے، داسے نه ده چه یره هیروئنچیان ګرځی او مونږ به پولیس اولیږو او دا ټول به اونیسی، دا ټول به اونیسی، بیا به ئے تهانړے ته بوځو، تهانړے نه پس مطلب دا دے چه دوئ جیل ته ځی، یا خو د دے ښه طریقه دا ده چه د دوئ Rehabilitation اوشی، Rehabilitation د پاره دے وخت کښے زمونږ

Capacity د ومره نه ده، مونږه Already دا ده چه کوم زمونږه دویم ډیپارټمنټ دے، زمونږه د بی بی، دا څه نوم دے؟ سوشل ویلفیئر-----

جناب سپیکر: دا بی بی، ستاسو خبره ده او ته هغلته کښې ګپ ته تلے یے، راشه، دیخوا راشه، خپل سیټ ته راځه۔ مختیار خان! تاسو هم څه عجیبه دا خوارۀ صوابی وال چه چرته راجمع شی کنه، بیا ستاسو محفل ګرم وی۔

وزیر قانون: دیکښې سر، دا ده-----

جناب سپیکر: ته راشه جی، اصلی خبره ستاسو اوس رااووتله۔

وزیر قانون: دا هیروئن چه کوم خلق څښکی، د هغې حوالے سره خبره چونکه روانه ده نو دا ده چه یو خو د دوئ Capacity هم دومره شته هم نه چه یره دا دومره کسان مونږه اوچت کړو او دوئ دا هیروئن والا کسان ټول په یو ځائے Absorb کړی۔ دویمه خبره دا ده جی چه دیکښې دا هم وایم چه یره دوئ بعضے وخت کښې پولیس Arrest کوی جی، دوئ سره خپل پتری وی، دا پتری متری ورسره وی نو دوئ خپله مرئ کټ کوی، وائی که ما نیسے نو مونږ ځان کټ کوؤ یا لاس کټ کوؤ نو لکه ډیر پرابلمز وی۔ بعضے وخت سړے وائی چه یره اوس سړے ځان وژنی خو هلکه بس پریږده ئے دغه دے، نو مشکلات ډیر دی د دوئ Capacity چه Build up شی انشاءالله نو بیا به مونږ دا هیروئن والا ټول دوئ ته ټرانسفر کړو۔

جناب سپیکر: بی بی! دا سے سوشل ویلفیئر کښې څه دا سے ستاسو پروګرام شته چه دا هیروئنچیان-----

محترمه ستاره ایاز (وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین): او جی، زمونږه دا دے جی چه مونږه سره دارالکفالا دی خو د هغې Capacity د ومره نشته چه څومره دے دغه کښې ده۔ دے ځل مونږه په اے ډی پی کښې د Drug addict centre د پاره اچولے دے، څه 100 bedded hospital, rehabilitation detoxification centre مو اچولے دے خو I think, it is still not enough ځکه چه څومره مونږه سره دا Drug addicts دی او څومره مونږ سره دا ګداګر چه ورته وائی، هغه دی، مونږه خپل Drive چلوؤ خو هغے کښې یو پرابلم دا راځی چه هغه زمونږه لاء منسټر صاحب

دلته کښې ناست دے ، مونږ هغوی چه د ننه کړو نو Within 24 hours جی هغوی خپل ضمانت اوکړی او هغوی بیا په سټریټس باندے واپس راشی نو ماشومانو کښې خو چه کله Child Protection Bill پاس شو نو هغے کښې خو هغه Protection ملاؤ شو چه هغوی له هغه Vagrancy Law چه ده ، هغه ختم شوه او دا راغله خو دغه ده چه دا کومے ښځے دی یا سړی دی ، هغه یا ځوانان هلکان یا جینکئ دی ، هغوی کښې مونږ ته مسئله دا راځی چه مونږه ئے بوځو ، هغوی بیا د عدالت نه ضمانت اوکړی او په بله ورځ باندے بیا بهرته ولاړ وی نو په هغے مونږه کار کوؤ-----

جناب سپیکر: دوئ دا څښنکل کوی که دغه کوی ، دا هغه خلق بنائی ؟

وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین: او جی۔

جناب سپیکر: چه دا چرته هسپتال ته-----

وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین: او جی نو دا Drug addicts چه دی ، دا بیا گداگر هم دی ورسره کنه ، نو Drug addicts د پاره-----

جناب شاہ حسین خان: زه یو خبره کوم-----

وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین: جی زه لږ جواب ورکړمه ، یو ریکویسټ جی ، مونږه اوس دا هیلتھ ته لیږلے دے ، د دے نه مخکښې به په هسپتالونو کښې Rehabilitation centre, detoxification center وو او سوشل ویلفیئر به ورله Rehabilitation کولو نو هغه بند شوے دے او مونږه اوس ریکویسټ دا کړے دے چه دا De detoxification centres د ټول هاسپټلز کښې کھلاؤ شی۔

جناب سپیکر: د آنریبل ممبر صاحب هم دغه ریکویسټ دے چه مخکښې گورنمنټ کښې وے دا سنټرے او هغه Rehabilitation په هسپتالونو کښې کیدو۔

وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین: او جی ، بالکل هغه مونږه هم ریکویسټ اوس کړے دے ، Rehabilitation به هسے هم کیدو ، Detoxification به کیدو۔

جناب سپیکر: یو کار اوکړئ جی ، دا-----

وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین: Rehabilitation به سوشل ویلفیئرپه خپل دغه کښے کولو، اوس جی مونږه دوه په دے وخت کښے، رنګ محله کښے یو هاسپټل د Detoxification او-----

جناب سپیکر: د دوئ نمبر ډیر زیات دے، دا هیروئن چه-----

وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین: او جی، د دے اوس سروے روانه ده جی چه زمونږ سره به Exact figureراشی چه په دے وخت کښے زمونږ سره دا Drug addict څومره دی، Throughout-----

جناب سپیکر: دا Drug addicts څومره به وی جی ؟

وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین: او جی، سروے روانه ده، سروے زمونږه اے این ایف والا سروے کوی، لګیا دی او مونږه هم د دے سروے کوؤلګیا یو، نو د هغے چه کله رپورټ راشی نو مونږ ته به Exact number، Exact خو نه شو وئیلے ځکه چه دا Vary کوی، کله کمیږی کله زیاتیږی خو د دے کال دا رپورټ چه راشی نو We will share that with them۔

جناب سپیکر: جی شاه حسین صاحب!

جناب شاه حسین خان: زما دا عرض دے، زمونږه په خبره کښے لږ فرق دے جی، زه دا نه وایم چه تاسو د ټولے صوبے هیروئنچیان اونیسئ او په یوه ورځ ئے داخل کړئ، زه وایم چه کوم کوم تاسو نیسئ، لس اته نیسئ، هغه هلته بوځئ، درے څلور میاشتے د ځان سره ساتئ، علاج ورله کوئ، واپس ئے راولئ، بیا لس اته، شل بوځئ، دوه درے میاشتے د ځان سره، دا به په درے څلور کالو کښے خلاصیږی، زه دا نه وایم چه دا ټول په یوځل بوځئ او یو ځل باندی راولئ او بیا د دے نه کارآمد شهری جوړ کړئ، لږ لږ ئے بوځئ، هلته کښے په دے سنټر کښے داخلوئ او علاج ورله کوئ، واپس ئے رالیږئ او بیا کسان بوځی، هلته ورله ټریننګ هم ورکولے کیږی، بیا هغوی ته هنر هم ورښودلے کیږی، دوایانے هم استعمالوی او لامنسټر صاحب چه دا وائی چه دوئ به ځان بیا حلالوی او ځان وژنی نو چه هلته کښے دوئ ته مناسب بندوبست وی بیا نه ځان حلالوی، بیا نه ځان وژنی جی۔

وزیر سماجی بہبود وترقی خواتین: دا جی Technicallyمونږ ه په دے باندے خبرے کړے دی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اودریږئ زما خیال دے د میاں صاحب سره ئے څه بل حل شته۔ میاں صاحب! د دے اضاخیل سره یو لوئے د جیل د پاره یو قلعه تاؤ شوے وه، که په هغے کښے ورله څه Special arrangement اوشی او د دے ټول ښار نه ئے راغونډ کړئ او هلته ئے بوځئ۔

میاں افتخار حسین(وزیر اطلاعات): داسے ده جی، په سن 90ء کښے زه چه ایم پی اے ووم، بیا د ډیډیک چیئرمین هم ووم، ما په خپله حلقه کښے باقاعده دا هر شے بند کړے وواو تر دے پورے چه هیروئن څښکلو والا دومره مجرم نه دے چه د هغے سمگلنگ کولو والا څومره مجرم دے ځکه چه هغه ورله خامخا خلق گوری او په هغه بنیاد باندے لکه باقاعده ماته د مرگ Threat وو، زما خلاف جلسه وه او هیروئن والا آرگنائزیشن جوړ کړے وو، ورسره مے جواری بنده کړے وه، جوارگرو زما خلاف یونین جوړ کړے وو، د هغوی هم صدر سیکرټری وو، زمونږه د معاشرے نورے بیمارئ ډیرے شته دے ، د دے هیروئن په حواله باندے رشتیا خبره دا ده چه ډیر په بنیادی توگه قدمونه اغستل غواړی، دا خو سړے به څښکی او زه به علاج کوم خو چه کومه منبع ده او هغه بندیږی نه، ما په خپل وخت کښے کم سے کم پینځه نیم سوه هیروئن څښکلو والو پخپله علاج کړے دے خو کم نه شو، ځکه نه کمیږی چه په مارکیټ کښے ، او اوس خو جی صمد بونډ ورته وائی، د هیروئن په ځائے باندے هغه ملاویږی، سمد بانډ ورته وائی، څه سمن بانډ دے که څه څیز دے ، که صمد بونډ دے ؟ خو جی داسے شے دے چه بنده وائی که او مے خوړو نو کولمے به مے او نښلی او هغه هغوی څښکی او د هغے وجه، هغه د هیروئن نه ډیر زیات خطرناک دے ، اوس هغه مونږه بندولے ځکه نه شو چه هغه په دے میټریل کښے استعمالیږی، په دے رنگونو کښے ، زمونږه د دے دروازو په جوړونو کښے ، نو داسے څیز دغه کړے دے چه ته اوس هغوی ته وئیلے هم نه شے چه سمگلنگ ئے کوی، لهذا په دے بنیاد مشکلات ډیر سیوا دی او بیا په هغے کښے ملاوټ دومره زیات دے ، مخکښے به اصلی هیروئن ملاویدل نو لږ ډیر به ئے مزه کوله، گزاره به ئے کوله او اوس ورله داسے ورکوی چه بیخی بیا

زهر دی، که خدائے ورله رشتیا زهر پیدا کړی چه که دا خلق مونږه علاج هم ورله کوؤ، د علاج نه پس چه دا کوم خلق سمګلنګ کوی، د هغوی د روک تهام د پاره اقدامات کوؤ خو چونکه دا په Worldwide د دوئ یوه مافیا ده، د ډرګ په حواله او د دوئ ډیر غټ آرګنائزیشنز دی نو د دے د پاره دا ټوله اسمبلی پکار دا ده چه مونږه یوه اراده ښکاره کړو چه Awareness پیدا کول غواړی، د ریډیو په ذریعه، د ټی وی په ذریعه، د الیکټرانک میډیا په ذریعه، د دے نقصانات ښودل غواړی، د سمګلنګ لار نیول غواړی او د دغے خلقو Proper علاج کول غواړی او د علاج نه پس نګرانی کول غواړی، هله د دے مسئلے حل به رااوځی، لهذا د یو سوشل ویلفیئر ډیپارټمنټ سره نیغ په نیغه چه دا علاج کوی، دا حل نه دے بلکه ټول اړخونه ئے Cover کول غواړی، پس د هغے د دے علاج ممکن دے۔

<u>جناب سپیکر:</u> شکریه، میاں صاحب۔ زما خیال دے مونځ قضا کیږی جی، یو پندره منټ وقفه به اوکړو، یوه پیالے چائے به هم اوڅښکو او مونځ به هم اوکړئ جی۔ پندرہ منٹ کیلئے وقفہ کیا جاتا ہے، نماز کیلئے۔

(اجلاس کی کارروائی عصر کی نماز کیلئے ملتوی ہو گئی)

(وقفہ کے بعد جناب سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

<u>جناب سپیکر:</u> بسم اللہ الرحمن لرحیم۔ وزیران صاحبان خو نشته لا، نو دا کال اټینشن نوټس، عبدالاکبرخان۔

<u>جناب عبدالاکبرخان:</u> تھینک یو، جناب سپیکر۔ میں حکومت کی توجہ ایک اہم مسئلے کی جانب مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ میرے حلقہ موضع ساولڈھیر میں بم دھماکوں سے گرلز ہائر سیکنڈری سکول کا بہت سا حصہ تباہ ہو چکا ہے اور طالبات کمرے نہ ہونے کی وجہ سے کھلے آسمان تلے تعلیم حاصل کر رہی ہیں، لہذا حکومت اس سلسلے میں ضروری اقدامات اٹھائے اور اسی کے ساتھ ملازئی گڑھی باچا گل میں بھی ایک سکول راکٹ لانچر سے گرایا گیا اور عرصہ تین سال سے تعمیر نہیں کیا گیا ہے۔ جناب سپیکر، اس پر تو میں نے منسٹر صاحب سے بھی اس دن بات کی تھی اور میں ان کا مشکور ہوں کہ انہوں نے اس پر ایکشن بھی تقریباً گیا لیکن جو Main چیزیں ہیں، وہ یہ کہ ٹھیک ہے جی، کمرے تو Reconstruction میں جب بنتے ہیں، بنیں گے لیکن اس وقت جو طالبات ہیں، وہ بالکل وہاں پر Accommodation نہ ہونے کی وجہ سے بالکل

باہر بیٹھی ہوئی ہیں اور ہائر سیکنڈری سکول ہے، سینکڑوں طالبات ہیں اور تقریباً بارہ تیرہ کمرے اس سکول کے دو تین بم دھماکوں میں تباہ ہو چکے ہیں۔ تو ان کی کوئی جگہ نہیں ہے، صرف ایک دفتر کے دو تین کمروں کی جگہ ہے تو میری منسٹر صاحب سے درخواست ہو گی کہ ٹھیک ہے جب گورنمنٹ جس وقت پھر اس کو مکمل کرنا چاہتی ہے یا تعمیر کرنا چاہتی ہے تو تعمیر کرے گی لیکن اس وقت تک جب تک یہ کمرے تعمیر نہ ہوں، ان بچیوں کے بیٹھنے کیلئے کوئی ٹینٹ وغیرہ، کسی چیز کا بندوبست کرایا جائے تاکہ کم از کم وہ اپنی جو سٹڈی ہے، وہ صحیح طریقے سے کر سکیں اور اسی طرح جو دوسرے سکول کا میں نے ذکر کیا جناب سپیکر، یہ بھی ایک میزائل سے اور لانچر سے جو ہے نا، تباہ ہو گیا، اس کے بھی دو تین سال ہو گئے ہیں کہ یہ ابھی تک اسی طرح پڑا ہوا ہے۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی۔ جناب آنریبل سردار حسین بابک صاحب۔

<u>جناب سردار حسین (وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم)</u>: شکریه، سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب، دا عبدالاکبرخان صاحب چه د کومو دوه سکولونو خبره کوی، بالکل جی دا حقیت دے چه Militancy کښے دا دوه سکولونه چه دی، دا تقریباً تقریباً په مکمل توګه باندے تباه شوی دی او بیا عبدالاکبرخان صاحب زما سره دا سے هم خبره کړے وه او دا بیا هم زیاته د خوشحالئ خبره ده چه زمونږ سره په Annual Development Plan کښے په پروګرام کښے مونږه یو سکیم د وزیر اعلیٰ صاحب په مهربانئ سره راوړے دے، Militancy hitخومره سکولونه چه دی، Other than Malakand division، انشاء الله د هغے Reconstruction چه دے، دا به مونږه دواړه سکولونه د دغه سکیم د لاندے انشاء الله په Priority basis باندے اوکړو او څنګه چه دوئ ذکر اوکړو ایمرجنسی باندے د هغوی د پاره د ټینټونو، دلته زمونږه سیکرټری صاحب ناست دے، انشاء الله زرتر زره Within days به مونږه په دغه سکول کښے په پوره توګه باندے د ټینټونو او دا نور انتظام برابر کړو او د Reconstructionدا دواړه سکولونه به مونږه په Priority basis باندے انشاء الله واچوؤ او دا به مونږه Reconstruct کړو که خیر وی۔

<u>جناب عبدالاکبر خان</u>: جناب سپیکر، میں منسٹر صاحب کا مشکور ہوں کہ گورنمنٹ سکولوں کی Reconstruction شروع کرے گی، میں سب کا مشکور ہوں جناب سپیکر، جس طرح میں نے گزارش کی تھی کہ ان سکولوں کو فی الحال ٹینٹ وغیرہ فراہم کئے جائیں، تو میں مشکور ہوں کہ منسٹر صاحب

Concerned ہیں اور فوری بندوبست ہونا چاہیئے، جو ضرورت ہے وہ بندوبست بھی کیا جائے۔ تھینک یو، جی۔

جناب سپیکر: دا د یو د پارہ که د دویم د پارہ هم دے ؟

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، هغه خو د واړه د دهشت گردئ په وجه تباه شوی دی۔

جناب سپیکر: بابک صاحب، دا لکه چه کوم Militancy کښې Hited سکولز دی کنه جی، او داسے سینکڑوں بچیاں اس میں پڑھ رہی ہیں تو Priority one یہ ہونی چاہیئے کہ یہ جو ایک سکول بتایا انہوں نے، یہ ادھر لوگ آئے تھے، میرے حلقے میں بھی ہے اور تین سال سے یہ بھی گرا ہوا پڑا ہے، Even ٹینٹ تک نہیں، ادھر برا حال ہے اور شہر سے دو چار کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: سپیکر صاحب! داسے ده چه دا خو ډیره زیاته لویه بدقسمتی راغله۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اودریږه جی۔

جناب محمد عالمگیر خلیل: جناب سپیکر، کورم ته اوگورئ، کورم نه دے پوره۔

(شور)

جناب سپیکر: بہرحال کورم پوائنٹ آؤٹ ہوگیا، بنه جی، دا اودریږه جی، بس۔۔۔۔

(شور/تالیاں)

جناب سپیکر: دو منٹ کیلئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔اصل کښې چه د کورم نشاندهی اوشی کنه نو کارروائی بند شی، بیا نشی کیدے، اوس که هم تاسو خبرے کوئ، لگیا اوسه خیر دے۔

(اس مرحلہ پر گھنٹیاں بجائی گئیں)

انجینئر جاوید اقبال ترکئ: چوده تاریخ ئے ورکړے وو په اخبار کښې جی، نو مونږه تاسو ته دا ریکویسټ کوؤ چه کله د پولیس هم بهرتیانے وی، خلق د لرے لرے ضلعو نه راشی، فوټو سټیټ اوباسی او بیا پرے منډے ترړے اووهی او بیا ورله لسټ بل ښوک ورکوی، نومونه ورله بل ښوک ورکوی، نودا ظلم او زیاتے

ستا سو په چيئر کښے ولے کيږی جی؟ نو په دے باندے غور اوکړئ جی، تاسو د دے قوم سره څومره مذاق اوکړئ جی، څومره به بے ترتيبی اوکړئ، د دے سخت نوټس واخلئ چه دا انټرويو ولے کنسل شوے ده او بيا په اتلسم باندے ولے کيښودلے شوے ده؟ کيدے شی په اتلسم باندے بيا دا Candidatesرا شی او بيا ورته اوواﺋی چه په څلريشتم باندے راشئ جی، نو دے طرف ته توجه ورکړئ چه دوئ ولے چه چا دا کړی دی جی؟

جناب سپیکر: دوبارہ دومنٹ کیلئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر دوبارہ گھنٹیاں بجائی گئیں)

(تالیاں)

جناب سپیکر: جی، سردار حسین بابک صاحب۔ آپ کال اٹینشن پر جواب دے رہے تھے جی۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: مهربانی، سپیکر صاحب۔ ما خو جواب ورکړو خو چه کومه خبره تاسو راپورته کړه، ستاسو د حلقے چه کوم سکول دے او څنګه چه ما مخکښے ذکر هم اوکړو چه اے ډی پی سکيم دلته کښے Militancy hit schools other than Malakand Division، انشاءالله دغه سکولونه به مونږه په Priority basis باندے په هغے کښے شاملوؤ، د هغے Reconstructionبه کوؤ۔ مهربانی۔

Mr Speaker: Taj Muhammad Tarand Sahib, move your call attention, please. دا په ايجنډا، کال اٹينشن

جناب تاج محمد خان ترند: شکریہ، جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، میں آپکی اور اس معزز ایوان کی توجہ ایک اہم مسئلے کی جانب مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ 2005 کے تباہ کن زلزلے کی وجہ سے سب جیل بٹگرام کو جزوی طور پر نقصان پہنچا تھا، گزشتہ چھ سالوں سے بٹگرام کے قیدیوں کو مانسہرہ جیل میں رکھا جارہا ہے جس سے نہ صرف ان قیدیوں کو بلکہ ان کے عزیز واقارب کو بھی بہت زیادہ مشکلات کا سامنا ہے۔ تقریباً پانچ مہینے ہوگئے ہیں کہ سب جیل بٹگرام کی مرمت مکمل کرلی گئی ہے لیکن اب بغیر کسی وجہ کے قیدیوں کو بٹگرام شفٹ نہیں کیا جارہا جس کی وجہ سے عوام میں بے چینی پائی جاتی ہے، لہذا حکومت ضلع بٹگرام کے قیدیوں کو مانسہرہ سے سب جیل بٹگرام شفٹ کرنے کیلئے فوری اقدامات کرے۔

جناب سپيکر، د 2005 ء په زلزله کښے سب جيل بټګرام چه وو، هغه ته جزوی نقصان رسيدلے وو، مکمل طور باندے تباه شوے نه وو۔ بيا شپږ کاله تير

دی چه د بټګرام چه کوم قیدیان دی، هغوی په مانسهره جیل کښې پراته دی او هلته نه جی روزانه تاریخ له بټګرام ته بوځی راولی۔ اوس د هغه جیل مرمت چه کوم دے، هغه مکمل شوے دے، د هغے باوجود جی هغه قیدیان په مانسهره کښے دی، نو صرف قیدیانو ته نه جی، د هغوی چه کوم عزیز و اقارب دی او ورسره ورسره پولیس ډیپارټمنټ ځکه دے چه هغوی تاریخ له هغه کسان بوځی راولی، بیا هغوی ته ډیر زیات تکلیف دے جی، نو مهربانی د اوشی جی چه-----

جناب سپیکر: اودریږه حکومت نه اورو کنه جی۔ آنریبل لاء منسټر صاحب، پلیز۔

بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون): مهربانی جی۔ بالکل جی، د دوئ فریاد، د دوئ استدعا بالکل صحیح ده۔ دا چونکه Earthquake کښے دغه سب جیل Collapse شوے وو، د دے باؤنډری وال، د دے الیکټریکل ورکس، د دے نور واټر سپلائی او Tabs، واش رومز، هر څه دغه شو نو دے باندے کار شوے دے خو اوس هم Selective outstanding کار پاتے دے او هغے د پاره متعلقه ډیپارټمنټ سره د فنډز لږ ډیر کمے راغلے دے نو دا زه هغوی ته Assure کومه انشاء اللہ چه مونږ کوشش کوؤ چه زر تر زره مونږه سی اینډ ډبلیو ته دا فنډز ورکړو چه دا جیل مکمل کړی۔ دیکښے اوس هم Selective کار شته خو بیا هم مونږه دا ډائریکشنز هوم ډیپارټمنټ ته ورکوؤ چه Within one monthدوئ د کار هم Complete کړی او مانسهرے نه بټګرام ته قیدیان د هم شفټ کړی۔

جناب سپیکر: شکریه جی۔

ملک قاسم خان خٹک: جناب والا، زه یو خبره کوم۔

جناب سپیکر: لږ صبر اوکړه کنه، ملک صاحب! لږ کښینه، لږ کښینه، ما نه هیر نه دے، لږ کښینه سړے ښه نه ښکاریږی داسے۔ جی هغوی خو چه اووائی کنه جی، یو میاشت کښے ئے شکریه تش ادا کړه۔

جناب تاج محمد خان ترند: جناب سپیکر، زه د منسټر صاحب مشکور یمه جی خو د دوئ په نوټس کښے دا خبره راوستل غواړم جی چه هلته کښے کار پاتے نه دے جی، کوم مرمت کار چه وو، هغه مکمل شوے دے جی، بیا یو کمیټی هغے د پاره جوړه شوے ده جی، هغے وزټ کړے دے۔ هغے او کے رپورټ ورکړے دے، بیا د

هغے باوجود قیدیان شفٹ کیږی نه۔ زه د منسټر صاحب مشکور یمه جی خو صرف د دوئ په نوټس کښے دا خبره راوستل غواړم جی چه هغه کار مکمل شوے دے۔

وزیر قانون: د کار لږ ډیر تفصیلات چه کوم ما ته Written راغلی دی، زه به ستاسو د هاؤس وړاندے کیږدمه، سول ورکس تقریباً څه ساړهے چار لاکھ روپۍ پاتے دی، Internal electrification تقریباً درے لکهه روپۍ دا پاتے دے، ټرانسفارمر 100 KV چه کوم دے، هغه پاتے دے، نو دا لږ ډیر کارونه دی نو بهرحال ما خو څنګه دوئ ته ډائریکشنز ورکړل، انشاء الله Within one month دا که خیر وی کوؤ، که او نه شو، مونږ حاضر یو تاسو ته۔۔۔۔

جناب سپیکر: دا کافی دے، بس یو میاشت کښے جی دا ښه Positive دغه ئے درکړو جی۔

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخواہائی ویز اتھارٹی مجریہ 2011 کا پیش کیا جانا

Mr. Speaker: The honourable Minister for Law, on behalf of the honourable Chief Minister, Khyber Pakhtunkhwa, to please introduce before the House, the Khyber Pakhtunkhwa Highways Authority (Amendment) Bill, 2011.

Minister for Law: Thank you, Sir. On behalf of the honourable Chief Minister, I present before this august House, the Khyber Pakhtunkhwa Highways Authority (Amendment) Bill, 2011.

Mr. Speaker: It stands introduced.

مجلس قائمہ برائے صحت کی رپورٹ پیش کرنے کی مدت میں توسیع

Mr. Speaker: Mr. Muhammad Ali Khan, member Standing Committee No. 12 on Health, to please move for extension in period for presentation of the report of the Committee in the House under rule 185 (1) of the Procedure and Conduct of Business Rules.

جناب محمد علی خان: مخکښے د هغے نه پوائنټ آف آرډر کومه جی، هغه ضروری دے جی، ډیر۔

جناب سپیکر: دا اوس فلور دے له درته ملاؤ شو، هغه به اوکړے جی، خیر دے جی، وروستو تاسو خپل هاؤس دے۔

Mr. Muhammad Ali Khan: I beg to move that under sub rule (1) of rule 185 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of Business Rules, 1988 that the time for presentation of the report of the Standing Committee No. 12 on Health Department, on Question No. 671, referred on 06-03-2011 and Question No. 1104, referred on 04-02-2011, may be extended till date and I may be allowed to present the report in the House.

Mr. Speaker: The motion before the House is that extension in period may be granted to the honourable member of Standing Committee No. 12, on Health, to present the report of the Committee? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it; extension in period is granted.

مجلس قائمہ برائے صحت کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

Mr. Speaker: Mr. Muhammad Ali Khan Sahib, member Standing Committee No. 12, on Health, to please present before the House, the report of the Committee. Muhammad Ali Khan Sahib.

Mr Muhammad Ali Khan: I beg to present the report of the Standing Committee No. 12, on Health Department in the House.

Mr. Speaker: It stands presented.

جناب سپیکر: جی آنریبل خوشدل خان صاحب۔ دوئ پسے ، یو په یو۔

رسمی کارروائی

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: سپیکر صاحب! ستاسو ډیره مننه، ډیره مهربانی۔ زما چه کوم پوائنټ آف آرډر وو ، هغه هیلتھ ډیپارټمنټ سره تعلق ساتی خو بدقسمتئ نه نه منسټر صاحب شته دے او د هغه سیکرټری صاحب هم هغه ځائے نه لاړو او د پیپلز پارټئ بل هم داسے منسټر نشته خو بهرحال په ریکارډ به ئے زه راولمه۔۔۔۔

جناب سپیکر: یو دا ممبران صاحبان روان دی، دغه لږ واورئ، ټائم بدلوؤ، سبا له د میټنګ ټائم، د Monday، د پیر د ورځے نه شپږ نیمے بجے د ماښام مونږ نه پس به دلته اجلاس کیږی جی۔ چه کوم ملګری، ممبران صاحبان لاړل، لږ هغوی

ته هم تاسو به هغه اوکړئ اور اسمبلی سیکرٹریٹ بھی ان کو Inform کرے۔ جی خوشدل خان صاحب۔

<u>جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ:</u> سپیکر صاحب، هغه بله ورځ زما حلقه PK 10 په متنو کښے په وین باندے حمله اوشوه، دهشت گردو ظالمانو اوکړه او په هغے کښے څلور پینځه ماشومان شهیدان شول او پکښے څه هسپتال کښے ایډمټ شوی دی، نو زه پرون نه هغه بله ورځ هسپتال ته لاړمه او ما چه د هغوی حالات اوکتل، نو آرتهوپیډک وارډ ته چه زه لاړمه نو هغے کښے یو سټوډنټ وو، 9th class، هغه په خپل کټ کښے پروت وو، یو طرف ته زه دا فکر تاسو ته درکومه چه زمونږه دے اسمبلۍ دوئ ته ښومره، ایل آر ایچ ته مونږه ایک ارب 15 کروړ 29 لاکھ 54 هزار مونږه گرانټ ادا کړے دے، اسمبلۍ پاس کړے دے، ایک ارب 15 کروړ او په هغے کښے چه یو داسے ماشوم بچے چه هغه سره یو ظلم شوے وی او هغه مطلب د خپل کور په کټ کښے راوړی او په وارډ کښے پروت وی، ما اولیدو، تصویر هم ما ویستے دے۔ بیا زه کیجولټۍ ته لاړم، هلته هم General چه ښومره حالات خراب وو، زما د خپلے حلقے هغه خلقو ډیر زیات فریاد اوکړو چه زمونږ هیڅ قسم دلته هغه Treatment نه کیږی او نه مونږ له هغه Attention راکوی، واقعی هغه ډیر Discouraged دی۔ سر زما دا Submission دے، دا صرف ما تاسو ته د ایل آر ایچ باره کښے یو خبره اوکړه چه په هغے باندے مونږه دومره، مطلب چه ایک ارب 15 کروړ روپۍ ورکوؤ، د هغے دا کارکردگی چه هغوی ته کټ هلته نشته دے، زه دا خواست کومه چه ما سره هغه چیف ایگزیکټیو چه کوم موجوده دے، رحیم جان صاحب یو شریف سړے دے، مخکښے د دے ایم ایس هم وو، هغه ما سره Accompany وو، هغه ته ما دا اووئیل خو هغه سره جناب عالی چه کوم عمله ده، ما تپوس اوکړو نو هغلته ما سره یو ډی ایم ایس ملاؤ شو، بریت ئے دی او سپینه گیره ئے ده نو هغه وئیل چه دا ډی ایم ایس دے نو ما ورته وئیل چه You do not look like a doctor، ستا Identification نشته دے، مطلب نه د بیج لگولے دے، ته څنگه مطلب دا دے ډی ایم ایس ځان ته وائے؟ او دا ستا چه یو طریقه کار دے، نه کټ شته دے، نه بیډ شیټ شته دے او بیا داسے حالاتو کښے زمونږ ماشومانو سره هلته هم ظلم اوشو نو زما دا یو

خواست دے چه کم از کم منسٹر صاحب خو شته دے نه، په ریکارډ د راشی چه ایکشن اغستل پکار دے۔ بل جناب عالی، یو ډیر Competent مختیار صاحب ئے نوم وو، زه خو ډیر نه پیژنم خو چه کله به داسے ایکشن، ځکه زما دا علاقه دیکښے هغه ټائم ډیر Affect شوے ده، د Militancy په وجه باندے او همیشه پکښے دهماکے کوی نو اکثر زه او زمونږ دا مشران هم راځی او هغه بله ورځ هم بیا چه زه رااوتلم هسپتال نه، زما مشر قدرمن ما پسے راغلو، هسپتال کښے دوئ هم گرځیدل او دوئ به هم خپل General observation کړے وو، نو زما دا یو خواست دے او تاسو په دے باندے رولنگ ورکړئ چه کم از کم په داسے هسپتالونو کښے په میرټ باندے پوسټنگ کیږی۔اوس یو ښه سړے ، یو مختیار صاحب چه هغه به چوبیس گهنټے هغے کښے موجود وو، Look after به ئے کولو، هغه ئے اوچت کړو، د بل ځائے نه یو سفارشی ئے راوستو، نو سر داسے ځایونو کښے مطلب دا دے چه دومره په صوبه سرحد کښے زمونږ دا یو هسپتال دے ، نور خو ټول هسپتالونه، ټهیک ده پیسے پرے مونږ خرچ کوؤ، د هغوی هم ما سره دا شته دے۔ نو زما دا یو خواست دے چه په دے باندے کم از کم دے هسپتال ته ډیر توجه ورکړی۔ ډیره مهربانی۔

<u>جناب سپیکر</u>: گورنمنټ نه اورو۔ میاں افتخار حسین صاحب۔

<u>جناب ثاقب اللہ خان چمکنی</u>: سر، د دوئ خبره مونږ هم سیکنډ کوؤ۔ مختیار خان-----

<u>میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات)</u>: زه ئے پخپله دلته کوم کنه۔

<u>جناب سپیکر</u>: اودریږه هغه به، حکومت ئے هم سپورټ کوی نو ځه میاں صاحب به۔

<u>وزیر اطلاعات</u>: داسے ده جی چه دیکښے شک نشته چه مختیار ډیر وخت تیر کړے دے په دے ایل آر ایچ کښے او د ټولو خلقو سره ئے تعلق هم وو او ډیر ښه کار بیا ئے کولو، یقیناً د هغه غوندے خلق پکار دی۔ خوشدل خان زمونږه مشر دے، زمونږه ډپټی سپیکر دے ، د دوئ خبره په سر سترگو خو یو مشکل شته، د ایل آر ایچ په حواله جی یو دوه خبرے ډیرے لازم دی چه د هغے په شان ایمرجنسی زمونږ په صوبه کښے چرته هم نشته دے ، د دغه ځائے یو دوه سیکشنز داسے دی چه هغه ډیر ښه کار کوی۔ داسے وخت هم راغلے دے چه په دهماکه کښے

سل سل، یو نیم سل، یو نیم سل کسان، په یو ټائم دوه دوه دهماکے شوے دی او هغوی د هغے خیال هم ساتلے دے نو یقیناً چه خوشدل خان کومے خبرے ته اشاره کوی، د هغه وخت کښے به څه غفلت، کمے بیشے شوے وی خو د ایل آر ایچ انتظامیه ته دا Message ورکول، چه تر دے وخته د کار په بنیاد وزیر اعلیٰ صاحب دوه درے ځله هغوی ته اعزازیه ورکړے ده چه تاسو ډیر ښه کار کوئ او هغوی په هغه سعی باندے ډیر ښه کار کړے هم دے، نو په دے بنیاد باندے چه هغوی ته داسے Message لاړ نشی چه هغوی په دے باندے Discourage شی خو بالکل خوشدل خان سره مونږه دا خبره کوؤ چه که څه کمی وی، هغه به پوره کوؤ، که دغلته زمونږه د انتظامیه په حواله څه شکایت وی، هغه لرے کوؤ، که د دوایانو خبره وی، هغه به لرے کوؤ خو چه په کوم تاریخی بنیاد باندے دلته دهماکے شوی دی او ایل آر ایچ انتظامیه او د هغے ایمرجنسی کوم کار کړے دے، هغه تاریخی کردار هغوی ادا کړے دے، مونږ د هغے د ډاکټرانو د سرکاری ډیوټئ نه علاوه د انسانیت د خدمت په بنیاد د هغوی د خدماتو اعتراف کوؤ او د خوشدل خان چه څه شکایت وی، هغه به خامخا لرے کوؤ۔ که دلته د هیلتھ منسټر نه هم شته، حکومت زمونږ شریک حکومت دے او مونږ دوئ سره دا Commitment کوؤ چه بالکل د دوئ چه څه جائز شکایت وی، هغه به لرے کوؤ او د مختیار غوندے افسران چه کوم دے نو هغه پکار دی۔

جناب سپیکر: ٹھیک شو جی، ډیر ښه، شکریه جی، میاں صاحب! ډیره شکریه، دغه شان ښه Positive هغه پکار دے۔ جی ملک قاسم خان صاحب۔

انجینئر جاوید اقبال ترکئ: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جاوید خان! لا خبره ختمه نه ده ستا؟ تا خو پوره یو گھنټه۔۔۔۔

ملک قاسم خان خټک: شکریه، جناب سپیکر۔ زه ډیر مشکور یم خو د موجوده حکومت دا یو ډیره بهترینه فیصله وه چه په ایجوکیشن ډیپارټمنټ کښے ئے انتظامی او ټیچنگ کیډر متعارف کړے دے او پبلک سروس کمیشن انتظامی کیډر د پاره سلیکشن اوکړو او چه دا کوم میرټ صاف شفاف او په ایجوکیشن کښے دا تاثر ئے ختم کړو چه سیاسی مداخلت، بابک صاحب بار بار دا وائی چه د ایم پی ایز دا سیاسی مداخلت که ختم شو نو زه به ایجوکیشن ډیپارټمنټ ډیر

رواں دواں په ترقئ باندے کړم خو جناب والا، زه د گزشته درے څلور میاشتو نه وینم چه کله نه دا انتظامی کیډر کسان ورغلی دی، هغوی ډیرښه کار روان کړے دے او په میرټ باندے فیصلے کوی خو چه څه رنگ د دیر ای ډی او سره اوشوه، د نوشهره ای ډی او سره اوشوه، د پشاور ای ډی او سره اوشوه، اوس پرون چه په مردان کښے کومه بے عزتی د ای ډی او ایجوکیشن شوے ده او هغه ئے فوراً لائن حاضر کړے دے، OSD دے نو جناب والا، هغه یو پروفیشنل سړے دے او دا یو ښه کیډر خلق دی، دا خو خلق هائی کورټ ته ځی تیاری کوی لگیا دی او که داسے قسم ته مداخلت کیږی چه یو ایکس ضلع ناظم یا نائب ناظم چه څوک دے، هغه لاړ دے او د ای ډی او صاحب ئے کومه بے عزتی کړے ده، نو دا که چرته داسے قسم په سیاسی اثر رسوخ په دے ادارو کښے مداخلت کوی خو دا به د دے ملک څه حال وی، د دے صوبے څه حال وی؟ نو زه دا ریکویسټ کوم چه حکومت پخپله چه کومه پالیسی اناؤنس کړے ده، دا انتظامی کیډر خلق ئے Introduce کړے دے، دا ښه په میرټ روان دی، د دوئ دا سیاسی مداخلت کم کړئ او په دے انداز باندے چه یو کمشنر انتظامی حکم کوی چه ځه ای ډی او صاحب! ته حاضری اوکړه پیښنور ته، دا کومه خبره ده؟ ایجوکیشن سیکرټری شته، منسټر صاحب شته، چیف منسټر صاحب شته نو دے نه نور څه بے عزتی کیږی د افسرانو؟ شکریه، ډیره مهربانی۔ زه ریکویسټ کوم حکومت ته چه د دے خبرے د نوټس واخلی او خامخا چه کوم دے-----

<u>جناب سپیکر</u>: جی سردار حسین بابک صاحب۔

<u>وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم</u>: شکریه، سپیکر صاحب۔ ملک صاحب چه په کوم انداز کښے خبره اوکړه، داسے هرگز خدائے د نکړی زمونږه حکومت داسے قسم فیصلے اوکړی۔ زمونږ د پاره د دے صوبے ټولو سرکاری ملازمین چه دی یا دا افسران چه دی، دا زمونږه د پاره ډیر قابل احترام دی او بیا هغوی دا خبره اوکړه چه انتظامی کیډر او تدریسی کیډر، داسے ده جی، ما بار بار په دے اسمبلی فورم باندے دا خبره کړے ده چه کم از کم په ټول ډیپارټمنټس کښے په ټول سیکټرز کښے او بیا په ایجوکیشن ډیپارټمنټ کښے چه څومره ریفارمز مونږه راوړی دی، دا د اسمبلئ تاریخ هم گواه دے، دا د دے صوبے سیاسی

تاریخ هم گواه دے چه دا د الله فضل دے چه زمونږ په حکومت کښے مونږ ځومره اصلاحات اوکړل، د دے مثال په تیر وخت کښے نه ملاویږی او بیا دا په کوم شکل باندے کوم تاثر چه ملک صاحب ورکړلو، داسے هرگز نه ده، حکومت ته ضرور دا اختیار وی، که هغه د پیښور مثال ورکوی که هغه د بل ځائے مثال ورکوی۔ زما یقین دا دے جی چه دغه مثالونه خو داسے دی چه پکار دا ده چه ملک صاحب که واقعی ځان او مونږه ئے گڼړو چه دا عوامی نمائنده دے او مونږه ئے گڼړو چه دا د دے هاؤس آنریبل ممبر دے، Colleague دے، پکار دا ده چه حکومت Appreciate کړی په هغه ځیزونو باندے، داسے هرگز هیچا ته دا حق نشته دے چه هغه دفتر ته ورشی، د یو خپل بے عزتی اوکړی، هیچا ته دا حق نشته دے چه هغه دفتر ته ورشی، هغه Dislocate کړی هغه افسر چه دے، دا بیله خبره ده چه دا ځومره ډیپارټمنټس چه دی، ځومره افسران چه دی، دلته کښے مونږه عوامی نمائندگان چه یو، هم د دغه عوامو خدمتگار یو، پکار دا ده چه هغوی به عوامی خدمت کوی۔ بعضے ځائے کښے که تلخی پیدا کیږی نو دا زمونږه ذمه واری جوړیږی چه هغه تلخی چه ده، هغه Communication gap چه دے چه هغه مونږه ختم کړو۔ داسے هیڅ قسم له څه خبره نشته دے، زمونږه د پریس ملگری او ورونړه هم ناست دی چه خدائے مه کړه که ملک صاحب زما یقین دا دے چه په دے اسمبلئ کښے درے ځلور ځله پاڅیدلو نو زما یقین دا دے چه په نور خبرو باندے به سبا په اخباراتو کښے د هغوی Comments راشی۔ دا Comments ئے چه دی، د دے سره ئے زه Agree کومه ځکه نه، چه انشاء الله انشاء الله که Logical خبره دوئ دلته کښے کولے شی زه به ئے جواب ورکوم خو که داسے خبره کیږی چه نه د هغے سر وی او نه د هغے پښے وی نو زما یقین دا دے چه بیا به د هغے جواب هم گران شی۔ مهربانی، سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جاوید خان، جاوید خان۔

انجینئر جاوید اقبال ترکئ: مهربانی سپیکر صاحب، تشکر بے سیار و بے اختیار۔ جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔۔

ملک قاسم خان خټک: جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔۔

(شور)

انجینئر جاوید اقبال ترکئ: ملک صاحب! کښېنئی کنه۔ قاسم جان! ستا د فائدے د پاره خبره کومه، ته څه کوے یار، لږ غوندے غوږ کیږده کنه؟

جناب سپیکر: جی، ملک صاحب! کښېنئی، جواب ئے درکړلو کنه۔

ملک قاسم خان خٹک: جناب سپیکر، دا دوئ څه وائی چه سر او پښے ئے نه وی، زه د دے خلاف واک آؤټ کومه۔

(اس مرحلہ پر رکن اسمبلی، ملک قاسم خان خٹک واک آوٹ کر گئے)

انجینئر جاوید اقبال ترکئ: ملک صاحب! اے ملک صاحب، غصه مه کوه۔

جناب سپیکر: جی، جاوید خان۔

انجینئر جاوید اقبال ترکئ: ملک صاحب! زما د پاره لږ ایسار شه کنه، ستا به پکښے فائده وی

جناب سپیکر: جاوید خان! وایئ۔

انجینئر جاوید اقبال ترکئ: سپیکر صاحب! ډیره مهربانی جی۔ سپیکر صاحب، زه پریشانه ځکه یمه چه کومه خبره زه کول غواړمه هغه ډیره ضروری او ډیره اهمه ده جی او په دیکښے خلقو ته ډیر زیات تکلیف دے جی۔ ایکسائز اینډ ټیکسیشن ډیپارټمنټ په اخبار کښے اشتهار ورکړے وو چه 14th September باندے ټیسټ او انټرویو ده جی د اے ایس آئی د پاره، د کانسټیبلانو د پاره او د اے ایس ائی د پاره جی۔ په هغه ورځ باندے Candidates، په زرګونو باندے خلق والله راغلی وو، د صوابئ نه ماته دومره ډیر ټیلیفونونه راغلی وو چه بهئی مونږه انټرویو ته لاړو، ایم پی اے صاحب۔ پته نشته دے انټرویو کینسل شوه جی، ټیسټ کینسل شو جی۔ مونږه وایو چه دا ډیر سخت زیاتے دے د دے قام سره چه خلق غریبانان پیښور ته راشی د لرو لرو علاقو نه، د ګلګت نه، د سکردو نه، د ډی آئی خان نه او په هوټلو کښے شپے اوکړی او بیا بله ورځ انټرویو ته لاړ شی او Without any reason هغوی دا اناؤنس کړی چه بهئی دا انټرویو او دا ټیسټ کینسل شو جی۔ د دے پوره انکوائری پکار ده چه دا انټرویو او ټیسټ ولے کینسل شو جی؟ پکار ده چه په ټی وی کښے پته اوچلوی، په ریډیو باندے اعلان اوکړی، دوه ورځے مخکښے په اخبار باندے څه اشتهار ورکړی چه بهئی دا ټیسټ او انټرویو

کینسل شوه جی۔ دا ډیر ظلم دے ، دا ډیر زیاتے دے جی۔ یو خو لاء اینډ آرډر دومره خراب دے چه دومره ډیر خلق بیا بیا خو پیښور ته نه شی راتلے جی۔ څوک به په بس کښې کښینی، څوک به په ویګن کښې کښینی نو الله د نه کړی څه مسئله هم کیدے شی، نو مونږ وایو چه داسے پریکټس د بند کړے شی جی۔ د دے نه علاوه کله کله په ایف آر پی کښے او په پولیس کښے بهرتیانے کیږی نو هغوی سره هم دا چل کیږی جی چه خلق د لرو لرو ضلعو نه راشی، په دے ښار کښے په هوټلو کښے شپے اوکړی او بیا Next day هغوی له لسټونه لاړ شی او نور خلق پرے اپوائنټ کړی جی۔ نو دا ډیره سیریس مسئله ده جی، تاسو دے طرف ته توجه ورکړئ او Particularly دا چه کوم Incident شوے دے ، د دے نوټس واخلئ او د دے انکوائری اوکړئ چه دا ولے کینسل شوے دے جی؟ نو دا الله د نه کړی، بیا د نه کړی-----

جناب سپیکر: جی میاں افتخار حسین! پلیز، د گورنمنټ سائډ نه جواب ورکړئ جی۔

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): بالکل جی۔ جاوید خان چه څه خبره اوکړله، د معلوماتو په بنیاد چه دا زر تر زره په لږ وخت کښے دوئ کینسل کړے دے ، د دوئ یو مجبوری وه، تقریباً شپږ زره، شپږنیم زره امیدواران وو او چه کوم ځائے ورته هغوی منتخب کړے وو نو په هغه ځائے کښے د هغوی په هغه رنګ راتلل نه شو کیدے نو لهذا په دے بنیاد باندے هغوی وئیل چه دے خلقو ته به تکلیف هم ملاویږی او یو مشکل به هم پیدا کیږی، نو د دوئ دا شکایت په ځائے دے چه یو ورځ دوه مخکښے پکار وه، ډیر په شارټ نوټس باندے ئے هغه کینسل کړے دے خو د هغوی مجبوری وه۔ دا خبره یقینی ده چه دوئ وائی چه د دے شا ته چرته داسے ارادے نه وی چه ګنی په دیکښے داسے کار اوشی چه د چا حق دے او هغه اوهلے شی نو بالکل زه د خپل ډیپارټمنټ د وزیرپه Behalf باندے دوئ سره دا خبره کومه چه د دوئ په نوټس کښے به ئے هم راولو او د دے خبرے خیال به هم ساتو چه د چا حق دے چه هغوی ته حق ملاؤ شی، چه د چا د ټیسټ خبره ده چه هغوی د ټیسټ نه پاتے نه شی، د انټرویو نه پاتے نه شی او هر یو شے داسے د Transparency په حساب باندے اوشی که سبا چا ته څه شکایت وی چه د شکایت تپوس کولے شی، دغه به یو خبره دے وخت کښے د دوئ د تسلئ د پاره

کولے شو او وزیر صاحب ته به دا خبره، ډیپارټمنټ به ئے ناست وی، هغوی به ئے ورته فوری طور اورسوی چه په دے طریقه بیا عمل اوکړی۔

<u>جناب سپیکر:</u> شکریه جی، میاں صاحب۔ محمد علی خان، محمد علی خان صاحب۔

<u>جناب محمد علی خان:</u> شکریه، جناب سپیکر۔ د درے ورځو راسے پاڅو او کښینو او موقع نه راکوئ، نن مو موقع راکړله۔ سپیکر صاحب! تیر وخت کښے چه آئی جی دلته مخکښے وو، هغه وخت کښے مونږ د شبقدر سائډ خبره کوؤ، تقریباً ایک سو پچاس پورے ټرکونه به د میښنو، غواګانو روزانه تلل، د شپے به تلل، سمګل کیدل به۔ بیا چه هغه آئی جی صاحب لاړلو، موجوده آئی جی راغے نو څه وخته پورے دا پریکټس بند وو، اوس بیا هره شپه څلویښت پنځوس ګاډی په هغے کښے د زرو نه زیات میښنے او غواګانے وی، هغه سمګل کیږی۔ ما هغه بله ورځ ایس ایچ او ته اووئیل چه یا به دا بند کړے کنی نو بیګا له زه سړی رااوباسمه او مونږه به که میښنے او غواګانے څه راغلل، هغه به تالان کوؤ، خلقو ته به وایم چه ستاسو شوے۔ ایس ایچ او لاړ، ما وئیل چه شپږ ګاډی به راځی، هغه دولس ګاډی ما اونیول، په هغے کښے درے سوه میښنے غواګانے وے، هغوی ته ئے اووئیل چه اوښایه د لائیو سټاک، پرمټے ورسره وے، د لائیو سټاک د پرمټو فوټو سټیټ ورسره وو۔ په هغے باندے مخکښے پیرے یو دوه درے، شپږ لس هر څو ئے چه کړے وے خو هغه د هغے فوټو سټیټ ورسره وو، ایس ایچ او ماته اووئیل چه ده سره چه فوټو سټیټ ئے اونیولو نو په دے فوټو سټیټ باندے دوئ تر اوسه پورے چلولے او په ما باندے پریشر دے۔ ډیر زیات چه دا دغه ئے اوکړو نو ما ورته اووئیل چه که پریږدے نو ښه به نه وی۔ سحر ئے جی عدالت ته چالان کړل، هر څه ئے اولیږل، کاغذونه مثل ئے اولیږل، هغوی په هغه وخت باندے د لائیو سټاک نه پرمټ راوړو، د شپے ورسره نه وو، په هغه وخت باندے ئے د لائیو سټاک نه په زوړ Date کښے ایشو کړے وو او هغه پرمټ ئے ورکړلو۔ جناب سپیکر، دا روزانه مونږ ته په شبقدر کښے په درے سوه روپئ کلو غوښه ملاویږی او دوئ په زرګونو روپئ تقسمیوی د لاندے نه تر پاسه پورے، پرمټے ورکیږی او لائیو سټاک والا پکښے هم، مخکښے به سمګلنګ وو اوس ورسره د لائیو سټاک پرمټے دی، فوټو سټیټے ورسره دی، نو میاں صاحب هم ناست دے

او بشیر خان هم ناست دے ، زه ستاسو په وساطت باندے دوئ ته دا دغه کوم چه دا د بند کړی، دلته کښے Already ډیره ګرانی ده، غوښه د غریب سړی د خوراک نه وتے ده، دا پته نه لګی چه په کوهاټ روډ باندے به څه حال وی، په خیبر روډ باندے به څومره ځی؟ د میچنئ روډ دے ستاسو چه کوم کلی ته تلے دے ، په هغے به څه حال وی؟ دا خو صرف زمونږه د کور مخے ته چه کوم روډ تلے دے ، د هغے دا حال دے چه پنځوس شپیته ټرکه د شپے روزانه ځی او سمګل کیږی۔ ما خو پوره نه دی شمارلی خو دا شان دی۔

جناب سپیکر: جی میاں افتخار صاحب۔

وزیر اطلاعات: جناب سپیکر صاحب، رشتیا خبره ده چه ډیر اهم مسئله ئے رااوچته کړے ده، دلته کښے چه دا څومره ګرانی ده، دا څومره مشکل دے ، دا د دے په بنیاد باندے دے او په دیکښے هم شک نشته دے چه سمګلنګ کیږی او ښه په منظمه طریقه باندے کیږی او د دے په بابت کښے دا خبره هم شته چه دلته کوم د دهشت ګردئ د پاره ذریعه آمدن یا پیسه پیدا کوی نو په دیکښے د هغوی ډیر لوئے لاس دے او دا ټیم ته د هغے خلقو سپورټ حاصل دے او هغوی ډیر په منظمه طریقه باندے دا خبره کوی۔ یو ځل مونږه مخکښے هم په ریکارډ راوستے وه، د دے بدقسمتئ نه اجازت په حقیقت کښے د مرکز نه ملاویږی او بیا دلته کښے د لائیو سټاک هم خپل Role دے ، د فوټو سټیټ په بنیاد زمونږ دا ډیمانډ وو او مونږ دا خبره کړے وه، د حکومت په سطح هم که چرته زمونږ ډیپارټمنټ کړے وی، دا ئے خو بیخی ناروا په دے کړی دی چه د فوټو سټیټ په بنیاد باندے اجازت نشته دے ځکه نشته دے چه فوټو سټیټ د ورځے شپیته ځله وتے شی او په هغے د خپلے خوښے Date بدلیدے شی نو لهذا دا هم دغه رنګ خبره روانه ده چه د لسو زرو د څارو اجازت وی نو لس لکهه څاروی په هغے باندے ځی او دا یو په منظمه طریقه باندے په دیکښے په مختلف شکل مختلف خلق ملاؤ دی۔ مونږ په دیکښے څو څو ځله خلق نیولی هم دی، د دوئ خبره رشتیا ده چه صرف دا یو اړخ هم نه دے ، دا ټول اړخونه چه چرته چرته تاسو ، حالانکه حقیقت خبره دا ده چه صرف د طورخم په لاره د دے خبرے اجازت شته دے ، په نورو لارو باندے د دے اجازت هم نشته دے ، که تا سره دا ټول کاغذات پوره هم وی نو هم ئے په هغے

لاړو باندے نه شئ اوړلے خو د بدقسمتئ نه چه کوم خلق د ایساریدو د پاره ولاړ دی نو هغه ئے هم سیریس نه اخلی، دلته زمونړه دے غریبو خلقو باندے چه د ګرانئ او د قیمتونو خبره ده او مونږ بار بار دا ژړا کوؤ، دلته زمونړه لوکل خلق چه هغه هم په دے سمګلنګ کښےInvolve دی، هغوی هم انتظامیه پریشرائز کوی او ورسره زمونړه خپل لوکل پارلیمنټیرینز هم پریشرائز کوی او هغوی هم د هغوی د پاره په څه نه څه شکل کښے خبره کوی، پکار دا ده چه مونږ پارلیمنټیرینز چه دا قومی مسئله ده او دا په داسے توګه باندے چه دا صرف د یو اداړے په بنیاد باندے بندیدے نه شی نو پکار دا ده چه مونږ په حیثیت چه زمونړه عوامی حیثیت دے چه مونږه دا سیریس واخلو، مونږ پخپله اول د دے خبرے دغه اوکړو چه څوک په دیکښے عوامی نمائنده شامل دے چه وړمبے خو هغه پوائنټ آؤټ شی چه اخر ولے په دومره قومی جرم کښے شامل دے، دے قوم له د څه خبرے سزا ورکوی؟ زما خپل څاروی پوره دی، زما د غوښے قیمت ډیر ټهیک دے خو چه کله دا سمګلنګ کیږی نو نه څاروی پوره کیږی، نه زما غوښه پوره کیږی او ده خو څارو ته اشاره اوکړله جناب سپیکر صاحب، د سبزو دا پوزیشن دے، د غوړو دا پوزیشن دے چه څومره د خوراک آئیټمے دی، د هغے هم دا پوزیشن دے او زما د ګرانئ د ټولو نه غټه وجه دا ده او دلته زمونړه مقامی خلق هم پکښے شامل دی، بهرنی خلق هم شامل دی، دهشت ګرد هم پکښے شامل دی، عوامی خلق هم پکښے شامل دی، انتظامیے والا پکښے هم شامل دی نو لهذا دا مافیا ده، د مافیا خلاف د جهاد په شکل کښے راوتل دی، زه د حکومت په سطح بالکل د دوئ د دے خبرے ملګرتیا کوم، مونږ د دے هدایات ورکړی دی، یو ځل بیا سی سی پی او ته، انتظامیے ته د دے خبرے په سخته باندے هدایات د دے ځائے نه ورکړے کیږی چه نه به فوټو سټیټ منلے کیږی، اوریجنل به وی او اوریجنل به داسے نه وی چه Back date کښے به وی، هغه کاغذونه به هم کنټل غواړی، مونږه دا هم وئیلی دی چه لائیو سټاک سره به یو داسے نور کسان هم ناست وی چه کله کاغذ ورکوی چه یواځے د هغوی نمائنده نه وی بلکه د بهر ډیپارټمنټ چه کوم خلق ئے چیک کوی چه هغه نمائنده پکښے هم وی چه دا په Back date کښے دے او د مخصوص څارو د پاره دے او که نه دا د ټولو د

پاره دے؟ نو بالکل مونږه په دیکښې د ده سره ملګری ځکه یو چه قومی مسئله ده، مونږ به ئے حل کوؤ، د حکومت زمه داری ده، مونږه زمه داری قبلوؤ، دا څومره چه په دیکښې کمے بیشے دے، د دے د لرے کیدو کوشش به کوؤ، نیغ په نیغه انتظامیے ته هم وایو، عوامی نمائندګانو ته به درخواست کوم چه کم از کم د دے خلقو سفارش نه کوی، د دوئ د ملګرتیا نه کوی او انتظامیے ته به وایم چه تاسو که ډیر معتبر سړے وی او که کمزورے سړے وی چه یو سړے درنه په دیکښې خلاص نه شی او که تاسو نه خلاصیږی نو چه د چا ذمه واری ده نو بیا به حکومت د هغے خلقو نه تپوس کوی، هغوی ته به سزا ورکوی، دا نه چه د خپلے خوښے پوسټنګ به هم غواړی او په هغے ځایونو کښے به د خپل آمدن سوچ هم کوی او بیا داسے قومی جرم به هم کوی، د دے خبرے اجازت نشته دے، لهذا بالکل تاسو چه دا کوم څاروی یادوئ او بیا د عدالت په حواله باندے چه هغوی کوم کاغذات پیش کړی، په هغے کاغذاتو باندے هغوی پریږدی، مونږ کورټ ته هم یو درخواست کوؤ چه په دے باندے هم صفائی اوشی چه صرف په دے بنیاد منل چه ګنی د ده کاغذ ټهیک دے، دا کاغذ د لسو څارو دے، لس زره څاروی څنګه لاړل؟ دا کاغذ د دے څیز آئینی حیثیت نه ورکوی چه ګنی زما د لسو څارو په ځائے لس زره ځی، نو لهذا د دے خبرے مونږ کورټ ته هم درخواست کوؤ چه دا خبره سیریس واخلی، قومی مسئله ده او بالکل مونږ به په دیکښے بنیادی قدمونه اوچتوؤ۔

<u>جناب سپیکر:</u> میاں صاحب! په دیکښے یو دغه بل دے چه دا ښاریے سره خواؤ شا نیول د نه کوی، انتظامیه چه کوی چه باړه رنګ، باړه رنګ تهانړے دغه کوی لکه دلته چه اجازت دا ورته ملاؤ شی د نیولو نو دلته به فقیرآباد تهانړه هم شروع شی، دا ټول به شروع شی، یو لویه هنګامه به ترینه سازه شی۔

<u>وزیر اطلاعات:</u> بالکل جی، تاسو درست وایئ۔

<u>جناب سپیکر:</u> باړه رنګ تهانړے-----

(شور)

<u>جناب محمد علی خان:</u> جناب سپیکر صاحب!

حافظ اختر علی: محترم سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: اودریږئ درکومه، ټائم درکومه۔ حافظ اختر علی صاحب! ټائم درکوم بالکل۔

جناب محمد علی خان: جناب سپیکر صاحب، یو خبره کومه جی چه دا څاروی د په طورخم باندے ځی۔

جناب سپیکر: هں؟

جناب محمد علی خان: چه دا صرف په طور خم باندے ځی چه دا نورے لارے ئے بندے شی، د شبقدر وغیره او په طورخم باندے ځی، په طورخم باندے ځی نو پکار ده چه په شبقدر یا په میچنی یا په کوهاټ روډ خو دا بند کړے شی، په دے باندے ئے خو چه هډو پریږدی نه۔

جناب سپیکر: دا ټهیک ده، دا یو پالیسی ده۔

جناب محمد علی خان: دا جی ځائے په ځائے موبائل، هر ځائے دا یو خو تهانړو والا ځائے په ځائے ولاړ، پیسے ترینه اخلی او ځی۔

جناب سپیکر: دا یو پالیسی ده، میاں صاحب پرے د گورنمنټ د طرف نه دغه ورکړو۔

میاں نثار گل کاکاخیل: جناب سپیکر صاحب! ایک بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: میاں نثار گل صاحب! دغه دے د ماښام د مونځ هم ټائم راغے خو یو دوه خبرے اوکړه، زیاتے مه کوه۔

میاں نثار گل کاکاخیل: شکریہ، جناب سپیکر۔ میاں افتخار صاحب کا ہم شکریہ ادا کرتے ہیں، بشیر بلور صاحب اس بات پر گواہ ہیں، میں لائیوسٹاک کے منسٹر کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں کہ وہ کرک آئے تھے، میں نے ایک جلسہ عام میں یہ بات کی تھی، رمضان سے پہلے کہ طورخم کا راستہ جو بند ہوا تو ہمارے بانڈہ داؤد شاہ کے راستے پر روزانہ ایک سو پچاس، دو سو گاڑیاں، یہ گائے اور بھینسیں سمگل کی جاتی ہیں اور ساتھ مسئلہ یہ بھی تھا کہ میرے علاقے کی گائے اور بکریاں چوری ہو کر سمگل ہو رہی ہیں۔ میں لائیوسٹاک کے منسٹر کا اس فلور پر شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے ادھر کہا کہ میں ادھر اپنے ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے ایک پوائنٹ

بناؤنگااور وہ چیکنگ کریں گے اور کوئی بھی سمگلنگ نہیں ہوگی۔ سر، اس میں ڈیپارٹمنٹ نے ادھر پوائنٹ بنا دیا، پشاور سے ٹیم بھی آگئی لیکن دو دن پہلے، میں ان کا پھر شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے مجھے کہا کہ میاں صاحب! بات یہ ہے کہ میں ناکام ہوگیا، وہ اس لئے کہ پولیس ان کو سپورٹ دے رہی ہے، ساتھ ساتھ کریں گے، میاں صاحب نے جس طرح بات کی کہ پولیس دس ہزار روپے ایک ٹریکٹر سے لیکر اس کو سمگل کر رہی تھی، تو پھر لائیوسٹاک ڈیپارٹمنٹ کس طرح کنٹرول کرے گا؟ جناب سپیکر، یہ تقریباً دو تین مہینے سے چل رہا ہے۔ صرف اچھی نہیں ہے، کرک بھی ہے، خال بھی ہے۔ میں میاں صاحب کو یہ ریکویسٹ کرنا چاہتا ہوں کہ اگر یہ میرے ساتھ یہ وعدہ کرنا چاہتے ہیں جناب، تو میں لشکر بنا کے ادھر پیکٹ بنالوں گا اور پھر بتادوں گا کہ کس طرح سمگلنگ ہوتی ہے؟ لیکن پھر یہ قانون کی خلاف ورزی ہوگی۔ میں یہ ریکویسٹ کرتا ہوں کہ خدا کیلئے لائیوسٹاک والے منسٹر صاحب بڑے Honest آدمی ہیں، ان کا سٹاف بھی بڑا Honest ہے، میں یہ گواہی دیتا ہوں لیکن جب پولیس اس کے ساتھ کوآپریشن نہیں کرتی تو پھر کس طرح کنٹرول ہوگی یہ بات؟

جناب سپیکر: شکریه جی۔ میاں صاحب! دا دا سے ایشو ده جی، یو دوه ورځے پس، بله ورځ کښے د دے-----

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): بس که صرف یو سیکنډ مو پریښود م جی۔

جناب سپیکر: نه ما وئیل که لږه تیاری اوکړئ کنه۔ دا دوئ چه څه وائی، هغوی چه څه وائی۔

وزیر اطلاعات: جناب سپیکر صاحب! زه به دومره اووایم چه ښه او خراب په هر ځائے کښے شته۔

جناب سپیکر: نه-----

وزیر اطلاعات: پولیس کښے اکثریت ښه دے خو لکه دا بعضے بعضے خلق پکښے دا سے دی، بالکل دا دوئ چه کومه نشاندهی اوکړه، د دے تپوس به کوؤ۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ حافظ اختر علی صاحب۔

حافظ اختر علی: شکریه، جناب سپیکر صاحب۔ دا یو ډیره جی هنګامی او ډیره ضروری مسئله ده۔ زما په حلقه کښے PK 28 مردان، په هغے کښے دوه کلی

دی، شموزئی او پرانا مته، هغے کښے جی بارانونه شوی دی او هغے کښے تندر غورزیدلے وو، هغے سره په دے کلو کښے ډیر زیات نقصان شوے دے او د خلقو سامانونه او د دکانونو چه کوم دے اشیائے خوردونوش ټول په هغے کښے بهیدلی دی۔ سپیکر صاحب، زما به تاسو ته دا استدعا وی، زه درے ورځو نه پاڅیدم، په دے باندے ما خبره کوله، هغه یو محاوره ده: (فارسی) "چوں تریاق درعراق ورده شود، مارگوځیده مرده شود"،چه د عراق نه تریاق راوړے، مارخوړلے به مړ وی۔ سپیکرصاحب، اوسه پورے جی، DCO، DRO یا متعلقه چه کوم آفیسرز دی، ما خو به د هغوی سره بار بار رابطه کړی وی خو زه افسوس سره دا خبره کوم چه یره بحیثیت Concerned MPA اوسه پورے هغوی ماسره رابطه نه ده کړے، زما به ستاسو په وساطت سره سینیئر منسټر صاحب ته دا استدعا وی، که دوئ هغوی ته دلته نه دا هدایات جاری کړی چه هلته واټر سپلائی نظام ټول معطل شوے دے، خراب دے، خلقو ته د اوبو ښکلو مسئله ده۔ دغه شان روډونه ټول بهیدلے دی، د هغے سره سره د بجلئ نظام درهم برهم دے، که دوئ لږ مونږ ته یقین دهانی هم راکړی او هغوی ته دلته نه هدایات ورکړی، خلقو ته ډیر زیات تکلیف دے، په هغے کښے نو ستاسو به ډیره مهربانی وی۔

Mr.Speaker: Bashir Bilour Sahib, Senior Minister for Local Govt

جناب بشیر احمد بلور {سینیئر وزیر (بلدیات)}: سپیکر صاحب! د حافظ صاحب شکر گزار یمه، دوئ ما سره سحر هم ملاؤ شوی دی، دوی غږ نه دے کړے، که دوئ حکم اوکړی، انشاء الله بالکل به ئے کوؤ خو زه په فلور آف دی هاؤس دا خبره هم کوم چه ما پرون نه بله ورځ یو نوټیفکیشن ایشو کړے دے ټوله صوبه کښے ټی ایم اوز ته او ډی سی اوز ته چه تاسو چرته اوبه ولاړے وی، هغے کښے Dewateringپمپونه واخلئی، پیسے بالکل چه څومره ضرورت وی، حکومت به ورکوی خو ورسره ټوله صوبه کښے سپرے به هم کوئ نو زه خواست کومه خپل ټول ایم پی ایز صاحبانو ته چه دوئ د خپل حلقو کښے معلومات اوکړی چه چرته نه وی شوے، پکار ده هغه ټی ایم او ته د اووائی چه ته ولے نه کوے ؟ که هغه څه Reasonورکوی نو ټهیک ده گنی نو بیا ماته د اووئی چه هغوی سره مونږ پوره

حساب اوکړو چه دا ډینګی کوم وائرس چه دے، د دے د پاره مادوه ورځے مخکښے ټولو ته دا وئیلی دی چه سپرے هم اوکړئ او چه چرته اوبه ولاړے وی، هغه اوبه هم په Dewatering باندے اوکړئ۔ ډی سی اوز ته هم، پیسے هم شته، هر څه شته خو بس کارکردګی چه ده، هغه زمونږ د ایم پی ایز صاحبانو هم ذمه واری ده چه لږ ورپسے شی چه دا چا نه وی کړے، هغه د بیا ما ته اطلاع اوکړی، ما دا ورته وئیلے هم دی چه ایم پی ایز صاحبانو حلقه چه ده، هغه به خامخا تاسو نه تپوس کوی او که چرته دا نه وی کړے، انشاء الله د هغے خلاف به مونږه ایکشن اخلو خو لږ د دوئ پخپله لږ Activate شی چه دا سپرے هم اوشی او دا چرته اوبه ولاړے وی، هغه هم د ختم شی او داحافظ صاحب چه څنګه حکم اوکړو، انشاء الله هغه شان به کوؤ۔

<u>جناب سپیکر:</u> یره بشیر بلور صاحب! دا یو ډیره اهم، یو مرض او یو مصیبت راغلے دے په دے ملک کښے، که دا ستاسو لوکل ګورنمنټ ډیپارټمنټ په دیکښے لږ ښه Active role play کړو نو پبلک هم ورسره دے، دے وخت کښے یرے اغستے دے، ښه پوره دغه ورسره کوی، *یہ جو سپرے ہوتا ہے، جو ادویات لاتے ہیں ان کی اگر کوالٹی پر بھی پوری توجہ دی جائے اور ایک موقع صفائی کا آیا ہے، میرے خیال میں اگر اس موقع سے فائدہ اٹھایا گیا تو کچھ گلیاں اور یہ جو دیہات ہیں، دیہاتوں میں بھی برا حال ہے، اس کا خاص خیال۔۔۔۔*

<u>سینئر وزیر (بلدیات):</u> *سپیکر صاحب! جیسے آپ نے فرمایا ہے، اس وقت وہ دیہات* او هغه رورل اینډ اربن تقریباً یو شوے دی او ټی ایم او چه دے، هغه هر یو دیهات کښے هم ذمه وار دے او زما ورته دا Full-fledged instructions هم دی او پیسے هم، مونږ ورته وایو چه څومره ضرورت وی، هغه به ورکوؤ چه صحیح دوائی د هم واچوی او صحیح سپرے د هم اوکړی او Dewatering پمپونه، ما تاسو ته څنګه عرض اوکړو چه دا اوبه به دوه دوه میاشتے ولاړے وی، هغوی ته وایئ چه Dewatering پمپونه واخلئ او زر ترزره اوبه هغے نه دغه کړئ چه داسے دا ډینګی وائرس چه دے، دا همیشه چه چرته صفا اوبه وی، هلته کښینی نو دا اوبه چه نه وی نو انشاء الله امید دے، خدائے ډیره مهربانی کړے ده زمونږ په صوبه او مونږ به کوشش کوؤ چه انشاء الله داسے حالات پیدا نه شی چه هغه څنګه

نورو صوبو کښې دی او زمونږ صوبه کښې د خدائے مونږ معافی راکړی، مونږ نور ډیر مصیبتونو کښې یو چه دا مصیبت هم راغلو، مونږ دومره جوګه نه یو، خدائے نه خیر غواړو چه خدائے د مونږ باندے دا مصیبت رانه ولی او زه دا خپل ټول ممبرانو ته بیا خواست کوم چه دا زما ذمه واری به نه وی، دا به ستاسو ذمه واری وی چه تاسو خپل ټی ایم اوز ته او ډی سی اوز ته ورشئ او هغه ته به خامخا دا کوئ او زه به سبا، Mondayباندے به تاسو ته In writing هم درکړم چه مونږ کوم انسټرکشنز ورکړی دی چه هغه انسټرکشنز سره د ورشی چه دا انسټرکشنز دی، تاسو ولے په دے عمل نه کوئ؟ چه څوک ئے نه کوی، انشاء الله د هغوی خلاف ایکشن به هم اخلو۔

محترمہ عظمیٰ خان: سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: ډیره شکریه جی۔ ستاسو یو چټ راغلے دا، یہ بریفنگ آپ Postponeکرنا چاہ رہی ہیں؟

محترمہ عظمیٰ خان: نہیں، نہیں سر-----

جناب سپیکر: یہ عظمیٰ خان اور زرقا بی بی کس کا رقعہ آیا ہے، یہ کس نے مجھے بھیجا ہے، نہیں تو پرائے نام کیوں لکھے ہیں؟ جب وہ کہتی ہیں کہ ہمارے نام سے غلط لایا گیا،This is cheating، یہ لف کر رہے ہیں، نہیں نہیں، میں اس پر سخت ایکشن لے لوں گا۔ اب میں نے ایک دفعہ کہہ دیا ہے، وہی بریفنگ ہو گی ادھر، اور دوسروں کا غلط نام لکھ کر مجھے چٹ بھیجنا یہ بڑی زیادتی ہے۔ بی بی! بریفنګ تیار دے؟

محترمہ ستارہ ایاز (وزیر برائے سماجی بہبود و ترقی خواتین): بریفنګ اوس ورکوی؟

جناب سپیکر: جی بی بی۔ اجلاس کو مورخہ 19 ستمبر 2011 بروز پیر شام ساڑھے چھ بجے تک کیلئے ملتوی کیا جاتا ہے۔ تھینک یو۔

(اسمبلی کا اجلاس بروز پیر مورخہ 19 ستمبر 2011ء شام ساڑھے چھ بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)

ضمیمہ (الف)

کوہاٹ ایریگیشن ڈویژن کوہاٹ

سال 2011 میں بھرتی شدہ ملازمین کی تفصیل

نمبر شمار	نام	ولدیت	آسامی	علاقہ تعیناتی	حلقہ	پتہ	کیفت
1	مسرت حسین	قدم علی	سکیورٹی گارڑ	تاندہ ڈیم دفتر	پی کے 38	گاؤں استرزئی پایاں تحصیل و ضلع کوہاٹ	---
2	عامر مجید	مجید گل	ریگولیشن بیلدار	کاغازئی	پی کے 38	گاؤں کاغازئی تحصیل و ضلع کوہاٹ	---
3	زعفران	سعداللہ	سکیورٹی گارڑ	تاندہ ڈیم دفتر	پی کے 38	گھڑی مواز خان تحصیل و ضلع کوہاٹ	---
4	فضل سبحان	محمد شبیر	بیلدار		پی کے 38	گھڑی مواز خان تحصیل و ضلع کوہاٹ	---
5	نجیب اللہ	اکمر خان	بیلدار	توغ بالا	پی کے 37	گاؤں بابری بانڈہ تحصیل و ضلع کوہاٹ	---
6	احمد عبداللہ	سید مکرم شاہ	چوکیدار	مین دفتر	پی کے 37	گاؤں توغ بالا تحصیل و ضلع کوہاٹ	---
7	اسرارالدین	فضل اکبر	چوکیدار	خرماتو ٹیوب ویل	پی کے 37	گاؤں ڈھیری باندہ ڈکانہ خرماتو تحصیل و ضلع کوہاٹ	---
8	محمد زیشان	محمد شفیق	بیلدار	گھڑی مواز خان	پی کے 38	گھڑی مواز خان مکان نمبر 379 گلی نمبر 1 محلہ شامیہ تحصیل و ضلع کوہاٹ	---
9	نسیم علی	فقیر زمان	سکیورٹی گارڑ	ایکسئین دفتر	پی کے 38	ژواکی بانڈہ مکان نمبر 2 محمد زئی تحصیل و ضلع کوہاٹ	---
10	فرہاد گل	خوناب گل	چوکیدار	مین دفتر گیٹ	پی کے 40	گاؤں لکوڑی تحصیل بی ڈی شاہ ضلع کرک	25 فیصد ریٹائرڈ سن کوٹہ
11	سید صابر علی شاہ	سید انور علی شاہ	ریگولیشن بیلدار	کاغازئی	پی کے 38	گاؤں کاغازئی تحصیل و ضلع کوہاٹ	25 فیصد ریٹائرڈ سن کوٹہ

ضمیمہ (ب)

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف) کے اسمبلی سوالات جن کے جوابات موصول نہیں ہوئے

سوال نمبر 27: کیا وزیر خزانہ ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) گزشتہ اور موجودہ حکومتوں کے دوران بینک آف خیبر میں بھرتیاں کی گئی ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو بھرتی شدہ افراد کس طریقہ کار کے تحت بھرتی کئے گئے ہیں، کی تفصیل بمعہ نام، پتہ اور تعلیمی قابلیت فراہم کی جائے نیز مذکورہ بینک کی نئی کھولی گئیں تمام برانچوں کی تفصیل بھی فراہم کی جائے؟

سوال نمبر 28: کیا وزیر خزانہ ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) بینک آف خیبر کیلئے ایک سافٹ ویئر خریدا جارہا ہے جسکی کوالٹی اور قیمت مارکیٹ ریٹ کے مطابق ہے؛

(ب) آیا یہ درست ہے کہ بینک آف خیبر میں ایسے تجربہ کار ملازمین موجود ہیں جو مذکورہ سافٹ ویئر کو بغیر اخراجات تیار کر سکتے ہیں؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو مذکورہ سافٹ ویئر کی خریداری کیلئے جن پارٹیوں نے کوٹیشنز دیئے تھے، ان کی قیمت کوالٹی اور معیار سے زیادہ تھی، نیز جن کمپنی / فرم کا ٹینڈر منظور ہوا ہے، اسکی قیمت کم اور معیار بہتر ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟